امام ابن قیم الجوزیہ

فتاویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن و سُنت کی روشنی میں

تدوین، تصحیح و اضافہ

فضیلۃ الشیخ ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

تقدیم و نظر ثانی

مُبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

حدیبیہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

297.35

اس کتاب کے تمام حقوق حدیبیہ پبلیکیشنز کے نام محفوظ ہیں اور اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی اجازت کے بغیر (کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت)، کاپی کرنا یا اس کے مندرجات کو شائع کرنا سنگین جرم ہے

نام کتاب .... فتاوی رسول اللہ ﷺ
استفادہ از اعلام الموقعین .... امام ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ
تعداد .... ایک ہزار
قیمت ....
ناشر .... محمد سمیع اللہ جنجوعہ
مطبع .... قدوسیہ اسلامک پریس

حدیبیہ پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ **لاہور:** مکتبہ قدوسیہ 7230585 دار السلام 7232400 نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ رحمانیہ 7224228، مکتبہ اسلامیہ 7244973 مکتبہ سلفیہ 7237184 دار الھدیٰ 7639557، کتاب سرائے 7320318، شرکۃ الامتیاز 7311178 **گوجرانوالہ** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر 233089 **فیصل آباد:** مکتبہ اسلامیہ 631204، مکتبہ اہلحدیث، دار ارقم **کراچی:** مکتبہ نور حرم 4965724، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) دار السلام 4393936 **راولپنڈی:** تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535168، **اسلام آباد:** المسعود اسلامک بکس 2261356 سے طلب فرمائیں۔

Marfat.com

فتاویٰ رسول اللہ ﷺ

قرآن و سنت کی روشنی میں

استفادہ از اعلام الموقعین

امام ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم و نظر ثانی
مبشر احمد ربانی

تحقیق تدوین و اضافہ
فضیلۃ الشیخ ابو یحیی محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

حدیبیہ پبلیکیشنز

DATA ENTERED

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر ---------- ۱۹
- مقدمہ.........از الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ ---------- ۲۱
- حرفِ آغاز ---------- ۲۳

پہلا باب:

عقیدہ، ایمان اور توحید

- اللہ کا دیدار ---------- ۳۵
- تقدیر پر ایمان ---------- ۳۷
- خلق الٰہی ---------- ۳۹
- الڑکا، لڑکی ---------- ۳۹
- حساب کتاب ---------- ۴۰
- اجر و انعام ---------- ۴۲
- یومِ حشر و قیامت ---------- ۴۳
- اللہ سے ملاقات ---------- ۴۵
- ایمان اور گناہ کی تعریف ---------- ۴۷
- آخرت کا معاملہ ---------- ۴۷
- اسلام و ایمان اور اعمال ---------- ۵۰
- نیکی اور برائی کا معیار ---------- ۵۲

دوسرا باب:

تفسیر قرآن

- سورۂ سبا کی آیت ۱۵ کی تفسیر ---------- ۵۹
- نیک خواب ---------- ۶۰

Marfat.com

❁ بعض قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت پر فتاویٰ ---------- ٦٠
❁ قاریٔ قرآن کی فضیلت ---------- ٦٤

تیسرا باب:

افضل اعمال

❁ ایمان، اسلام اور اعمالِ صالحہ ---------- ٦٦
❁ قبولیت اعمال کے لیے ایمان باللہ اور اخلاص شرط اوّل ---------- ٨٠

چوتھا باب:

نبوت اور وحی کا بیان

❁ کیفیت وحی ---------- ٨٤

پانچواں باب:

جنت اور اُس کی نعمتیں

❁ حوروں کے اوصاف ---------- ٩٠

چھٹا باب

طہارت کے مسائل

❁ پانی کے مسائل ---------- ٩٣
❁ نجاست کی تعیین اور طہارت کے دیگر مسائل ---------- ٩٤
❁ اہل کتاب کے برتن ---------- ٩٦
❁ وسوسے ---------- ٩٧
❁ وضو، غسل، تیمّم اور مسح کے مسائل ---------- ٩٨
❁ جرابوں پر مسح ---------- ١٠٥

Marfat.com

❁ تیمم ---------------------------- ۱۰۶

❁ عورتوں کے مسائل ---------------------------- ۱۰۸

ساتواں باب:

نماز کے مسائل

❁ عورت کی نماز کہاں افضل ہے؟ ---------------------------- ۱۱۳

❁ ایک وتر ---------------------------- ۱۱۸

❁ ناخواندہ آدمی کی نماز میں قرأت ---------------------------- ۱۲۰

❁ مریض آدمی کی نماز ---------------------------- ۱۲۰

❁ امام کے پیچھے کیا پڑھوں؟ ---------------------------- ۱۲۱

❁ مسافر کی نماز ---------------------------- ۱۲۱

❁ نماز میں شیطانی خیالات آنے پر ---------------------------- ۱۲۱

❁ مجامعت والے لباس اور ایک کپڑے میں نماز ---------------------------- ۱۲۲

❁ پوستین اور اسلحہ سمیت نماز ---------------------------- ۱۲۴

❁ کشتی میں نماز ---------------------------- ۱۲۵

❁ حالت نماز میں جائز اور ناجائز حرکات ---------------------------- ۱۲۵

❁ ایک ہی نماز کو دوبارہ پڑھنا ---------------------------- ۱۲۶

❁ کتے کا نمازی کے سامنے سے گزرنا ---------------------------- ۱۲۷

❁ سجدہ سہو کا بیان ---------------------------- ۱۲۷

❁ جمعہ کی فضیلت ---------------------------- ۱۲۷

❁ تین موقر مساجد ---------------------------- ۱۲۹

Marfat.com

آٹھواں باب:

موت اور میت سے متعلق فتاویٰ

❁ اچانک موت ---------- ۱۳۱
❁ جنازہ کے لیے کھڑے ہونا ---------- ۱۳۱
❁ موت کے بعد صدقہ ---------- ۱۳۲
❁ احوالِ قبر ---------- ۱۳۲

نواں باب:

زکوٰۃ و خیرات کے مسائل

❁ زیورات پر زکوٰۃ ---------- ۱۳۷
❁ زکوٰۃ کے علاوہ مال پر حق ---------- ۱۳۸
❁ شہد پر زکوٰۃ ---------- ۱۳۸
❁ مال پر سال پورا ہونے سے قبل زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت ---------- ۱۳۸
❁ صدقۃ الفطر ---------- ۱۳۹
❁ محصلین اور مال زکوٰۃ سے متعلق حکم ---------- ۱۳۹
❁ آل نبیؐ پر صدقات و زکوٰۃ کی حرمت ---------- ۱۴۰
❁ اپنا مال وقف کرنے کا حکم ---------- ۱۴۱
❁ افضل صدقہ ---------- ۱۴۲
❁ نہایت قریبی رشتے داروں کو صدقہ ---------- ۱۴۳
❁ صدقہ، خیرات کی ترغیب ---------- ۱۴۴
❁ غلام، نوکر کا اپنے مالک کے مال سے صدقہ کرنا ---------- ۱۴۵
❁ صدقے کا مال واپس لینے والے کا حکم ---------- ۱۴۵
❁ فوت شدگان کی طرف سے صدقہ ---------- ۱۴۶

Marfat.com

❁ اسلام لانے کے بعد ایام جاہلیت کی نیکیوں کا حکم ---------- ۱۴۷

❁ مانگنے کی حرمت ---------- ۱۴۸

❁ بغیر مانگے کسی کی طرف سے ملنے والے مال کا حکم ---------- ۱۴۸

❁ مہمان نوازی کے مسائل ---------- ۱۴۹

❁ عقیقہ کے مسائل ---------- ۱۵۲

دسواں باب:

روزوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فتوے

❁ سب سے افضل نفلی روزے ---------- ۱۵۳

❁ نفلی روزہ توڑ دینے کا مسئلہ ---------- ۱۵۴

❁ حالت روزہ میں جائز اور ممنوع کاموں کا بیان ---------- ۱۵۶

❁ حالت جنابت میں روزہ رکھنا ---------- ۱۶۰

❁ حالت سفر میں روزہ ---------- ۱۶۰

❁ رمضان کے روزوں کی قضا ---------- ۱۶۱

❁ فوت شدگان کی طرف سے روزے ---------- ۱۶۱

❁ نفلی روزے کے بدلے نفلی روزہ ---------- ۱۶۲

❁ فرض روزہ توڑ بیٹھنے پر کفارہ ---------- ۱۶۳

❁ دیگر نفلی روزے ---------- ۱۶۴

❁ سنت سے ہٹ کر روزوں کی حیثیت ---------- ۱۶۵

❁ اعتکاف کا مسئلہ ---------- ۱۶۷

❁ لیلۃ القدر کے مسائل ---------- ۱۶۷

Marfat.com

گیارھواں باب:

مسائل حج کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فتوے

- حج کی فضیلت ---------- ۱۷۰
- حج تمتع کی افضلیت ---------- ۱۷۰
- عمرہ کی فضیلت ---------- ۱۷۱
- دورانِ حج کسبِ معاش کا حکم ---------- ۱۷۲
- سب سے افضل حج ---------- ۱۷۲
- حج بدل کے مسائل ---------- ۱۷۳
- احرام کے مسائل ---------- ۱۷۶
- حالت احرام میں شکار اور بعض جانوروں کے قتل کا حکم ---------- ۱۷۷
- حج کے دوران پیش آمدہ مسائل ---------- ۱۷۸
- قربانی کے جانوروں سے متعلق احکام ---------- ۱۸۲
- قربانی اور عید الاضحیٰ کے متعلق فتوے اور مسائل ---------- ۱۸۳

بارھواں باب:

ذکر الٰہی سے متعلق سوالات و جوابات

- اللہ کے ذکر کی فضیلت ---------- ۱۸۸
- اللہ کے ذکر کی مجالس ---------- ۱۸۹
- اللہ کا ذکر کرنے والوں کی فضیلت ---------- ۱۹۰
- دُعاؤں کی نسبت سوالات اور جوابات ---------- ۱۹۱
- باقیات الصالحات ---------- ۱۹۲
- جنت کی کیاریاں ---------- ۱۹۴
- جنت کے درخت ---------- ۱۹۵

Marfat.com

- علاج بذریعہ قرأت دم ---------- ۱۹۶
- نبی کریم ﷺ پر درود کے الفاظ ---------- ۱۹۶

تیرھواں باب:

اموال، کسب و معاش حلال کے مسائل

- افضل کمائی ---------- ۱۹۸
- بیٹے کے مال پر باپ کا حق ---------- ۱۹۸
- عورتوں کے لیے جائز اموال ---------- ۱۹۹
- کتاب اللہ پر اُجرت ---------- ۱۹۹
- بغیر مانگے ملنے والا مال ---------- ۱۹۹
- پچھنے لگانے (عمل جراحی و آپریشن وغیرہ) پر اُجرت ---------- ۲۰۰
- جانوروں کی جفتی پر اُجرت کا حکم ---------- ۲۰۰
- حلال و حرام کے مسائل ---------- ۲۰۱
- شکار کے مسائل ---------- ۲۰۷
- خرید و فروخت کے مسائل ---------- ۲۱۳
- سچائی کی فضیلت اور قرض کی مذمت ---------- ۲۲۲
- ناحق ظلم کی مذمت ---------- ۲۲۵
- رہن کے مسائل ---------- ۲۲۶
- اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عورت اپنا مال بھی خیرات نہ کرے ---------- ۲۲۸
- مالِ یتیم ---------- ۲۲۹
- گری پڑی چیز اٹھالینے کے مسائل ---------- ۲۳۰
- ہدیے اور عطیے کا بیان ---------- ۲۳۵

Marfat.com

چودھواں باب:

میراث کے متعلق فتاویٰ

- بیٹے کی وراثت سے باپ کا حصہ ---------- ۲۴۰
- کلالہ کا مسئلہ ---------- ۲۴۰
- نومسلم کی وراثت کا حکم ---------- ۲۴۳
- ہبہ کردہ لونڈی وغلام کا حکم ---------- ۲۴۳
- میت کی دو بیٹیوں، ایک بیوی اور بھائی کا حصہ ---------- ۲۴۴
- بیٹی، پوتی اور بہن کا حصہ ---------- ۲۴۴
- قبیلہ والوں کا حق ---------- ۲۴۵
- آزاد کردہ غلام کے لیے میراث ---------- ۲۴۶
- ایک عورت کے لیے ایک سے زیادہ وراثتیں ---------- ۲۴۶
- ولدزنا کی میراث کا حکم ---------- ۲۴۷
- ملاعن بچے کی وراثت ---------- ۲۴۷

پندرھواں باب:

لونڈی، غلام کی آزادی اوران کے مسائل

- مومنہ کی آزادی ---------- ۲۴۸
- لونڈی غلام کا اپنے عزیزوں کو دے دینا ---------- ۲۵۰
- قتل کے بدلے غلام آزاد کرنا ---------- ۲۵۰
- غلام، نوکر کو معاف کرنا ---------- ۲۵۱
- ولدزنا کی آزادی ---------- ۲۵۱
- فوت شدگان کی طرف سے غلام آزاد کرنا ---------- ۲۵۲
- آزادی کی نسبت ---------- ۲۵۲

Marfat.com

سولھواں باب:

نکاح وغیرہ کے متعلق سوالات وجوابات

- محبوب اور اچھی بیوی ---------- ۲۵۵
- خصی ہونے کی ممانعت ---------- ۲۵۶
- بیویوں سے جماع کرنے میں اجروثواب ---------- ۲۵۷
- نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ---------- ۲۵۸
- غیرمحرم کی طرف نظر کا عمومی حکم ---------- ۲۵۹
- شرم گاہ کی حفاظت ---------- ۲۵۹
- حق مہر کا حکم ---------- ۲۵۹
- عورت کا محرم سے علاج کروانا ---------- ۲۶۲
- غیرمحرم، نابینا مرد سے پردہ ---------- ۲۶۲
- عورت سے نکاح کی اجازت ---------- ۲۶۳
- زانیہ عورت سے پاک باز مرد کے نکاح کی ممانعت ---------- ۲۶۶
- ایک وقت میں صرف چار بیویوں کی اجازت ---------- ۲۶۷
- ایک نکاح میں سگی بہنیں رکھنے سے ممانعت ---------- ۲۶۸
- بعض جدائیوں کی صورتیں ---------- ۲۶۹
- مصنوعی بال لگانے والیوں کا حکم ---------- ۲۶۹
- عزل پر فتوئ وحکم ---------- ۲۷۰
- میاں بیوی کے تعلقات کا بیان ---------- ۲۷۳
- احکامِ رضاعت ---------- ۲۷۵

سترھواں باب:

طلاق سے متعلق فتاوٰی

- حالت حیض میں طلاق اور خلع وظہار کا حکم ---------- ۲۸۰

Marfat.com

❁ عورت کی بدزبانی پر مرد کو طلاق دینے کا اختیار ---------- ۲۸۰
❁ مرد کو طلاق کا مکمل اختیار ---------- ۲۸۱
❁ طلاق بائنہ کے بعد ---------- ۲۸۲
❁ حلالہ ایک ملعون فعل ہے ---------- ۲۸۳
❁ ناشکری عورت ---------- ۲۸۳
❁ ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا حکم ---------- ۲۸۴
❁ نکاح سے پہلے طلاق کا حکم ---------- ۲۸۷
❁ خلع کا بیان ---------- ۲۸۸
❁ ظہار اور لعان ---------- ۲۸۹
❁ عدت سے متعلق فتاویٰ ---------- ۲۹۴
❁ ثبوتِ نسب ---------- ۲۹۷

اٹھارھواں باب:

اموات اور میت پر سوگ سے متعلقہ مسائل

❁ عدت والی پر شرعی پابندیاں ---------- ۲۹۹
❁ عدت والی کے لباس اور کھانے کی بابت فتاویٰ ---------- ۳۰۱
❁ پرورش اور اس کے مستحق کے بارہ میں فتاویٰ ---------- ۳۰۶
❁ قصاص وغیرہ کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ ---------- ۳۰۸
❁ دیتوں کے متعلق فتاویٰ ---------- ۳۱۱
❁ قسامہ کی بابت نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ ---------- ۳۱۷

انیسواں باب:

حدود شرعی کی بابت فتوے

❁ زنا کی سزا ---------- ۳۲۰

Marfat.com

❁ شریعت میں الزام کا اثر ---------- ۳۲۹
❁ شریعت اور سیاست ---------- ۳۳۰
❁ اللہ کی شریعت قطعاً مکمل ہے ---------- ۳۳۴
❁ سیاست شرعیہ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال ---------- ۳۳۸
❁ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قرائن پر فیصلہ ---------- ۳۳۹

بیسواں باب:

پانی اور شراب کی بابت فتاویٰ

❁ سانس لے کر پانی پینا ---------- ۳۴۱
❁ بطورِ دوا بھی شراب کی حرمت ---------- ۳۴۱
❁ نشہ آور چیز کا حکم ---------- ۳۴۲
❁ شراب کا سرکہ ---------- ۳۴۴
❁ کشمش کا حکم ---------- ۳۴۵

اکیسواں باب:

قسموں اور نذروں کی بابت فتاویٰ

❁ غیر اللہ کی قسم پر ---------- ۳۴۶
❁ قسم توڑنے پر ---------- ۳۴۷
❁ جائز قسم ---------- ۳۴۷
❁ غلط قسم کھا لینے پر ---------- ۳۴۸
❁ اطاعت کے کاموں میں نیابت ---------- ۳۵۱

بائیسواں باب:

جہاد سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ

❁ ظالم مسلمان حکام وامراء کے خلاف کیا جہاد جائز ہے؟ ---------- ۳۵۵

Marfat.com

❁ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت ---------- ٣٥٧
❁ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت ---------- ٣٥٨
❁ مجاہد فی سبیل اللہ کی پہچان ---------- ٣٦٠
❁ دورانِ قتال بعض جائز اُمور ---------- ٣٦١
❁ جہاد کے لیے بھی اخلاص للہ کی شرط ---------- ٣٦١
❁ عورتوں پر مردوں کی فضیلت ---------- ٣٦٢
❁ شہداء کی اقسام ---------- ٣٦٣
❁ مومن، مسلمان کے قتل کی حرمت ---------- ٣٦٣
❁ جہاد کے لیے اسلام وایمان کی شرط ---------- ٣٦٤

تئیسواں باب:

دواء اور علاج کی بابت فتاویٰ

❁ دواء، علاج اور تقدیر ---------- ٣٦٧
❁ اللہ پر توکل کرنے والوں کی شانِ عظیم ---------- ٣٦٧
❁ غیر شرعی، شرکیہ دم کی ممانعت ---------- ٣٦٨
❁ درد کا دم ---------- ٣٦٨
❁ سب سے زیادہ آزمائش والے لوگ ---------- ٣٦٩
❁ بیماریوں پر اجر وثواب ---------- ٣٧٠
❁ مینڈک کی ممانعت ---------- ٣٧١
❁ بیماری میں ریشمی کپڑے کی اجازت ---------- ٣٧١
❁ طب میں مہارت کا حکم ---------- ٣٧٢
❁ ورزش بھی علاج ہے ---------- ٣٧٢
❁ نظر بد پر دَم کی اجازت ---------- ٣٧٢
❁ جادو کے لیے دَم ---------- ٣٧٣

Marfat.com

۞ وباءاور طاعون وغیرہ ---------- ۳۷۴

۞ فال وغیرہ کے بارے میں فتویٰ ---------- ۳۷۵

چوبیسواں باب:

متفرق فتاویٰ

۞ کبیرہ گناہ سے توبہ کے طریقے ---------- ۳۷۹

۞ راستے کا حق ---------- ۳۸۱

۞ سچے مومن کی پہچان ---------- ۳۸۱

۞ شرک سے متعلقہ فتاویٰ ---------- ۳۸۲

۞ اُمراء کی اطاعت ---------- ۳۸۵

۞ سدِ ذرائع ---------- ۳۸۶

۞ پڑوسی ---------- ۳۸۷

۞ غیبت ---------- ۳۸۷

۞ کبیرہ گناہوں کا بیان ---------- ۳۸۸

۞ کبیرہ گناہوں کی تعداد ---------- ۳۸۹

۞ ملک یمن اور شام کی فضیلت ---------- ۴۰۰

۞ بجلی اور بادل کا کڑکا ---------- ۴۰۱

۞ بندر، خنزیر اور یہودیوں کی ایک نسل ---------- ۴۰۲

۞ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا مفہوم ---------- ۴۰۳

۞ تہبند وغیرہ باندھنے کا مسئلہ ---------- ۴۰۴

۞ جادوگروں اور کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت ---------- ۴۰۵

۞ خواب کیا ہے؟ ---------- ۴۰۶

۞ تشریعی احکام کے اُصول ---------- ۴۰۸

۞ غیر فطری کاموں کی ممانعت ---------- ۴۰۸

۞ مال یتیم کا حکم ---------- ۴۰۸

Marfat.com

- متشابہ آیات کے متلاشی ---------- ۴۰۹
- سیدنا یونس علیہ السلام کی قوم کی تعداد ---------- ۴۰۹
- اپنی ذوات کی فکر ---------- ۴۰۹
- خیر القرون ---------- ۴۱۰
- نبی مکرم ﷺ کے ہاں سب سے محبوب افراد ---------- ۴۱۱
- اللہ کے ہاں نیکی اور برائی کا معیار ---------- ۴۱۲
- ہمسایوں میں خدمت کا زیادہ حق دار ---------- ۴۱۲
- راستے کے حقوق ---------- ۴۱۳
- والدین کی خدمت ---------- ۴۱۳
- برائی کے بدلے نیکی کا حکم ---------- ۴۱۵
- خاوند کے ذمے بیوی کے حقوق ---------- ۴۱۶
- اپنے اور بیگانے ہر گھر میں داخل ہونے پر اجازت لینا ---------- ۴۱۷

پچیسواں باب:

حقوق وآداب سے متعلق فتاویٰ

- چھینک آنے پر کیا کہے؟ ---------- ۴۱۸
- ہمسائے کی بدسلوکی پر ---------- ۴۱۸
- فوت شدہ والدین کے ساتھ نیکی ---------- ۴۱۹
- اچھے اور بُرے لوگوں کی پہچان ---------- ۴۱۹
- نفع بخش نصیحت ---------- ۴۲۱
- توکل علی اللہ کا ایک مفہوم ---------- ۴۲۱
- حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق؟ ---------- ۴۲۱
- ایک معجزہ اور نبی کریم ﷺ کو سجدے کی سخت ممانعت وحرمت ---------- ۴۲۲

Marfat.com

عرضِ ناشر

اللہ ربّ العزت کا بے پناہ شکر اور احسان ہے کہ اس نے کتاب وسنت کی نشر واشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنوں نے سر اٹھایا ہوا ہے۔ کہیں بے دینی اور الحاد کا فتنہ ہے تو کہیں دین کے نام پر شخصی اقوال وآراء مسلط کیے جا رہے ہیں۔ منبر ومحراب کے ''اجارہ داروں'' نے اسلام ایسے آسان اور عام فہم دین کو گنجلک بنا دیا ہے اور ایک عام مسلمان کے دل ودماغ میں یہ تصور راسخ کر دیا گیا ہے کہ دین اسلام کی تفہیم اس کے بس کی بات نہیں۔ انسان تو پہلے ہی آسانیوں کا متلاشی ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک انسان تفہیم دین کے لیے جس قدر جستجو اور کوشش کر سکتا ہے، وہ بھی نہیں کرتا۔ وہ دین کے مسائل اور دینی امور کے متعلق علماء کرام کی آراء کو حرفِ آخر قرار دے دیتا ہے، لیکن یہ نہ تو قرآنِ کریم میں ہے اور نہ حدیث شریف میں کہ مولوی صاحب کی بات بلا دلیل تسلیم کی جائے۔ حضرت صاحب کے فرمائے ہوئے کو آنکھیں بند کر کے مستند مانا جائے یا امام صاحب کے قول سے اختلاف کی جسارت بھی جرم ٹھہرے۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں اس روز ملاوٹ ہوئی جب غیر نبی کو بھی ''دائرہ عصمت'' میں شعوری یا لاشعوری طور پر داخل کر دیا گیا۔ چوتھی صدی ہجری کے بعد جب غیر نبی کے اقوال وافعال کو حجت تسلیم کیا گیا اور دین اسلام کی عظیم الشان تعلیمات کو بعض امتیوں کے ''ملفوظات'' تک محدود کر دیا گیا تو امت مسلمہ میں وہ بگاڑ پیدا ہوا کہ ایسا سانحہ تاریخ اسلام میں اس سے پہلے کبھی پیش نہیں آیا تھا۔ تاریخ اسلام کے ایک ادنیٰ طالب علم سے بھی مخفی نہیں کہ تقلید کے اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے سے پہلے امت محمدیہ کا منہج کیا تھا اور تقلید شخصی کو حرزِ جان بنانے کے بعد اس امت کی سوچ وفکر کس قدر پابند ہوگئی اور کس طرح جکڑ دی گئی۔ اختلاف ائمہ کی وسیع وعریض دلدل نے آسان ترین دین کو شبہات واشکالات اور قیل وقال کا مجموعہ بنا دیا، اگرچہ ائمہ مجتہدین کا اختلاف نیک نیتی اور اخلاص پر مبنی تھا لیکن اسے فضل ورحمت سمجھا گیا۔ یہ خرابی اس وقت اور زیادہ خوفناک ہوگئی جب ائمہ کرام کی اختلافی آراء کی بنیاد پر حلت وحرمت کے فیصلے ہونے لگے۔ ان کی آراء کو نصوص (قرآن اور حدیث کے واضح دلائل) سے بھی زیادہ اہمیت دی جانے لگی۔ نوبت بایں جارسید کہ ایسے اصول وضوابط تشکیل دیئے گئے کہ اگر قرآنِ کریم کی کوئی آیت یا نبی کریم ﷺ کا کوئی فرمان، ہمارے امام کی رائے کے برعکس ہے تو یقیناً وہ آیت یا

Marfat.com

حدیث اوّل تو منسوخ ہے اور اگر وہ نسخ کے ''حملے'' کے باوجود محفوظ رہی تو پھر اس کی تاویل کرنا ضروری ہوگا۔ غرض کسی بھی قیمت پر قولِ امام کی برتری اور اس کا تفوق ثابت کیا گیا۔

ایسے حالات میں کہ جب دل و دماغ پر تعصب اور تقلید کے سائے مسلط ہو چکے تھے، بعض اولیاء اللہ ایسے بھی تھے جو اس امت کے خیر خواہ تھے۔ انہوں نے امت کی گمشدہ منزل اس کے سامنے رکھی اور انہیں رجوع الی اللہ والرسول کی دعوت دی۔ انھیں اس چشمہ صافی سے اپنے من کی صفائی کی ترغیب دی جس سے خیر القرون کے پاکیزہ خصال اسلاف نے اپنا دامن صاف کیا۔

ان عظیم المرتبت شخصیات میں سے ایک شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تھے جو بلا شبہ اور بلا مبالغہ عبقری اور بے مثال تھے۔ ان کی جہود مبارکہ کے امت پر ایسے گہرے اثرات مرتب ہوئے کہ آج بھی امت مسلمہ میں بے داری کی جو لہر ہے، اس کے لیے فکری رہنمائی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ہی لی جارہی ہے۔

اس نابغہ روزگار کے شاگردوں نے اپنے استاد کے مشن کو آگے بڑھایا۔ اور اس شان سے آگے بڑھایا کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے شاگردوں کو بھی دنیا نے ''شیخ الاسلام رحمہ اللہ'' کے پروقار لقب سے یاد کیا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ ، بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا صدقہ جاریہ تھے۔ شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ نے جو کتب لکھیں، ان میں اعلام الموقعین اپنے موضوع کی ندرت اور حساسیت کے لحاظ سے منفرد کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے جس خوبی سے دین اسلام کی بنیادی تعلیمات پیش کی ہیں اور جس طرح فقہی مذاہب کا کتاب وسنت کی روشنی میں تجزیہ فرمایا ہے، وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کتاب کا آخری حصہ جس میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے وہ مسائل درج فرمائے ہیں جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمائے تھے، اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ نے اس معرکہ آراء کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالا۔ ہم نے اس ترجمے سے اس باب کو علیحدہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ محترم مولانا ابو یحیٰی محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ نے اس سلسلے میں خصوصی تعاون فرمایا اور ترجمے کا مصادر ومراجع سے تقابل کیا جس کی تفصیل آپ مقدمے میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اللہ ربّ العزت انھیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائیں۔ ان کے علاوہ بھی جن احباب نے اس کی اشاعت میں حصہ لیا، میں سب کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

محمد سمیع اللہ جنجوعہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

الحمد لله الذى جعل القرآن والسنة على الأحكام دليلاً وبعث لمناهج الرشد والهداية رسولاً وأشهد ان لا اله الا الله شهادةً تجعل رَبعَ الْغواية مُحيلاً ومنازل الشرك كثيباً مهيلاً واشهد ان محمداً عبده ورسوله شهادة تشفى من ظمأ القلوب غليلاً واصلّى واسلّم على رسوله ونبيه محمد صلاة ترجع ظل التوفيق ظليلاً.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کی روحانی شفا سوال کرنے اور مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے میں رکھی ہے، اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاعلم اور ناواقف لوگوں کو اہل علم سے پوچھنے کا حکم فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (النحل:۴۳ پ۱۴)

"اہل الذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی مقامات پر يَسْئَلُوْنَكَ کہہ کر اور بعض مقامات پر يَسْتَفْتُوْنَكَ کہہ کر سوالات کی اہمیت واضح کی ہے۔ اس لیے اکابرین امت محمدیہ فقہاء ومحدثین رحمہم اللہ اجمعین نے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کئی ایک فتاویٰ مرتب فرمائے اور سائلین احکام شرع کو کتاب وسنت کی نصوص صحیحہ کی روشنی میں جوابات مرحمت کیے۔ ان جلیل القدر آئمہ دین میں سے الامام الحافظ الثقہ الفقیہ الاصولی المحدث محمد بن ابی بکر ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جن کی مختلف موضوعات پر سو کے لگ بھگ کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور کئی علماء وطلباء کے لیے راہِ راست کا سبب بن چکی ہیں۔ زیرنظر کتاب

Marfat.com

''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ'' ان کے سلسلہ ذھبیہ کی ایک کڑی ہے جس میں ارکانِ اسلام، فضائل قرآن، بیوع، رہن، دَین (قرض) ہدایا، عطیات، مواریث، زواج نکاح، رضاعت، طلاق، جنایات، حدود، سیاست شرعیہ، عقیقہ، ایمان ونذور، کبائر، سد الذرائع وغیرہ کئی ایک نمایاں حیثیت کے مسائل پر رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ جات جمع کیے گئے ہیں، اسے اُردو قالب میں ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ نے اس طرح ڈھالا ہے کہ اعلام الموقعین مترجم از مولانا جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ سے ان احادیث کا ترجمہ جمع کیا ہے، جو اعلام میں موجود ہیں اور ''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ'' میں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

یہ کتاب عامۃ الناس کے لیے بالخصوص اہمیت کی حامل ہے اس لیے کہ مختلف مسائل کے حوالے سے یہ رسول مکرم کے فتاویٰ جات ہیں اور احادیث نبویہ ﷺ سے ان کو جمع کیا گیا ہے، لہٰذا ہر شخص کو اس کتاب سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مرتب، ناشر، مترجم وغیرہم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب سے کما حقہ مستفید ہونے کا موقعہ فراہم کرے۔ آمین

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
رئیس مرکز الحسن للتعلیم والتربیۃ الاسلامیۃ
146/N بلاک سبزہ زار، لاہور

❀❀❀❀❀

۱۴۵۴۹۷

Marfat.com

شْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ

ہے شرعی حکم بیان کرنا،
ں اصطلاحاً اَلْمُفْتِي"
ہتے ہیں کہ جس کی جمع
چاہنے والے شخص کو
کرام وعلماء عظام نے
اور نہ ہی ان کے بیان
اللہ ﷺ کے نزدیک
ہے، اس کا اندازہ درج
رماتے ہیں:
عْلَمُوْنَ٥ ﴾

Marfat.com

﴿ اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡ رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ ﴾ (الزمر : ۹)

''بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں اپنے رب کی یوں عبادت کرتا ہے کہ سجدہ میں ہو اور کبھی قیام میں، آخرت کی سختیوں (اور رب کی پکڑ) سے وہ ڈرتا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رب کی رحمت کا بھی اُمیدوار ہو۔ (تو کیا یہ اللہ کا بندہ بہتر ہے یا وہ شخص کہ جو اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرائے اور اُنہی کی پوجا کرے؟) تو اے ہمارے حبیب وخلیل نبی! آپ کہہ دیجیے! (بانداز سوال) کیا وہ لوگ جو قرآن وسنت کا علم رکھتے ہیں اور ایسے لوگ کہ جو یہ علم نہ رکھتے ہوں (جاہل مطلق) بھلا برابر ہو سکتے ہیں؟ (ظاہر ہے کہ دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔) بلاشبہ حق کی نصیحت تو وہی لوگ قبول کیا کرتے ہیں کہ جو عقل والے ہوں۔''

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان القرشی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود سماعت کیا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((مَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيۡرًا يُّفَقِّهۡهُ فِي الدِّيۡنِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعۡطِي وَلَنۡ تَزَالَ هٰذِهِ الۡأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمۡرِ اللّٰهِ ، لَا يَضُرُّهُمۡ مَنۡ خَالَفَهُمۡ حَتّٰى يَأۡتِيَ أَمۡرُ اللّٰهِ......)) [1]

''اللہ تبارک وتعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں، اُسے دین میں سمجھ (تفقہ فی الدین) عطا فرما دیتے ہیں، اور بلاشبہ میں تو (بلا امتیاز، اللہ کے احکام و فرامین ہر خاص وعام کو) بانٹنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ عزوجل ہے۔ (جسے وہ چاہے اپنے دین کی سمجھ عطا فرما دے) اور (قرآن وسنت پر عامل، تفقہ فی الدین کی حامل) یہ اُمت اور جماعت ہمیشہ ہر دور میں اللہ کے حکم (اُس کے دین حق) پر قائم رہے گی۔ ان کی مخالفت کرنے والے اللہ کے دشمنوں کی طرف سے ان کو کچھ نقصان

---

[1] صحيح البخاری/ كتاب العلم/ حديث: ۷۱

Marfat.com

ان مسائل و فتاویٰ کو ان کے شاگردانِ گرامی تبع تابعین نے سیکھا، یاد کیا، آگے اپنے تلامذہ کو سکھلایا اور لکھوا بھی دیا۔ یہ احادیث مبارکہ کے لکھنے لکھانے اور سیکھنے، یاد کرنے کا عظیم عمل تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے چلا آ رہا تھا کہ جس نے بصورتِ ''علم الحدیث'' آگے جا کر ترقی کی اور اسناد و مصطلحات الحدیث وجود میں آئیں کہ جن کے ذریعے دنیا کے اس مضبوط ترین علم نے سارے جہان کے تمام اصحاب العلم میں اپنا مقام و مرتبہ پیدا کر کے اپنا علمی لوہا منوالیا۔ دنیا کی کسی ملت اور قوم کے پاس ''علم الحدیث'' جیسا ٹھوس بنیادوں پر قائم علم موجود نہیں ہے۔

یہ شرف و عظمت اور سعادت صرف امت اسلامیہ اور اس کے اصحاب الحدیث کو حاصل ہے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس عظیم استاذ کے شاگرد تھے کہ جنہیں دنیا امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (احمد بن عبدالحلیم) رحمہم اللہ کے نام سے جانتی اور یاد کرتی ہے۔ "اعلام الموقعین عن رب العالمین" میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی ''علم الحدیث'' پر گرفت اور فقہی توضیح میں اپنے استاذ محترم کے حوالے سے سلف صالحین جیسا اسلوب واضح نظر آتا ہے۔ اس مشہور و معروف کتاب سے مستخرج ''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ'' ایک ایسی جامع تصنیف ہے کہ جس میں علوم قرآن و سنت کے سمندروں کے سمندر سمو دیے گئے ہیں۔ دراصل بیروت کے ایک معروف ادارے ''دار المعرفۃ'' نے اعلام الموقعین کے اس آخری حصے کہ جس کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ سے ہے کو الگ ایک نام ''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ'' سے چھاپا ہے۔ ۲۰۰۳ء میں چھپنے والے ان کا الطبعۃ الاولیٰ والے نسخہ پر تحقیق و تخریجِ احادیث کے لیے الشیخ خلیل مامون شیحا کا نام درج ہے۔ ہم نے زیر مطالعہ کاوش کے لیے جب اس اسلوب کو اختیار کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قولی احادیث والے متن کو اس کے متن کا بالالتزام حصہ ہونا چاہیے تو اصل مصادر کی مراجعت سے واضح ہوا کہ دار المعرفہ والے اس نسخہ میں بے شمار غلطیاں ہیں، جس کے لیے ہم نے اس پر اعتماد ختم کر کے مصادر و مراجع کے اصل نسخوں (صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن و جوامع اور مسند الامام احمد وغیرھا) کی طرف رجوع کیا اور اپنی سی کوشش کی ہے کہ احادیث مبارکہ کے متن میں غلطی نہ ہونے پائے۔

Marfat.com

کچھ عرصہ قبل بعض اداروں نے "اعلام الموقعين عن رب العالمين" کا مولانا ہدایت اللہ ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ادیبانہ قلم سے کیا ہوا ترجمہ چھاپا تھا۔ اپنے دور کا یہ نہایت شان دار ترجمہ تھا مگر عصر حاضر کی نسل نو پرانے ادبی اُسلوب کو سمجھنے میں دقت محسوس کرتی ہے، اس لیے ہم نے (ا...... ضرورت کے تحت کہیں کہیں اس ترجمہ کی تسہیل کر دی ہے،

(ب...... جہاں ضروری جانا وہاں وضاحت بھی کر دی ہے۔

(ج...... دار المعرفہ اور دار احیاء التراث العربی بیروت کے طبع شدہ نسخوں کے مطابق اس فتاویٰ رسول اللہ ﷺ" والے حصے کے ابواب اور اس کی فصول کی ترتیب بھی غیر منظم ہے اور ان کے تحت ذیلی عناوین و احادیث کی ترتیب بھی درست نہیں۔ اس لیے ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر حدیث اور ہر مسئلہ متعلقہ باب کے نیچے ہی آئے۔

(د...... ہر باب کے نیچے حسب ضرورت ذیلی سرخیاں لگا دی گئی ہیں تا کہ قاری کے لیے ہر حدیث کے موضوع کا سمجھنا آسان رہے۔

(ھ)...... ممکن حد تک ہر حدیث کے نیچے علماء و آئمہ کرام کے لگائے گئے صحت وضعف کے حکم بھی درج کر دیے ہیں اور ہر حوالہ اسی صفحہ پر نیچے فٹ نوٹ میں دے دیا گیا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر سا تعارف:

آپ کا پورا نام ونسب یوں تھا: ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز الزرعي الدمشقي المعروف بابن قیم الجوزیہ۔ باپ ابو بکر بن ایوب دمشق میں الجوزیہ والے مدرسہ کے منتظم اعلیٰ اور بڑے عالم تھے۔ اس لیے آپ ابن قیم الجوزیہ کے نام وعرف سے زیادہ مشہور ہو گئے۔

ولادت:...... آپ ۷ صفر ۶۹۱ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔

تعلیم و تربیت:...... امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن میں نہایت اعلیٰ علمی ماحول میسر آیا۔ گھر میں بھی علمی ماحول تھا اور شہر میں بھی۔ اللہ عزوجل نے آپ کو بلا کی ذہانت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اس صلاحیت کو نکھارنے اور اُجاگر کرنے میں اساتذہ کرام کی محنت رنگ لائی اور

Marfat.com

آپ کا شمار جلیل القدر علماء میں ہونے لگا۔

اساتذہ:......ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام میں سے اجل علماء و آئمہ کرام درج ذیل تھے:

① شیخ الاسلام امام عصره احمد بن عبدالحليم بن عبدالسلام تقی الدين ابن تیمیه المتوفی ۷۲۸ھ

② الشيخ احمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالمنعم بن نعمة المقدسی الحنبلی الفقيه المحدث المتوفی ۶۹۷ھ

③ ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن الفراء الحرانی الدمشقی الحنبلی المتوفی ۷۲۹ھ

④ ابو بكر بن احمد بن عبدالدائم بن نعمة النابلسی الصالحی المتوفی ۷۱۸ھ

⑤ ابو الفضل القاضی سليمان بن حمزه بن احمد بن عمر ابن قدامه الحنبلی، الحاكم المتوفی ۷۱۵ھ

⑥ علی بن المظفر بن ابراهيم الكندی الوداعی علاء الدين ابن عرفه المتوفی ۷۱۶ھ

⑦ ابو محمد المقدسی عیسٰی بن المطعم بن عبدالرحمٰن الصالحی الحنبلي السمسار المتوفی ۷۱۷ھ

⑧ محمد بن ابراهیم بن سعد الله بن جماعة الكنانی الحموی بدر الدين الشافعی المتوفی ۷۳۳ھ

⑨ ابو عبدالله محمد بن عبدالرحيم بن محمد الأرموي الهندي صفی الدين المتوفی ۷۱۵ھ

⑩ ابو عبدالله محمد بن ابو الفتح بن ابوالفضل البعلبكی شمس الدين المتوفی ۷۰۹ھ

Marfat.com

⑪ ابو الحجاج المزی القضاعي يوسف بن عبدالرحمٰن بن يوسف جمال الدين الكلبي الحافظ المتوفّٰى ۷٤۲ھ

شاگردانِ گرامی قدر:

آٹھویں صدی ہجری کے آغاز سے انتہاء تک ملک شام میں بالعموم اور دمشق میں بالخصوص جن علماءِ عظام اور آئمہ کرام نے درس و تدریس اور دعوت و جہاد کے ذریعے دین حنیف کی خدمت و اشاعت میں ایک نام پیدا کیا اور آج تک ملت اسلامیہ اُن کی مرہون منت نظر آتی ہے، ان میں سے بعض ائمہ کرام شیخ الاسلام امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ اُن کے شاگرد رشید الموصوف ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ کے بھی تلامذہ تھے.. چنانچہ ان تلامذہ گرامی قدر میں سے:

١ الامام الحافظ عماد الدين اسماعيل بن كثير القرشى الدمشقى صاحب تفسير ابن كثير و البدايه والنهاية المتوفّٰى ۷۷٤ھ

٢ ابو الفرج عبدالرحمن بن احمد بن رجب السلامي البغدادي زين العابدين المتوفّٰى ۷۹٥ھ

٣ ابو عبدالله محمد بن احمد بن عبدالهادى بن عبدالحميد ابن قدامه المقدسى شمس الدين المتوفّٰى ۷٤٤ھ

٤ ابو عبدالله محمد بن عبدالقادر بن عثمان بن عبدالرحمن بن عبدالمنعم النابلسى المتوفّٰى ۷۹۷ھ رحمهم الله جميعاً

کے اسماءِ گرامی آسمان علم و معرفت کے وہ روشن ستارے ہیں کہ جو ہر دور میں دمکتے نظر آئے ہیں، اور آج بھی ان کے علمی نور سے دنیا روشن ہے۔

ابن قیم کے بارے میں علماءِ اُمت کی آراء (رحمہم اللہ جمیعا):

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((كَانَ جَرِیْءُ الْجَنَانِ ، وَاسِعُ الْعِلْمِ ، عَارِفًا بِالْخِلَافِ وَ

Marfat.com

مَذاهِبِ السَّلَفِ ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الصُّبحَ جَلَسَ مَكَانَهُ يَذكُرُ اللّٰهَ تَعَالىٰ حَتّٰى يَتَعَالَى النَّهَارُ وَيَقُولُ هٰذِهِ غَدْوَتِي.))

''آپ رحمۃ اللہ علیہ بہادر دل آدمی تھے۔ بہت وسیع علم رکھنے والے اور سلف صالحین کے مسالک وخلاف مذاہب کی خوب معرفت رکھنے والے تھے۔امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ جب نماز فجر پڑھ لیتے تو وہیں اپنے مصلیٰ پر بیٹھے اللہ عزوجل کا ذکر واذکار کرتے رہتے حتیٰ کہ دن نکل آتا اور پھر آپ کہتے: یہ میرا ناشتہ ہے۔''

علامہ برہان الدین الزرعي رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((مَا تَحتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ أَوسَعُ عِلمًا مِنَ ابنِ القَيِّمِ.))

''آسمان دنیا کی چھت کے نیچے (اُن کے زمانے میں) امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ وسیع علم والا کوئی نہیں ہے۔''

اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نہایت عابد وزاہد اور تہجد گزار تھے۔نفل نماز بہت لمبی پڑھا کرتے تھے۔ان کی زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تر رہتی۔استغفار اکثر اوقات وردِ زباں رہتا۔اللہ کے سامنے اپنی عاجزی وانکساری کا اظہار ہمیشہ کرتے رہتے تھے۔ان اوصاف میں ان جیسا شخص میں نے اور کوئی نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی میں نے ان سے زیادہ وسیع علم والا کسی کو پایا ہے۔نہ ہی ان سے بڑھ کر کسی کو میں نے قرآن وسنت کے معانی ومفاہیم اور ایمان کے حقائق کو جاننے والا کسی کو پایا ہے۔آپ قرآن عظیم کی تفسیر اور اسی طرح اُصول دین کو بھی کما حقہ جانتے تھے، ان دونوں میں آپ رحمہ اللہ کو کمال حاصل تھا۔اسی طرح احادیث کے متون ومعانی اور ان کی فقہ کو بہت ہی خوب جاننے والے تھے۔پھر احادیث مبارکہ سے دقیق نکتوں کا استنباط آپ پر اخیر تھا۔فقہ اور اُصول فقہ اور عربی لغت پر بھی انہیں مکمل دسترس حاصل تھی۔علم الکلام، صوفیوں کے کلام، اُن

Marfat.com

کے اشارات و رموز سے مکمل معرفت حاصل تھی اور آپ نے ان کی خطاؤں کی پکڑ بھی اپنی تین کتابوں "مدارج السالکین...... زاد المسافرین اور زاد المعاد" میں خوب کی ہے۔"

بالکل اسی سے ملتا جلتا تبصرہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی (سیر اعلام النبلاء) میں کیا ہے۔

آپ کے شاگرد رشید مفسر قرآن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((بَرَعَ فِي عُلُوْمٍ مُتَعَدِّدَةٍ ، لَاسِيَمَا عِلْمُ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْأَصْلَيْنِ وَلَمَّا عَادَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ مِنْ مِصْرَ عَامَ ۷۱۲ھ لَازَمَهُ إِلٰى أَنْ مَاتَ ، فَأَخَذَ عَنْهُ عِلْمًا جَمًّا مَعَ مَا سَلَفَ لَهُ مِنَ الْإِشْتِغَالِ ، فَصَارَ فَرِيْدًا فِيْ بَابِهٖ فِي فُنُوْنٍ كَثِيْرَةٍ ، مَعَ كَثْرَةِ الطَّلَبِ لَيْلًا وَّ نَهَارًا وَكَثْرَةِ الْإِبْتِهَالِ وَكَانَ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ وَالْخُلُقِ ، كَثِيْرُ التَّوَدُّدِ، لَا يَحْسُدُ أَحَدًا وَلَا يُؤْذِيْهِ ، وَلَا يَحْقِدُ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا أَعْرِفُ فِيْ زَمَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْثَرُ عِبَادَةً مِنْهُ ، وَكُلُّ تَصَانِيْفِهٖ مَرْغُوْبٌ فِيْهَا ، يَتَعَانَى الْإِيْضَاحَ جُهْدَهُ.))

"امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ متعدد علوم میں اپنے ہم عصروں پر فوقیت لے گئے تھے۔ بالخصوص علم تفسیر، علم حدیث اور دونوں کے اُصول میں، اور جب اُن کے استاذ محترم (جو کہ حافظ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بھی استاذ تھے۔) شیخ الاسلام امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ عزوجل ۷۱۲ھ میں مصر سے واپس پلٹے تو امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ (کہ جن کی عمر اس وقت اکیس سال تھی) ان کی شاگردی کو تا حیات لازم کر لیا حتی کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے رب کے پاس چلے گئے۔ چنانچہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اس کے کہ مصروفیت زیادہ رہتی تھی، اُن سے بہت زیادہ علم حاصل کیا، اور باجود اس کے کہ: حکومت کی طرف سے ان کی رات دن پیشی رہتی اور اکثر رہائی ہو جاتی، بہت سارے فنون میں وہ بے مثال عالم بن گئے تھے۔ آپ اچھی قرأت اور حسن اخلاق والی شخصیت تھے، آپ بے شمار لوگوں کے محبوب انسان تھے۔ آپ

Marfat.com

نہ کسی سے حسد کرتے اور نہ کسی کو آپ دکھ پہنچاتے تھے۔ آپ کسی سے بھی بغض و عداوت نہیں رکھتے تھے۔ میں اپنے زمانے کے اہل علم میں سے کسی کو ان سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والا نہیں جانتا۔ آپ کی تمام تصانیف نہایت دلچسپ و پسندیدہ اور اشتیاق دلانے والی کتب ہیں، جو آپ کی جدو جہد کی وضاحت کرتی ہیں کہ آپ نے ان تصانیف میں خوب محنت و دقت سے کام لیا ہے۔''

آپ کی تصانیف:

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت تصانیف اور ان میں پختگی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے بارے میں علماء عظام اور ائمہ کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے عین حقیقت ہے اور یہ کہ آپ واقعی ایک متبحر عالم تھے۔ علماء نے آپ کی ایک سو کے قریب تصانیف شمار کی ہیں جن میں سے زیادہ معروف درج ذیل ہیں:

١. اعلام الموقعين عن رب العالمين
٢. اغاثة اللهفان في مصايد الشيطان
٣. بدائع الفوائد
٤. التفسير القيم
٥. التبيان في اقسام القرآن
٦. تهذيب سنن ابى داؤد و ايضاح مشكلاته
٧. الجواب الكافى لمن سأل عن الدواء الشافي
٨. حادى الأرواح إلى بلاد الأفراح
٩. الداء والدواء
١٠. الرسالة الحلبية فى الطريقة المحمدية
١١. روضة المحبّين ونزهة المشتاقين
١٢. زاد المعاد في هدي خير العباد

Marfat.com

۱۳ شفاء العليل فى مسائل القضاء والقدر والحكمة والتعليل

۱۴ الصواعق المرسلة على الجهمية والمعطلة

۱۵ الطب النبوى

۱۶ الطرق الحكمية فى السياسة الشرعية

۱۷ الفردوسية

۱۸ الشذرات

۱۹ مفتاح دار السعادة و منشور ولاية أهل العلم والارادة

۲۰ المنار المنيف في الصحيح والضعيف

وفات وتدفین:

امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابو بکر بن ایوب المعروف بابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ جمعرات کی رات ۱۳/ ماہِ رجب ۷۵۱ھ کو بعمر ۶۰ سال دمشق میں فوت ہوئے اور صبح نمازِ ظہر کے بعد جامع مسجد اموی میں آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کے جنازہ میں حکومت کے عہدہ داران، قاضیان واعیان سمیت ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جنازہ جامع مسجد الجراح میں بھی ہوا۔ آپ کو جامع مسجد الصابونیہ کے مدمقابل باب الصغیر والے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ وَأَسْكَنَهُ فَسِيحَ جَنَّتِهٖ) ①

آیئے اب ہم اس جلیل القدر متبحر عالم کے جمع کردہ ''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ'' کے اُردو قالب میں ڈھالے گئے اس ترجمہ ومفہوم کا مطالعہ کرتے ہیں جسے اُردو دان عالم کبیر فضیلۃ الشیخ رمولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عالمانہ انداز میں قلم بند کیا ہے۔ فَجَزَاهُمَا اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا الْجَزَاءَ

---

① مزید تفصیل کے لیے: (۱) ڈاکٹر عبدالعظیم شرف الدین کی کتاب ''ابن قیم الجوزیہ''۔ (۲) الاعلام۔ (۳) امام ذہبی کی سیر اعلام النبلاء۔ (۴) دار المعرفہ اور دار احیاء التراث العربی کے مطبوعہ ''فتاویٰ رسول اللہ ﷺ اور اعلام الموقعین کے آغاز میں خلیل بن مامون شیحا اور محمد عز الدین خطاب کی طرف سے لکھے ہوئے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات دیکھ لیں۔)

Marfat.com

اسی طرح ہمیں اس مفید ترین کتاب کے ناشر جناب محمد سمیع اللہ صاحب کے حق میں بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ عزوجل ان کے اس بابرکت کام میں مزید برکت ڈالے۔عصر حاضر میں زرِکثیر صرف کر کے کسی دینی کتاب کا اس انداز میں شائع کرنا کہ اس میں غلطیاں حتی الامکان کم سے کم ہوں اور اعلیٰ طباعت، نفیس کاغذ، مضبوط جلد بندی اور مناسب قیمت پر نہایت معقول شرح منافع کے ساتھ کتاب کو قاری کی قوت خرید کا لحاظ رکھتے ہوئے بازار میں لانا واقعتاً ایک مالی قربانی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ تمام دینی کتب کے پبلشرز کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اخوکم فی اللہ

ابو یحیٰ محمد زکریا زاہد

❀❀❀❀❀

Marfat.com

پہلا باب

عقیدہ، ایمان اور توحید

اللہ کا دیدار:

سوال: کیا مؤمن اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟

جواب: فرمایا:

((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟ فَقَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَاتُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَاتُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا)) ①

”ٹھیک دوپہر کو جب مطلع صاف اور بادل قطعاً نہ ہو، سورج کے دیکھنے میں کیا تمہیں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ اسی طرح چودھویں کا چاند سر پر ہو اور آسمان میں ایک بالشت بھر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: مطلقاً نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: بس تمہیں اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہو سکتی ہے۔“

سوال: ہم سب اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھ سکیں گے؟ جب کہ وہ تو ایک ہے اور ہم سب سے تمام رُوئے زمین بھری ہوئی ہوگی؟

جواب: فرمایا:

((أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِیْ آلَاءِ اللّٰهِ ، الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ

① أخرجه البخاری/الأذان/فضل السجود: ٨٠٦ وأخرجه مسلم /الإيمان/معرفة طريق الرؤية ١٨٢ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ١٦/٣

Marfat.com

صَغِيرَةٌ تَرَوْنَهُمَا ، وَيَرَيَانِكُمْ سَاعَةً وَاحِدَةً لَاتُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا، وَلَعَمْرِ إِلٰهِكَ لَهُوَ أَقْدَرُ عَلٰى أَنْ يَرَاكُمْ وَتَرَوْنَهُ)) ❶

''دیکھو! اس کی مخلوق میں بھی اس دیکھنے کی مثال موجود ہے۔ سورج، چاند جو اللہ کی مخلوق ہے اور وہ بھی چھوٹی سی مخلوق۔ مگر تم سب لوگ ایک ہی پل میں ان دونوں کو دیکھتے ہو اور وہ دونوں تم سب کو۔ نہ کوئی گھمسان ہوتا ہے نہ بھیڑ بھاڑ۔ پھر اللہ جو بہت ہی قدرتوں والا ہے تیرے اُس معبود کے دوام کی قسم! وہ اس پر بہت زیادہ قادر ہے کہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو۔''

سوال: آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ﷺ نے اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے؟

جواب: فرمایا:

((نُورٌ أَنّٰى أَرَاهُ)) ❷

''وہ تو سراپا نور ہے، میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟''

یہاں جواز بھی بیان فرما دیا اور اس کے ساتھ ہی دیدار سے روک کی چیز بھی واضح فرما دی، یعنی وہ نور جو اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے، اگر وہ کھل جائے تو کوئی چیز اس کے سامنے قائم نہ رہ سکے۔

سوال: آیت: ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ ﴾ (النجم : ۱۳)

''(حالانکہ) پیغمبر تو اس کو ایک بار اور دیکھ چکا ہے۔''

کی تفسیر جب نبی کریم ﷺ سے پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ،لَمْ أَرَهُ عَلٰى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)) : ۴/ ۱۴

❷ أخرجه مسلم /الإيمان /في قوله ﷺ ﴿نُورٌ أَنّٰى أَرَاهُ﴾......۱۷۸ وأخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)) : ۵/ ۱۵۷

Marfat.com

هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ)) ❶

''اس سے مراد میرا جبریئل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا ہے جس پر میں نے انہیں سوائے ان دو مرتبہ کے اور کبھی نہیں دیکھا۔''

(ایک مرتبہ ابتدائے نبوت میں کہ جس کی طرف سورۃ النجم کی ہی آیت نمبر ۵ تا ۹ میں اشارہ موجود ہے اور دوسری مرتبہ معراج کے موقعہ پر کہ جس کا ذکر آیت نمبر ۱۳ تا ۱۸ میں موجود ہے)

تقدیر پر ایمان:

سوال: مسئلہ تقدیر کیا ہے؟ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، کیا یہ اس میں شامل ہے جو پہلے ہی سے فیصلہ ہو چکا ہے اور اس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے؟ یا اس میں سے ہے جو از سرِ نو پیدا ہو کر اب وجود میں آئے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ))

''نہیں، بلکہ جو کچھ لوگ کر رہے ہیں، یہ اس میں سے ہے جو مقرر کر دیا گیا اور جس کا فیصلہ اُن پر ہو چکا ہے۔

پوچھا گیا: پھر اعمال کس چیز میں داخل ہیں؟'' فرمایا:

((اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ❷

---

❶ أخرجه مسلم /الإيمان /معنى قوله تعالى : ﴿ وَلَقَدْرَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴾ : ١٧٧

❷ أخرجه البخارى /التفسير /قوله تعالى ﴿فسنيسره لليسرى﴾ الحديث : ٤٩٤٩ وأخرجه مسلم / القدر / كيفية الخلق الآدمى فى بطن أمه...... : ٢٦٥٠ وأخرجه الترمذى / القدر / ماجاء فى الشقاء والسعادة : ٢١٣٦ وأخرجه ابن ماجه / المقدمة / فى القدر : ٧٨ وأخرجه أحمد فى كتابه : ((المسند)) : ٦/١

Marfat.com

''عمل کیے چلے جاؤ، ہر ایک پر وہی اعمال آسان ہوں گے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس پر نیکی والوں کے اعمال ہی آسان ہوں گے اور اگر وہ بدبختوں میں سے ہے تو اہل شقاوت کے ہی اعمال اس پر آسان ہوں گے۔ پھر آپ نے اپنے فرمان کی دلیل کے لیے سورۃ اللیل کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى o وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى o فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى o وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى o وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى o فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى o ﴾

(سورۃ اللیل کی آیت نمبر ۵ تا ۱۰)

''تو جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور وہ (حرام کاموں سے) بچا رہا۔ اور اچھی بات پر یقین کر کے اُسے سچ مانا، تو ہم اُس کے لیے آسان کر دیں گے (نیکی کے کام) آسانی والے گھر (جنت) کے لیے اور جس نے (اللہ کی راہ پر دینے میں) بخیلی سے کام لیا اور (دنیا کے خیال میں آخرت سے) لاپروائی کی اور اچھی بات (دین حق) کو جھٹلایا تو ہم اُس کے لیے سختی (جہنم) کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔''

سوال: لوگ جو اپنے دِلوں میں چھپاتے ہیں کیا اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا:

((نَعَمْ)) [1] ''ہاں؛ جانتا ہے۔''

سوال: آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ دوائیں اور دَم کیا تقدیر کی کسی بات کو لوٹا دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

جواب: فرمایا:

((هِيَ مِنَ الْقَدَرِ)) [2]

---

[1] صحیح مسلم / کتاب الإیمان، ح: ۳۴۰.

[2] أخرجه البخاري / القدر / إلقاء العبد النذر إلى القدر: ٦٦٠٩

Marfat.com

''وہ خود تقدیر میں داخل ہیں۔''

خلق الٰہی:

سوال: آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کہاں تھا؟ (آپ ﷺ نے اسے برا نہ مانا اور) جواب دیا:

جواب: ((كَانَ فِي عَمَاءٍ مَاتَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ ، ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ)) ❶

''بادل میں تھا، اوپر بھی خلا اور نیچے بھی ہوا۔ پھر اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔''

سوال: اس عالم کی پیدائش کی ابتدا کے بارے میں جب نبی کریم ﷺ سے سوال ہوا؟

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ)) ❷

''اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس نے ذکر (لوح محفوظ) میں ہر چیز لکھ لی۔''

لڑکا لڑکی:

سوال: کیا وجہ ہے کبھی بچے باپ پر جاتے ہیں اور کبھی ماں پر؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَآءُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا))

''جب مرد عورت سے جماع کرتا ہے (تو اس وقت) اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو تشبیہ باپ کی ہوتی ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو اولاد کی مشابہت ماں سے ہوتی ہے۔''

---

❶ أخرجه الترمذی / التفسير / ومن سورة هود: ۳۱۰۹

❷ أخرجه البخاری / بدء الخلق / حديث عمران بن حصين: ۳۱۹۱

Marfat.com

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

((مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ ، أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ. وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ)) ❶

مرد کا پانی (مادہ منویہ) سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی (مادہ منویہ) زرد رنگ کا۔ پس جب دونوں پانی اکٹھے ہو جائیں اور مرد کا پانی (مادہ منویہ) جب عورت کے پانی پر چڑھ جائے اور غالب آجائے تو ان دونوں سے اللہ کے حکم سے لڑکا ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی (مادہ منویہ) مرد کے پانی پر غالب آجائے تو ان دونوں سے بحکم الٰہی لڑکی ہوتی ہے۔

اس حدیث کی بابت ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ توقف فرماتے تھے کہ یہ لفظ محفوظ ہوں۔ ❷ فرماتے تھے کہ محفوظ پہلے ہی الفاظ ہیں۔ لڑکا لڑکی ہونے کا کوئی طبعی سبب نہیں۔ یہ تو صرف اللہ کا حکم ہوتا ہے فرشتے کے لیے کہ وہ اس کو پیدا کرے جس طرح وہ اللہ چاہتا ہے۔ اسی لیے یہ روزی، اجل اور سعادت وشقاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر یہ لفظ محفوظ ہوں تو بھی دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ پانی کی سبقت مشابہت کا سبب ہے اور پانی کا غلبہ لڑکا لڑکی ہونے کا باعث ہے۔ [واللہ اعلم]

حساب کتاب:

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ آیت: ﴿ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴾ (الانشقاق: ۸) کا مطلب کیا ہے؟ یعنی نیک لوگوں سے حساب بآسانی لیا جائے گا۔

جواب: فرمایا: ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)) ❸

---

❶ أخرجه البخاری / احادیث الأنبياء / خلق آدم وذريته: ۳۳۲۹ وأخرجه مسلم / الحيض / بيان صفة مني الرجل والمرأة......۳۱۵

❷ ''شیخ'' سے مراد شیخ الاسلام امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہیں۔

❸ أخرجه البخاری / الرقاق / من نوقش الحساب عذب: ۶۵۳۶ وأخرجه مسلم / الجنة وصفقعيمها وأهلها / ثبات الحساب: ۲۸۷۶ وأخرجه الترمذی / صفة القيامة / ماجاء فی العرض: ۲۴۲۶

Marfat.com

''یہ تو صرف روبرو ہو جانا ہے۔''

سوال: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا؛ مشرکین کی کسی بستی پر چھاپہ یا شب خون مارا جائے اور ان کے ساتھ ہی ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُمْ مِنْهُمْ)) [1]

''وہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔''

یہ حدیث صحیح ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب کہ ''وہ بھی ان ہی میں سے ہیں'' یہ ہے کہ دنیوی احکام اور ضمانت کے نہ ہونے میں، یہ نہیں کہ عذابِ آخرت میں۔ اس لیے کہ جب تک کسی پر حجت ربّانی پوری نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اُسے عذاب نہیں کرتا۔

سوال: مشرکوں کے جو چھوٹے بچے مر جاتے ہیں ان کی نسبت سوال کرنے پر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

جواب:

((اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ)) [2]

''وہ کیا کچھ عمل کرنے والے تھے، اس کا اللہ کو بخوبی علم تھا۔''

اس جواب سے یہ نہ سمجھا جائے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں توقف فرمایا، نہ یہ سمجھا جائے کہ یہ بڑے ہو کر جو عمل کرنے والے تھے وہ چونکہ اللہ کو ابھی سے معلوم تھا اس لیے ان اعمال کے مطابق جو اس کے علم میں تھا، انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔ نہیں! بلکہ اللہ کا علم ان کے روزِ قیامت کے امتحان میں ظاہر ہو جائے گا اور اس پر سزا و جزا مرتب ہوگی جیسے او، بہت سی احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ ان سے قیامت کے دن امتحان لیا جائے گا، اطاعت گزار جنت میں داخل کیے جائیں گے اور نافرمان جہنم میر جائیں گے۔

---

[1] أخرجه البخاری/الجهاد والسير/اهل الدار يبيتون فيصيب الولدان والذراری: ٣٠١٢.

[2] أخرجه البخاری/القدر/الله أعلم بما كانوا عاملين: ٦٥٩٧ وأخرجه مسلم/القدر/معنى كل مولود يولد على الفطرة: ٢٦٥٩

Marfat.com

سوال: جب سورۃ الزمر کی آیات: ﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ ﴾ (الزمر: ۳۰، ۳۱) ''بے شک (اے ہمارے پیارے نبی!) تم بھی موت سے ہمکنار ہونے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر قیامت کے دن تم سب اپنے مالک کے سامنے جھگڑا کرو گے۔'' تک نازل ہوئیں تو سوال کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا دنیا کی ہماری آپس والی یہ باتیں وہاں پر دہرائی جائیں گی حالانکہ گناہ الگ ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ،حَتّٰى تُؤَدُّوْا إِلٰى كُلِّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ)) ❶

''ہاں یقیناً یہ تو ہونا ہی ہے، جب تک تم ہر حق دار کو اس کا حق نہ پہنچا دو۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو قسم اللہ کی یہ امر بڑا ہی سخت ہے۔''

اجر وانعام:

سوال: آپ ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ جنتی سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟

جواب: فرمایا:

((زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ))

''مچھلی کی کلیجی کی زیادتی۔ (توشہ)''

پھر پوچھا گیا: اس کے بعد ان کے صبح کا کھانا کیا ہوگا؟ فرمایا:

((يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِىْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا))

''جنتی بیل جو جنت کے اطراف میں چرتا چگتا رہا ہوگا، وہ ان کے لیے ذبح کیا جائے گا۔''

پھر سوال ہوا: اس پر وہ کیا پئیں گے؟ فرمایا:

((مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا)) ❷

---

❶ مسند احمد و جامع الترمذی حدیث ۳۲۳۶ و تفسیر ابن کثیرؒ عند تفسیر هٰذه الآیة.

❷ أخرجه البخاری / الرقاق / یقبض اللّٰه الأرض یوم القیامة : ۶۵۲۰ وأخرجه مسلم / الحیض / صفة منی الرجل والمرأة...... : ۳۱۵

Marfat.com

''سلسبیل نامی چشمے کا پانی۔''

یوم حشر و قیامت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ جب ہوائیں، درندے اور گلنا سڑنا ہمارے بدن کا ریزہ ریزہ الگ کر دیں گے تو پھر ہمارا رب ہمیں کیسے جمع کرے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ آلَاءِ اللّٰهِ ، الْأَرْضُ أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَهِيَ مَدَرَةٌ بَالِيَةٌ ، فَقُلْتَ : لَاتَحْيٰ أَبَدًا ، ثُمَّ أَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهَا السَّمَآءَ فَلَمْ تَلْبَثْ عَلَيْكَ إِلَّا أَيَّامًا حَتّٰى أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرِبَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَعمر إِلٰهِكَ لَهُوَ أَقْدَرُ عَلٰى أَنْ يَجْمَعَهُمْ مِنَ الْمَآءِ عَلٰى أَنْ يَجْمَعَ نَبَاتَ الْأَرْضِ)) [1]

''اس کی نشانی اور نظیر تو تم خود ملاحظہ کرتے ہو۔ زمین خشک، بنجر پڑی ہے جسے دیکھ کر تمہارے دل میں خیال گزرتا ہے کہ یہ کیسے آباد ہو سکتی ہے؟ لیکن جب مینہ برس جاتا ہے تو وہی لہلہانے لگتی ہے، سرسبز ہو جاتی ہے۔ پس جو اللہ زمین کے اُگانے اور اسے زندگی بخشنے پر قادر ہے تمہارے اُس معبود کے دوام کی قسم! وہ اس سے بھی زیادہ قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔''

سوال: جس دن زمین و آسمان بدل جائیں گے، اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟

جواب: فرماتے ہیں:

((عَلَى الصِّرَاطِ ، وَفِيْ لَفْظٍ آخَرَ: هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ)) [2]

''پل صراط پر، اور ایک روایت میں ہے: پل صراط کے پاس اندھیرے میں۔''

پھر سوال ہوتا ہے کہ سب سے پہلے پل صراط سے پار کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا:

((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ)) ''مہاجر فقراء۔''

---

[1] أخرجه أحمدفی کتابه: ((المسند)) : ٤/ ١٣

[2] أخرجه مسلم / الحيض / بيان صفة منی الرجل والمرأة...... : ٣١٥.

Marfat.com

ان دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ تبدیلی کے آغاز میں لوگ پل صراط کے اگلے حصے پر ظلمت میں ہوں گے، اور جب وہ سب پل سراط پر ہوں گے تب تبدیلی تمام ہو جائے گی۔

سوال: آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کافر کا حشر اس کے منہ کے بل کیسے ہوگا؟

جواب: فرمایا:

((أَلَيسَ الَّذِیْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِی الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''کیا جو اللہ پیروں کے بل دنیا میں چلاتا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ سر کے بل آخرت میں چلائے؟''

سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ ایسا کرسکتا ہے)

سوال: آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا؛ آپ ﷺ کیا اپنے اہل کو بروزِ قیامت یاد بھی فرمائیں گے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا، عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ: أَيَخِفُّ مِيزَانُهٗ أَوْ يَثْقُلَ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُقَالَ (هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ) حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ أَفِیْ يَمِينِهٖ أَمْ فِیْ شِمَالِهٖ أَمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِهٖ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ)) ❷

''لیکن تین جگہوں میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (۱) اس وقت کہ جب ترازو رکھی جائے گی اور جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ نیکیاں بڑھیں یا برائیاں بڑھیں؟ (۲) جب کہ اعمال نامے دیئے جائیں تب کہا جائے گا آؤ پڑھو اپنا اپنا اعمال نامہ، جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ دائیں ہاتھ میں آیا یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے؟ (۳) جس وقت جہنم پر پل صراط رکھا جائے (اور اس سے پار

---

❶ أخرجه البخاري/ الرقاق/ الحشر: ٦٥٢٣

❷ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ٦/ ١١٠ وأخرجه ابو داؤد: ٤٧٥٥ ضعيف/ البانی

Marfat.com

گزرنے کا حکم ہو جائے گا۔ اس کے دونوں جانب آنکس ہوں گے اور لوہے کے آنکڑے جس سے لوگ پکڑ لیے جاتے ہوں گے اور ان کے جسم چھل جاتے ہوں گے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ نجات پاتا ہے یا نہیں؟)

اللہ سے ملاقات:

سوال: یارسول اللہ ﷺ جب ہم اپنے پروردگار سے ملاقات کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا طریقہ اختیار کرے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُعْرَضُونَ عَلَيْهِ بَادِيَةً لَهُ صَفَحَاتُكُمْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ، فَيَأْخُذُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ بِيَدِهٖ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَيَنْضَحُ قَبِيْلَكُمْ بِهَا، فَلَعمر إِلٰهِكَ مَا تُخْطِئُ وَجْهَ أَحَدِكُمْ مِنْهَا قَطْرَةٌ، فَأَمَّا الْمُسْلِمُ فَتَدَعُ وَجْهَهُ مِثْلَ الرَّيْطَةِ الْبَيْضَاءِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَتَخْطِمُهُ مِثْلَ الْحَمِيْمِ الْأَسْوَدِ)) ❶

”تم سب کھلم کھلا بغیر چھپے اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے، وہ اپنے ہاتھ سے پانی کا ایک چلو تم پر ڈالے گا جس کے قطرے تمام مخلوق کے منہ پر آپڑیں گے۔ مسلمانوں کے منہ تو نورانی سفید ہو جائیں گے اور کافروں کے چہرے کوئلے جیسے سیاہ پڑ جائیں گے۔“

سوال: آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس دن سورج چاند تو روک لیے جائیں گے پھر ہم کیسے دیکھ سکیں گے؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب فرمایا:

((بِمِثْلِ بَصَرِكَ سَاعَتِكَ هٰذِهٖ))

”جیسے تم اس وقت دیکھ رہے ہو۔“

یہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کا وقت تھا، زمین پر روشنی پھیل چکی تھی لیکن سورج

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ٤/ ١٣

Marfat.com

پہاڑوں کی اوٹ میں تھا۔

پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا: نیکیوں اور بدیوں کی جزا ہمیں کیسے دی جائے گی؟ فرمایا:

((اَلْحَسَنَةُ بِعَشَرَةِ أَمْثَالِهَا، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ))

''نیکیاں دس گنی کر کے اور برائیاں برابر برابر۔ اِلّا یہ کہ وہ بھی معاف فرمادی جائیں گی۔''

پھر دریافت کیا گیا: جنت میں ہم کس چیز کو دیکھیں گے؟ (کہ جن سے ہم فائدہ اُٹھائیں گے۔)

جواب: فرمایا:

((عَلٰى أَنْهَارٍ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى، وَأَنْهَارٍ مِنْ كَأْسٍ مَابِهَا مِنْ صُدَاعٍ وَلَا نَدَامَةٍ، وَأَنْهَارٍ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ، وَمَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَفَاكِهَةٍ لَعَمْرِ إِلٰهِكَ مِمَّا تَعْلَمُوْنَ، وَخَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ مَعَهُ، وَأَزْوَاجٍ مُطَهَّرَةٍ))

''صاف شہد کی نہروں کو، پاک شراب کی نہروں کو، جن پر جام تیر رہے ہوں گے جس سے نہ سر چکرائے نہ ندامت ہو، دودھ کے جاری چشموں کو، جن کا مزہ نہ بگڑے، پانی کے دریاؤں کو جو کبھی متغیر نہ ہوں اور ان میووں کو جنہیں تم جانتے ہو اور ان کے ساتھ ان ہی جیسے اور، جو ان سے بہت ہی بہتر ہیں اور پاک صاف بیویوں کو۔''

پھر سوال ہوا: کیا وہاں ہمارے لیے بیویاں بھی ہوں گی؟ فرمایا: ہاں۔

((الصَّالِحَاتِ لِلصَّالِحِيْنَ، تَلَذُّوْنَهُنَّ مِثْلَ لَذَّاتِكُمْ فِي الدُّنْيَا، وَيَلَذُّوْنَ بِكُمْ، غَيْرَ أَنْ لَا تَوَالُدَ)) [1]

''نہایت نیک بخت جو نیک بختوں کے لیے ہوں گی، جن سے تم اور وہ تم سے لذت و سرور حاصل کریں گی جیسے کہ دنیا میں لذت حاصل کرتے تھے۔ ہاں! وہاں بال بچوں کی جھنجھٹ نہیں ہوگی۔''

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ٤/١٣.

Marfat.com

ایمان اور گناہ کی تعریف:

سوال: ایمان کیا چیز ہے؟

جواب:

((إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ ، وَسَاءَ تْكَ سَيِّئَاتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ))

''جب تجھے نیکی سے خوشی اور مسرت حاصل ہو، گناہ سے رنج اور تکلیف ہو تو تُو مؤمن ہے۔''

سوال: گناہ کیا ہے؟

جواب:

((إِذَا حَاكَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ)) [1]

''کوئی کام جو تیرے دِل میں دھکڑ پکڑ کرے، اسے چھوڑ دے۔''

سوال: نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے؟

جواب:

((اَلْبِرُّ مَاسَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ ، وَالإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ)) [2]

''نیکی وہ ہے جس سے نفس سکون حاصل کرے اور دِل مطمئن ہو، گناہ وہ ہے جس سے نفس سکون حاصل نہ کرے اور دِل مطمئن نہ ہو۔''

آخرت کا معاملہ:

سوال: سوال ہوا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن عمل میں ان کی برابری نہیں کر سکتا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] اخرجه احمد: ٢/٢٥٢

[2] أخرجه الدارمی/البيوع: ٢/٢٤٦ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٤/١٩٤

Marfat.com

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) ❶

''انسان ان کے ساتھ ہے جن سے محبت رکھے۔''

سوال: سوال ہوا: کوثر کیا چیز ہے؟

جواب: جواب میں فرمایا:

((نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ رَبِّي ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَفِيهِ طُيُورٌ كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) ❷

''وہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے دی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، وہاں وہ پرندے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہیں۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو وہ پرندے بہترین چیز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

((أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا يَا عُمَرُ!))

''اے عمر! ان کے کھانے والے سب سے زیادہ انعام والے ہیں۔''

سوال: سب سے زیادہ جنت میں لے جانے والی چیز کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلتَّقْوٰى وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

''اللہ کا ڈر اور اخلاق کی اچھائی۔''

دوسری بار پوچھا گیا: انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا:

((اَلْأَجْوَفَانِ : اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ)) ❸

''دو کھوکھلی چیزیں۔ منہ اور شرمگاہ۔''

---

❶ أخرجه البخاری /الأدب /علاقة الحب فی الله : ٦١٧٠ وأخرجه مسلم /البر والصلة/المرء مع من أحب: ٢٦٤٠ وأخرجه الترمذی /الزهد/ماجاء أن المرء مع من أحب: ٢٣٨٥

❷ أخرجه أحمدفی کتابه: ((المسند)): ٣/ ٢٢٠

❸ أخرجه ابن ماجة /الزهد /ذکر الذنوب: ٤٢٤٦ وأخرجه أحمدفی کتابه : ((المسند)) : ٢٩١/٢ وهو حسنٌ/ اَلْاَلْبَانِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

Marfat.com

سوال: جس عورت کے دو تین خاوند دنیا میں ہو گئے ہوں، وہ جنت میں کسے ملے گی؟

جواب: فرمایا:

((تُخَيَّرُ ، فَتَكُونُ مَعَ أَحْسَنِهِمْ خُلُقًا)) ❶

''اُسے اختیار دیا جائے گا کہ جسے چاہے پسند کرلے؟ وہ ان میں سے اسے پسند کرے گی جو دنیا میں اس سے خوش اخلاقی سے پیش آتا رہا ہو۔''

سوال: پوچھا جاتا ہے: قیامت کی شرطوں میں سے پہلی شرط کیا ہے؟

جواب: فرماتے ہیں:

((نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ)) ❷

''آگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی۔''

سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے جو تین سوالات کیے تھے اُن میں سے ایک یہی تھا۔ دوسرا جنتیوں کے کھانے کا۔ تیسرا اولاد کی مشابہت کے سبب کا، لیکن اس میں غلط سلط، واہی اور جھوٹ ملا ملا کر لوگوں نے ایک مستقل کتاب لکھ ماری، جس کا نام مسائل عبداللہ بن سلام رکھ دیا، حالانکہ آپ ﷺ کے یہ تینوں سوال صحیح بخاری میں مع نبی کریم ﷺ کے جوابات موجود ہیں۔''

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ))

''کاش کہ یہ غیر وطن میں فوت ہوتا تو آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کس لیے؟''

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَامَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)) ❸

---

❶ أخرجه الطبراني في (المعجم الكبير): ٤١١

❷ أخرجه البخاري / أحاديث الأنبياء / خلق آدم وذريته: ٣٣٢٩

❸ أخرجه النسائي / الجنائز / الموت بغير مولده: ١٨٣٢ـ وأخرجه ابن ماجة الجنائز / فيمن مات غريبًا: ١٦١٤ـ وأخرجه ابن حبان في كتاب: الجنائز: ٢٩٣٤ حسنٌ / الألبانيّ

Marfat.com

''اس لیے کہ وہ جب پردیس میں مرتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے پیروں کے نشانات ختم ہونے تک جگہ ناپ کر اسے جنت میں جگہ ملتی ہے۔ یہ سب حدیثیں امام ابن حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی اپنی صحیح میں لائے ہیں۔''

سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے اپنی شفاعت کی درخوست کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((أَنَا فَاعِلٌ.)) ''میں کروں گا۔''

یارسول اللہ ﷺ! پھر میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا:

((أُطْلُبْنِیْ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَى الصِّرَاطِ))

''اول تو پل صراط پر۔''

اچھا اگر وہاں آپ ﷺ نہ ملیں؟ تو فرمایا:

((فَأَنَا عَلَى الْمِيْزَانِ))

''پھر میں ترازو کے پاس ہوں گا۔''

اور اگر وہاں بھی آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہو تو؟ فرمایا:

((فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ ، فَإِنِّیْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [1]

''پھر حوضِ کوثر کے پاس مجھے تلاش کرنا۔ بس ان تین جگہوں میں سے کسی نہ کسی جگہ پر میں ضرور مل جاؤں گا۔''

اسلام وایمان اور اعمال:

سوال: آپ ﷺ سے سوال کیا جاتا ہے کہ اسلام کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ

[1] أخرجه الترمذی /صفة القيامة/ماجاء فی شأن الصراط: ۲۴۳۳ـ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۱۷۸/۳ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ ، وَحَجُّ الْبَيْتِ)) ❶

''اللہ کے سوا کسی کے معبودِ برحق نہ ہونے کی گواہی دینا، اور سیّدنا محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز کا قائم کرنا، زکوۃ کا ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔''

سوال: آپ ﷺ سے ایمان کی بابت سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں:

جواب:((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ ، وَبِلِقَائِهِ ، وَرُسُلِهِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ)) ❷

''اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کی ملاقات پر، اس کے رسولوں پر، مرنے کے بعد جینے پر یقین رکھنا اور ایمان لانا۔''

سوال: احسان کی نسبت سوال ہوا، تو فرمایا:

جواب:((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) ❸

''تیرا اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اُسے دیکھ نہیں رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔''

سوال: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ ہم جو عمل کرتے ہیں وہ کسی بالکل نئی چیز میں ہے یا اس میں جس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے؟ (یعنی کیا تقدیر میں پہلے سے فیصلہ کر لیا گیا ہے؟):

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه البخاری /الإيمان/ دعاؤكم إيمانكم: ٨ وأخرجه مسلم /الإيمان/ بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام: ١٦ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ١/ ٢٧

❷ أخرجه البخاری /الإيمان/ سؤال جبريل النبی ﷺ عن الإيمان: ٥٠ أخرجه مسلم /الإيمان ماهو وبيان خصاله؟: ٩

❸ أخرجه البخاری /الإيمان /سئوال جبريل النبی ﷺ عن الإيمان والاسلام والاحسان وعلم الساعة: ٥٠ أخرجه مسلم /الإيمان/ الإيمان ما هُوَ وبيان خصاله: ٩

Marfat.com

((فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ. يا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ.))

''بلکہ اس میں جس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے، اے ابن خطاب! اور ہر شخص کے لیے اس کی راہ آسان کر دی گئی ہے۔ سو جو آدمی اہل سعادت میں سے ہوتا ہے وہ سعادت (آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا) کے لیے عمل کرتا ہے اور جو اہل شقاوت میں سے ہو وہ شقاوت و بدبختی کے لیے (برے) عمل کرتا ہے۔''

پھر یا رسول اللہ ﷺ عمل کس حیثیت میں ہے؟ فرمایا:

((يَا عُمَرُ لَايُدْرَكُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْعَمَلِ)) ❶

''اے عمر! وہ حاصل نہیں ہو سکتی مگر عمل سے ہی۔ اب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ پھر تو ہم پوری کوشش کرتے رہیں گے یا رسول اللہ ﷺ!''

جناب عمر رضی اللہ عنہ جیسا سوال ایک بار آپ ﷺ سے سیّدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے بھی کیا آپ ﷺ نے یہی جواب دیا۔ انہوں نے پوچھا پھر ایسی صورت میں عمل کی کیا ضرورت رہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ ، إِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ)) ❷

''عمل کیے چلے جاؤ کہ جسے لکھ کر قلمیں سوکھ گئی ہیں اور تقدیر جاری ہو چکی، پس عمل کرتے چلے جاؤ کہ ہر راہ آسان کر دی گئی ہے۔''

سیّدنا سراقہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تو اُس وقت سے برابر عمل میں آگے ہی بڑھ رہا ہوں۔

نیکی اور برائی کا معیار:

سوال: سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

---

❶ أخرجه الترمذی / القدر / ماجاء فی الشقاء والسعادة: ۲۱۳۵ وأخرجه أحمدفی کتابه ((المسند)) : ۲۹/۱ صحیحٌ/ الالبانیؒ

❷ أخرجه مسلم / القدر / کیفیة خلق الآدمی فی بطن أمه: ۲۶۴۸/ ۶۷۳۵

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ.))

''اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا باوجودے کہ پیدا کرنے والا وہی ہے۔''

پوچھا گیا: پھر کون سا گناہ ہے؟ فرمایا:

((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ .))

''یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کردے اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔

پوچھا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا:

((أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ.)) ❶

اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ''اپنی پڑوسن سے بدکاری کرے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! تمام اعمال سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے نزدیک کون سا ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا ، لِأَوَّلِ وَقْتِهَا))

''نماز کو بروقت ادا کرنا اور ایک روایت میں ہے: اوّل وقت ادا کرنا۔''

پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا:

((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.))

''ماں باپ سے سلوک واحسان۔''

پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا:

((أَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) ❷

''اللہ کی راہ کا جہاد۔''

---

❶ أخرجه البخاری /التفسير/قوله تعالى: ﴿فلا تجعلوا لله اندادا وأنتم تعلمون﴾: ٤٤٧٧ وأخرجه مسلم /الإيمان/بيان كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده : ٨٦ واللفظللبخارى

❷ أخرجه البخاری /مواقيت الصلوة/فضل الصلاة لوقتها: ٥٢٧ وأخرجه مسلم /الإيمان /بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال: ٨٥

Marfat.com

سوال: صحیح ابن حبان میں ہے کہ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِسْلَامُ)) ''اسلام کے ساتھ۔''

اس نے کہا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُسْلِمَ قَلْبَكَ لِلّٰهِ ، وَأَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ ، وَأَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ ، لَايَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَبْدٍ تَوْبَةً أَشْرَكَ بَعْدَ إِسْلَامِهٖ)) [1]

''تو اپنا دل اللہ کا مطیع کر دے' اپنا چہرہ اللہ کی طرف کر دے' فرض نمازیں پڑھتا رہ' فرض زکوٰۃ دیتا رہ' دونوں بھائی ہیں مددگار' اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اپنے ایمان کے بعد شرک کرے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ بزرگ شخص کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ.))

''سب سے زیادہ خوفِ الٰہی کرنے والا۔''

کہا: یہ ہمارا مطلب نہیں۔ فرمایا:

((أَفَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَنِيْ؟ خِيَارُهُمْ خَيْرُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا.)) [2]

''پھر کیا تم عرب کے قبیلوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ سنو! جاہلیت کے زمانے میں جو بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، جب دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔''

---

[1] أخرجه ابن حبان فی ((صحیحه)): ۱۶۰

[2] أخرجه البخاری/ أحادیث الأنبیاء/ ﴿أم کنتم شهداء إذ حضر یعقوب الموت﴾: ۳۳۷٤

Marfat.com

سوال: آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ اہل کتاب ننگے پاؤں چل پھر لیتے ہیں اور جوتوں سمیت نماز نہیں پڑھتے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَتَخَفَّفُوا وَانْتَعِلُوا ، وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ))

''تم ننگے پاؤں بھی رہو اور جوتیاں بھی پہنو اور اہل کتاب کا خلاف کرو۔''

انہوں نے کہا اہل کتاب اپنی داڑھیاں منڈواتے ہیں اور اپنی مونچھوں کو بڑھاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُصُّوا سِبَالَكُمْ وَوَفِّرُوا عَثَانِينَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ)) [1]

''تم اپنی مونچھیں کٹوا دیا کرو اور اپنی داڑھیاں بڑھایا کرو۔ اہل کتاب کا خلاف کرو۔''

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٥/ ٢٦٥

Marfat.com

دوسرا باب

تفسیر قرآن

سوال: آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قرآن میں ہے: ''وہ دیتے ہیں جو دیتے ہیں لیکن دل ان کے ڈرتے رہتے ہیں۔'' (المؤمنون: ٦٠) اس سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: فرمایا:

((هُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ ، وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ)) [1]

''یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقے خیرات کرتے ہیں تاہم دل میں خوف زندہ رکھتے ہیں کہ کہیں ہماری یہ نیکیاں غارت نہ ہو جائیں، قبولیت سے رُک نہ جائیں۔''

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿ أُولَئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ ﴾

(المؤمنون: ٦١)

''یہی لوگ ہیں جو جلدی جلدی نیکیاں، بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی وہ اہل ایمان ہیں جو ان نیکیوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ قرآن میں ہے: ﴿ يَآ أُخْتَ هَارُوْنَ ﴾ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم، جناب ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن تھیں؟ حالانکہ ان دونوں کے زمانے میں بہت فاصلہ ہے؟

جواب: فرمایا:

---

[1] أخرجه الترمذي /التفسير/ومن سورة المؤمنون: ٣١٧٥ وأخرجه ابن ماجة/ الزهد/ التوقي على العمل: ٤١٩٨

Marfat.com

((كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ ، وَبِالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ.)) ❶

''ہارون سے مراد موسیٰ علیہما السلام کے بھائی نہیں بلکہ بنی اسرائیل اپنے نبیوں کے نام پر اپنے نام برابر رکھا کرتے تھے اور نیک لوگوں کے ناموں پر بھی۔''

سوال: نبی کریم ﷺ سے آیت ﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴾ (الاعراف: ١٧٢) ''اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے، یعنی ان کی پشتوں سے اُن کی اولاد نکالی تو اُن سے خود اُن کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی اُن سے پوچھا:) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو وہ کہنے لگے: کیوں نہیں؟ ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے، اُن سے یہ اقرار اس لیے کرایا تھا) تاکہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر ہی نہ تھی......'' کی تفسیر دریافت کی جاتی ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

جواب:

((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ ، حَتّٰى إِسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً ، فَقَالَ : خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ)) ❷

---

❶ أخرجه القرطبي في كتابه: الجامع لأحكام القرآن: ١١/ ١٠٠

❷ أخرجه مالك / القدر/ النهي عن القول بالقدر: ١٧٢٦ ١ وأخرجه الترمذي / التفسير / ومن سورة الأعراف: ٣٠٧٥ وابو داؤد، ح: ٤٧٠٣ـ وهو صحيح/ البانيؒ

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر پھیرا، اس سے ان کی اولاد نکل آئی۔ فرمایا ''میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جنت والے اعمال کریں گے'' ...... پھر ہاتھ پھیر کر اور اولاد نکالی اور فرمایا: یہ سب جہنمی ہیں اور جہنم کے عمل کریں گے۔ ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ پھر عمل کا کیا شمار رہا؟ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو جس کسی کو جنت کے لیے بنایا گیا ہے اُسے جنت والے اعمال کی توفیق دی جاتی ہے۔ وہ مرتے دم تک یہی عمل کرتا رہتا ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دیتا ہے اور جو بندہ جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ مرتے دم تک جہنم والے اعمال میں لگا رہتا ہے، انہی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔''

سوال: نبی کریم ﷺ سے آیت: ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝﴾ (المائدہ: ۱۰۵) ''اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس وقت وہ تمہیں، تمہارے سب کاموں سے جو تم نے دنیا میں کیے ہوں گے آگاہ کرے گا (اور اُن کا بدلہ دے گا۔)'' کی بابت سوال ہوتا ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

جواب:

((بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا ، وَهَوًى مُتَّبَعًا ، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً ، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامًا ، اَلصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ.)) [1]

[1] أخرجه ابو داؤد /الملاحم /الأمر والنهى: ٤٣٤١ وأخرجه الترمذى /التفسير/ومن سورة المائدة: ٣٠٥٨ وأخرجه ابن ماجة/الفتن/قوله تعالى: ﴿يا أيها الذين آمنو عليكم أنفسكم﴾: ٤٠١٤

Marfat.com

''بلکہ تم اچھائیوں کا حکم کیے چلے جاؤ اور برائیوں سے روکتے رہا کرو۔ یہاں تک کہ جب تم دیکھو، بخیلی کی پیروی کی جائے، خواہشوں کے پیچھے لگا جائے، دنیا کو ترجیح دے لی جائے، ہر ذی رائے اپنی رائے کو پسند کرنے لگے، ایسے وقت تم صرف اپنی اصلاح میں لگ جاؤ اور عوام الناس کو بالکل ہی چھوڑ دو۔ بلا شبہ تمہارے بعد ایسا دور آنے والا ہے (ظلم واستبداد کا) کہ اس زمانے میں صبر کرنا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے کی مانند ہوگا۔ ان دنوں میں سنت پر عمل کرنے والے کو (اے میرے صحابہ!) تمہارے جیسے صالح لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کے اجر برابر ثواب ملے گا۔''

سورۂ سبا کی آیت ۱۵ کی تفسیر:

سوال: یارسول اللہ ﷺ سبا کسی زمین کا نام ہے یا کسی عورت کا؟

جواب: فرمایا:

((لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ ، وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وُلِدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ ، فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ ، وَتَشَاءَ مَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَ مُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا ، فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرُوْنَ وَحِمْيَرُ وَمَذْحِجُ وَأَنْمَارُ وَكِنْدَةُ.))

''سبا نہ زمین کا نام ہے، نہ عورت کا، بلکہ یہ ایک شخص تھا جس کے دس عرب بچے ہوئے، ان میں سے چھ تو یمن میں رہے اور چار شام میں، لخم، جذام، غسان اور عاملہ یہ قبیلے شامی ہیں۔ ازد، اشعری، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار، یمنی قبیلے ہیں۔''

اس پر کسی نے پوچھا انمار کون ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ)) [1]

---

[1] أخرجه ابو داود / الحروف والقراءات / أول كتابة الحروف والقراءات: ۳۹۸۸ وأخرجه الترمذی / التفسير / ومن سورة سبا: ۳۲۲۲ حسنٌ صحيحٌ / الالبانیؒ

Marfat.com

''انمار وہ ہیں کہ جن میں سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔''

نیک خواب:

سوال: آیت: ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ (یونس: ۶۴) ''ان (ایمان والے متقی لوگوں) کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی......'' کی تفسیر پوچھنے والے کو آپ ﷺ نے فرمایا:

جواب:

((هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْتُرٰى لَهُ)) ❶

''اس آیت میں جس بشارت کا ذکر ہے، اس سے مراد سچے اور نیک خواب ہیں، جو مسلمان آپ دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو دکھائے جائیں۔''

بعض قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت پر فتاویٰ:

سوال: یارسول اللہ ﷺ قرآن میں (فضیلت کے اعتبار سے) سب سے بڑی آیت کونسی ہے؟

جواب: فرمایا: ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ (البقرة: ۲۵۵) (یعنی آیت الکرسی) ❷

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک قبر پر بے خبری میں خیمہ گاڑ دیا۔ مجھے کیا خبر تھی کہ یہاں کسی آدمی کی قبر ہے، کوئی آدمی سورۂ مُلک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اُسے ختم کیا (فرمایئے! اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❸

---

❶ أخرجه الترمذی / الرؤیا / وفی التفسیر: ۲۲۷۳ وأخرجه ابن ماجة / التعبیر والرؤیا / تعبیر الرؤیا ۳۸۹۹

❷ أخرجه مسلم / صلاة المسافرین / فضل سورة الكهف وآیة الكرسی: ۸۱۰۔ وأخرجه أبوداود / الصلاة / ماجاء فی آیة الكرسی: ۱۴۶۰

❸ أخرجه الترمذی / فضائل القرآن / ماجاء فی فضل سور الملك: ۲۸۹۰ ضعیفٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

"یہ عذابوں کو روکنے والی سورت ہے، یہ نجات دلوانے والی ہے، اسے عذابِ قبر سے نجات دے گی۔"

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کوئی جامع سورۃ پڑھایئے۔

جواب: آپ ﷺ نے اُسے سورۃ ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ﴾ الخ، پڑھائی۔ جب ختم کر چکے تو وہ کہنے لگا اس اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں تو ہرگز اس پر زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ)) [1]

"اس شخص نے فلاح پالی۔" دوبارہ یہی فرمایا۔

سوال: ایک صاحب کہتے ہیں: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے دِل میں سورۃ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ کی بڑی ہی محبت ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.)) [2]

"اس کی محبت نے تجھے جنتی بنا دیا۔"

سوال: سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تو سورۂ ھود اور سورۂ یوسف پڑھا کرتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ: ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ

---

[1] أخرجه أبو داود/الصلاة/تجزيب القرآن: ۱۳۹۹۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ۲/ ۱۶۹ضعيف

[2] أخرجه البخاری/التوحيد/ماجاء فی دعاء النبیﷺ أمته إلی توحيد الله: ۷۳۷۵۔ وأخرجه الترمذی/فضائل القرآن /ماجاء فی سورة الإخلاص: ۲۹۰۱

Marfat.com

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)) ❶

تو کسی سورۃ کو نہ پڑھے گا جو اللہ کے نزدیک زیادہ مبالغہ والی ہو بنسبت سورۃ: ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور: ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ کے۔ (یعنی نفع پہنچانے کے لیے)

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے نزدیک کونسا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ)) ❷

''ٹھہرتے ہی کوچ کر دینے والا۔''

اس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ قرآنِ کریم کو ختم کرتے ہی پھر شروع کر دے یعنی سورۂ فاتحہ اور پھر تین آیتیں سورۂ بقرہ کے شروع کی تلاوت کرے تو ختم کرنا گویا ٹھہرنا ہوا اور شروع کرنا گویا کوچ کرنا ہوا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔ آئمہ میں سے کسی نے اسے مستحب نہیں کہا۔ اصل مراد حدیث سے یہ ہے کہ ایک غزوے سے فارغ ہوا اور دوسرے جہاد کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔ ایک نیکی ختم کی، دوسری شروع کی کہ اسے بھی جلدی سے پوری کریں لیکن یہ جو قاریوں میں دستور پڑا ہوا ہے یہ مراد اس حدیث کی قطعاً نہیں وباللہ التوفیق۔ تفسیر حدیث حدیث کے ساتھ ہی متصلاً بھی آئی ہے کہ اول سے آخر قرآن تک اس طرح پڑھے کہ اِدھر ختم ہوا اُدھر نیا دور شروع بھی ہو گیا۔ اِدھر اُترا اُدھر چڑھا۔ اس جملے کے بھی دو معنی ہیں: ایک یہ کہ کوئی سورۃ یا کوئی جزء ختم کیا اور دوسرا شروع کیا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ قرآن ختم کیا اُدھر شروع کر دیا۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو فرمائیے کہ اہل اللہ کون لوگ ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ.)) ❸

''وہ جو قرآن والے ہیں، وہ اللہ والے ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔''

---

❶ أخرجه مسلم/صلاة المسافرين/فضل المعوذتين: ٨١٤۔ وأخرجه أبوداود/الصلاة: ١٤٦٢۔ وأخرجه النسائي /الإفتتاح /الفضل في قراءة المعوذتين : ٩٥٤

❷ أخرجه الترمذي /القراءات/ ١٣ : ٢٩٤٨ ❸ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)) : ١٢٨/٣

Marfat.com

سوال: سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میں قرآن کتنے دنوں میں ختم کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِیْ شَهْرٍ)) ''ایک ماہ میں۔''

کہا: مجھے تو اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا:

((فِیْ عِشْرِیْنَ)) ''بیس دن میں۔''

کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، فرمایا:

((فِیْ خَمْسَةِ عَشَرٍ)) ''پھر پندرہ دن میں۔''

کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، فرمایا:

((فِیْ عَشَرٍ)) ''دس دن میں۔''

کہا: مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے، فرمایا:

((فِیْ خَمْسٍ)) ''اچھا پانچ دن میں۔''

کہا: میں تو اس سے بھی کم دنوں میں ختم کر سکتا ہوں۔ فرمایا:

((لَمْ یَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ.)) ❶

''تین دن سے کم میں جس نے قرآن ختم کیا اس نے قرآن سمجھا ہی نہیں۔''

سوال: دو شخص کسی آیت کے بارے میں اختلاف کرنے لگے جن میں سے ایک نے نبی کریم ﷺ سے ہی پڑھا تھا۔ دونوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو:

جواب: آپ ﷺ نے دونوں سے فرمایا:

((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ)) ''اسی طرح اُتاری گئی ہے۔''

پھر فرمایا:

((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)) ❷

---

❶ أخرجه الترمذی / القراءات/ ۱۳: ۲۹۴۶۔ صحیحٌ فانظر سنن ابی داؤد: ۱۳۹۰

❷ أخرجه البخاری/فضائل القرآن/أُنزل القرآن علی سبعة أحرف: ۴۹۹۲۔ وأخرجه مسلم/صلاة المسافرین/بیان أن القرآن علی سبعة أحرف: ۸۱۸

Marfat.com

''قرآن سات قرأتوں پر اُترا ہے۔''

وضاحت:...... یہاں امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی مکرم ﷺ سے مروی صرف انہی آیات وسُوَر کی فضیلت درج کی ہے جن سے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ ورنہ سورۃ الفاتحہ سے لے کر قرآن عظیم کی آخری سورت الناس تک تقریباً سبھی سورتوں کی فضیلت آپ نے بغیر پوچھے بیان فرمائی ہے۔ لہٰذا ان احادیث اور یہاں پر درج احادیث میں کوئی تعارض وتناقض نہیں ہے۔ (ابو یحییٰ)

قاریٔ قرآن کی فضیلت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ مجھے تو قرآن بے سیکھنے سے اس ڈر نے روک دیا ہے کہ شاید میں اس کے ساتھ قیام نہ کرسکوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤُوْهُ وَارْقُدُوْا ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَأَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ، وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ)) ❶

''قرآن کو سیکھو، اسے پڑھو اور سو جایا کرو، قرآن کو سیکھ کر، اسے پڑھ کر، اس کے ساتھ قیام کرنے والے کی مثال مشک کی اس بھری ہوئی تھیلی جیسی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جو اسے سیکھ کر سو جائے اور وہ اس کے پیٹ میں ہو اس کی مثال اس برتن کی سی ہے جس میں مشک بھر کر اسے بند کر کے مُہر لگا دی جائے۔''

❀❀❀❀❀

❶ أخرجه الترمذی / فضائل القرآن / ماجاء فی فضل سورة البقرة وآية الكرسی: ٢٨٧٦۔ وأخرجه ابن ماجه / المقدمه / فضل فی تعلم القرآن وعلمه: ٢١٧۔ وأخرجه ابن خزيمةفی كتابه ((الصحيح)): ١٥٠٩ ضعيفٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

تیسرا باب

افضل اعمال

سوال: پوچھا گیا سب سے افضل کس غلام کی آزادی ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَعْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا)) ❶

''وہ غلام جس کی قیمت بہت زیادہ ہو اور جو اپنے مالک کو بہت پیارا ہو۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ)) ❷

''جس کی سواری کاٹ دی جائے اور جس کا خون بہا دیا جائے۔''

سوال: کون سا صدقہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَنْ تَتَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ ، تَخْشَى الْفَقْرَ ، وَتَأْمُلُ الْغِنٰى)) ❸

''تیرا وہ صدقہ جو تندرستی اور مال کی محبت اور چاہت کے وقت فقیری کے خوف اور امیری کی تمنا کے وقت کا ہے (صدقہ فضیلت والا ہے)۔''

---

❶ أخرجه البخاری / العتق / أی الرقاب أفضل : ٢٥١٨

❷ أخرجه احمد فی کتابه: ((المسند)) : ٣ / ٣٠٣

❸ أخرجه البخاری / الزکاة / فضل صدقة الشحيح: ١٤١٩ وأخرجه مسلم / الزکاة / بيان أن أفضل الصدقة صَدَقَةُ الصحيح الشحيح: ١٠٣٢ وأخرجه ابن ماجة / الوصايا / النهی عن الإمساك فی الحياة والتبذير عند الموت : ٢٧٠٦ وأخرجه أحمد فی كتابه : ((المسند)) : ٢ / ٢٣١

Marfat.com

سوال: کون سا کلام افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ ، أَوْ لِعِبَادِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) ❶

''وہ جسے اللہ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے پسند فرما لیا یعنی: ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((سَقْيُ الْمَاءِ)) ❷

''پانی کا پلانا۔''

ایمان واسلام اور اعمالِ صالحہ:

ایمان واسلام کی حقیقت کے سلسلے میں قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام پوری زندگی میں، نیکی کو جاری وساری دیکھنے کا خواہاں ہے اور اس کے نزدیک نیکی کا دائرہ، فرائض اور رسوم وشعائر کی پابندی تک ہی محدود نہیں، اس میں یہ بھی ہے کہ تم مہمانوں سے ملو جلو، انہیں نیکی کی تلقین کرو، ان کی تکلیفوں کو دور کرو، اپنے مال ودولت میں سے حسب توفیق کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہو۔ یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرو، مریض کی عیادت کرو، کسی کو راہ دکھاؤ۔ نیک بات بتاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور جہاد کے لیے تیار رہو۔

سوال: سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم / الذكر والدعاء / فضل سبحان الله : ٢٧٣١

❷ أخرجه أبوداود / الزكاة : ١٦٧٩ ـ وأخرجه النسائي / الوصايا / ذكر الإختلاف على سفيان : ٢٥٥/٦ ـ وأخرجه ابن ماجة / الأدب / فضل صدقة الماء : ٣٦٨٤ ـ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)) : ٢٨٤/٥ ـ وأخرجه الحاكم فى كتابه((المستدرك)) : ٤١٤/١ حسنٌ / الألبانيّ

Marfat.com

((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ .أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ رَأْسُ الْأَمْرِ الإِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهٖ :الْجِهَادُ))

''تمہارا سوال بہت بڑے اَمر کا ہے۔ ہاں! وہ اس پر آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے۔ اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز قائم رکھ، زکوٰۃ دیتا رہ، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر۔ آ میں تجھے بھلائی کے دروازے بھی بتلا دوں۔ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کی آدھی رات کی تہجد گزاری۔ اب میں تجھے اس تمام امر کا سر اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی بھی بتلا دوں۔ تمام امر کا سر تو اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے، اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔''

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ))

اب میں تجھے اس تمام کام کا خلاصہ بتلاؤں؟

میں نے کہا: ہاں! یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتلایئے۔

((فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا))

''نبی مکرم ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک کو تھاما اور فرمایا: اسے روک لے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔''

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا جو باتیں ہم کرتے ہیں ان پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَامُعَاذُ ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى

Marfat.com

وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)) ❶

''معاذ ! تیری عقلمندی پر افسوس ، انسان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے والی (زبانوں کو قینچی کی طرح چلاتے جانا ہی گردنوں کے بل جہنم میں گرائے جانے کا باعث ہے) چیز اس کے زبان کا کنارہ ہی تو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔''

سوال: ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جس کے کرنے سے میں جنتی بن جاؤں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ .)) ❷

''فرض نماز برابر پڑھتے رہو، فرض زکوٰۃ برابر دیتے رہو، رمضان کے روزے پابندی سے رکھو۔ وہ کہنے لگا: اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نہ اس پر زیادتی کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا۔''

جب وہ جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا))

''جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔''

سوال: ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کردے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ))

---

❶ أخرجه الترمذي/الإيمان/ماجاء في حرمة الصلاة: ۲۶۱۶- وأخرجه ابن ماجة/الفتن/كف اللسان في الفتنة: ۳۹۷۳- وأخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۵/۲۳۱

❷ أخرجه البخاري/الزكاة/وجوب الزكاة: ۱۳۹۷-وأخرجه مسلم/الإيمان/بيان الإيمان الذي يُدخل به الجنة: ۱۴

Marfat.com

''گو تو نے بات تو مختصر کہی ہے لیکن اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ غلام آزاد کر اور گردن چھڑا۔''

اس نے کہا: کیا یہ دونوں ایک ہی بات نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَاعِتْقُ النَّسَمَةَ أَنْ تَنْفَرَ بِعِتْقِهَا ، وَفَكُّ لرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِي عِتْقِهَا، وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفُ ، وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ ، فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ)) [1]

''نہیں نسمہ کی آزادی تو یہ ہے کہ اکیلا تو ہی ایک غلام آزاد کرے اور گردن کی خلاصی یہ ہے کہ تو کسی غلام کی آزادی میں کوئی حصہ لے اور بہتر چیز کا تحفہ میں دینا اور ظلم کرنے والے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔ اگر تجھے اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھلا، پیاسے کو پلا، لوگوں کو نیک باتیں بتلا، بری باتوں سے روک۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو سوائے خیر کے اپنی زبان نہ کھول۔''

سوال: ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [2]

''اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، نماز پڑھتے رہو، زکاۃ دیتے رہو، اور رشتہ راروں سے اچھا سلوک کرتے رہو۔''

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٤/ ٢٩٩.

[2] أخرجه البخاری/الزکاة / وجوب الزکاة: ١٣٩٦ـ وأخرجه مسلم/الإیمان/بیان الإیمان الذی یدخل به الجنة: ١٣

Marfat.com

سوال: ایک صاحب نبی کریم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ اسلام کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْ يُسْلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ))

''یہ کہ تیرا دل اللہ کا فرماں بردار بن جائے اور مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھوں سے سلامت رہیں۔''

اچھا اے اللہ کے نبی ﷺ کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا:

((اَلْإِيْمَانُ.)) ''ایمان۔''

ایمان کیا ہے؟ فرمایا:

((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ))

''اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو ماننا اور موت کے بعد کی زندگی کو ماننا۔''

کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا:

((اَلْهِجْرَةُ.)) ''ہجرت۔''

ہجرت کیا ہے؟ فرمایا:

((أَنْ تَهْجُرَ السُّوْءَ.))

''برائیوں کو چھوڑ دینا۔''

کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا:

((اَلْجِهَادُ)) ''جہاد۔''

جہاد کیا ہے؟ فرمایا:

((أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيْتَهُمْ))

''کفار سے بموقعہ جنگ لڑنا۔''

کون سا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا:

Marfat.com

((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ))

''جس کی سواری بھی کاٹ دی جائے اور جس کا خون بھی بہا دیا جائے۔''

((ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا، حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ أَوْعُمْرَةٌ)) ❶

''پھر دو عمل اور ہیں جو سب اعمال سے افضل ہیں سوائے ان کے جو ان جیسے عمل کرے: مقبول حج یا عمرہ۔''

سوال: کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَلْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ.))

''ایک اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔''

پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا:

((اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.))

''جہاد فی سبیل اللہ۔''

پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا:

((حَجٌّ مَبْرُورٌ)) ❷

''پھر سنت کے مطابق مقبول حج۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ))

''اللہ کی لیے محبت رکھنا، اللہ کے لیے دشمنی رکھنا، اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں جاری رکھنا۔''

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٤/ ١١٤، ح: ١٦٥٧٩ بموجب طبع دار احياء التراث العربي

❷ أخرجه البخاري/ الإيمان/ من قال أن الإيمان هو العمل: ٢٦

Marfat.com

سائل نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ (دین) اور کیا ہے؟ فرمایا:

((وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ ،وَأَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ.)) ❶

''لوگوں کے لیے وہ چاہنا جو خود اپنے لیے چاہتا ہے اور بھلی بات زبان سے نکالنا یا چپ رہنا۔''

سوال: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مذاکرہ کرنے لگے، کسی نے کہا کہ سب سے بہتر عمل حاجیوں کو پانی پلانا ہے۔ کسی نے کہا کہ مسجد حرام کی خدمت و آبادی کرنا ہے۔ کسی نے کہا: حج ہے تو کسی نے کہا کہ راہِ الٰہی کا جہاد ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔

جواب: اللہ عزوجل نے یہ آیت اُتاری: ﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ.....الخ ﴾ (توبہ : ۱۹) ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد رکھنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور راہِ الٰہی میں جہاد کرتا ہے، اللہ ربِ ذوالجلال والاکرام کے نزدیک یہ برابر کے لوگ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا: ﴿ اَلْفَائِزُوْنَ ﴾ تک۔ ❷

سوال: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کے سوا اور معبودِ برحق نہ ہونے کی اور آپ ﷺ کے رسول اللہ ہونے کی میں گواہی دیتا ہوں، پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، ماہِ رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، هٰكَذَا. مَالَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ)) ❸

---

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٥/ ٢٤٧

❷ أخرجه مسلم/الإمارة: ١٨٧٨ ـ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤/ ٢٦٩

❸ أخرجه الهيثمی فی كتابه: ((مجمع الزوائد)): ١/ ٤٦

Marfat.com

''جو اس پر مرے گا وہ انبیاء، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ قیامت کے دن ہو گا۔ بالکل اس طرح۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں کھڑی کر کے دکھائیں اور فرمایا جب تک کہ وہ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے۔''

سوال: ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو بتلایئے اگر میں فرض نماز پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کوئی زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں جاؤں گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ.)) ''ہاں!''

اس نے کہا:

((وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ ذٰلِكَ شَيْئًا.)) ❶

''واللہ! میں ان کاموں پر اور کسی زائد کام کو نہ کروں گا۔''

سوال: آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُطْعِمَ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأَ السَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) ❷

''یہ کہ تو کھانا کھلا اور سلام کرتا رہے، خواہ کسی کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔''

سوال: سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ جب میں آپ ﷺ کے نورانی چہرے کو دیکھتا ہوں تو میرا جی خوش ہو جاتا ہے، میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، پس آپ ﷺ مجھے سب چیزیں بتلا دیجئے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم/الإيمان/بيان الإيمان الذى يدخل به الجنة: ١٥

❷ أخرجه البخارى/الإيمان/إفشاء السلام: ٢٨ـ وأخرجه مسلم/الإيمان/بيان تفاضل الإسلام، أموره أفضل: ٣٩

Marfat.com

((كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ))

''تمام چیزیں پانی سے پیدا کی گئی ہیں۔''

انہوں نے کہا: مجھے کوئی ایسا کام بھی بتلا دیجئے کہ جب میں اسے لے لوں تو جنتی بن جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْشِ السَّلَامَ ، وَأَطْعِمِ الطَّعَامَ ، وَصِلِ الْأَرْحَامَ ، وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) ❶

''سلام پھیلا، کھانا کھلا، رشتے جوڑ، رات کو جب لوگ نیند میں ہوں تو تہجد پڑھ، پھر تو سلامتی کے ساتھ جنت میں جائے گا۔''

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلِينَ قَلْبَكَ ، فَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ ، وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ.)) ❷

''اگر تو اپنا دِل نرم کرنا چاہے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔''

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((طُولُ الْقِيَامِ))

''لمبے قیام کی نماز۔''

کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا:

((جُهْدُ الْمُقِلِّ))

''کم مال والے کی خیرات۔''

---

❶ أخرجه الترمذى /صفة القيامة /۴۲: ۲۴۸۵۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ۸/ ۲۹۵ صحيحٌ/ الألبانى واللفظ لأحمد

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲/ ۲۶۳

Marfat.com

کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا:

((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

''اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دینا۔''

کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا:

((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ.))

''جو مشرکوں سے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرے۔''

کون سی شہادت افضل ہے؟ فرمایا:

((مَنْ أُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ.)) [1]

''جس کا خون بہے اور جس کی سواری بھی کٹ جائے۔''

پیچھے مسند الامام احمد کے حوالے سے گزرنے والی ایک حدیث اور اس حدیث میں بعض اعمال کی فضیلت کے اعتبار سے ایک واضح فرق موجود ہے۔

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)) [2]

''وہ ایمان جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو، وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو، وہ حج جو نیکی والا پاک وصاف ہو۔''

سوال: سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میرے پاس تو مال ہی نہیں میں صدقہ کہاں سے کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِأَنَّ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيْرُ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ

---

[1] أخرجه أبو داود / / الصلاة / طول القيام : ١٤٤٩

[2] أخرجه النسائي / الزكاة / جهد المقل : ٢٥٢٧ صحيحٌ / الألبانيٌ

Marfat.com

الْمُنْكَرِ ، وَتَعْزِلِ الشَّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعَظْمَ وَالْحَجَرَ وَتَهْدِى الْأَعْمٰى وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ وَالْأَبْكَمَ حَتّٰى يَفْقَهُ ، وَتَدُلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا ، وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيثِ ، وَتَرْفَعُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ ،وَلَكَ مِنْ جِمَاعِكَ زَوْجَتَكَ أَجْرٌ))

" (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہنا صدقہ ہے اور: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه)) بھی صدقہ ہے، استغفار کرنا بھی صدقہ ہے، اچھی بات بتلانا بھی صدقہ ہے، بُری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے کانٹے کا، پتھر کا، ہڈی کا ہٹانا بھی صدقہ ہے، اندھے کو راہ سمجھا دینا، بہرے کو بات سنا دینا، گونگے کو سمجھا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی شخص اپنی حاجت کی تلاش میں ہو اور تجھے اس کا علم ہو اسے بتلا دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی حاجت مند فریادی کی فریاد رسی کرنا اور دوڑ بھاگ کر اس کا دکھ ٹال دینا بھی صدقہ ہے۔ کمزور، ضعیف لوگوں کی اپنی قوتِ بازو سے مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ سُن تو جو اپنی بیوی سے جماع کرے اس پر بھی تجھے اَجر ہے۔"

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اپنی شہوت رانی میں اجر کیسے ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَدْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ فَمَاتَ ، أَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ؟.))

"اچھا بتلا اگر تیری اولاد ہوتی اور تو اس کا اجر چاہتا پھر وہ مر جاتی اور تو صبر کرتا تو کیا تجھے اس کا اَجر ملتا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔" (ضرور ملتا)

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَنْتَ خَلَقْتَهُ))

Marfat.com

''کیا تو نے اُسے پیدا کیا تھا؟
میں نے کہا: نہیں جی بلکہ اللہ تعالیٰ نے۔'' فرمایا:
((فَأَنتَ هَدَيْتَهُ))
''کیا تُو نے اسے ہدایت کی تھی؟''
میں نے کہا: نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ فرمایا:
((فَأَنتَ كُنتَ رَزَقْتَهُ))
''کیا اسے تُو روزی دیتا تھا؟''
میں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اس کا رازق اللہ تعالیٰ تھا۔ فرمایا:
((فَكَذٰلِكَ ، فَضَعْهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ ، فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحْيَاهُ وَإِنْ أَمَاتَهُ وَلَكَ أَجْرٌ)) ❶
''بس اسی طرح اس کا حلال میں رکھنا اور حرام کاری سے بچنا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ چاہے اسے زندہ رکھے چاہے مار ڈالے تجھے اَجر ہے۔''

سوال: اللہ کے رسول، رسولوں کے سردار آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کرتے ہیں:
((مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟.))
''تم میں سے آج روزے سے کون ہے؟''

جواب: سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں کہ میں۔ آپ ﷺ پھر پوچھتے ہیں کہ:
((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟))
''تم میں سے آج کسی مسلمان کے جنازے میں شرکت کس نے کی ہے؟''
اب بھی سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب ہوتا ہے کہ میں نے۔ آپ ﷺ پھر سوال کرتے ہیں کہ:

❶ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۵/ ۱۶۸.

Marfat.com

((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا ؟.))

''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں کہ میں نے۔ فرماتے ہیں:

((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا ؟.))

''تم میں سے آج بیمار کی عیادت کس نے کی ہے؟''

آپ فرماتے ہیں: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''یہ نیک خصلتیں جس شخص میں بھی جمع ہو جائیں وہ جنتی ہو گیا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ایک انسان کوئی نیکی نہایت پوشیدگی سے کرتا ہے۔ پھر اوروں کو اس کی اطلاع ہو جاتی ہے تو یہ خوش ہوتا ہے؟ (کیا اس کا اجر ضائع تو نہ ہو جائے گا؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَهُ أَجْرَانِ :أَجْرُ السِّرِّ، وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)) [2]

''اسے دوہرا اجر ہے پوشیدگی کا ایک اجر اور ظاہر ہونے کا دوسرا اجر۔''

سوال: سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص نیک کام کرتا ہے، لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ فرمایا:

((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنُ)) [3]

''یہ تو مومن کے لیے جلدی کی خوشخبری ہے۔''

سوال: ایک سائل دریافت کرتا ہے کہ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

---

[1] أخرجه مسلم/ الزكاة/ باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها من انواع البره: ١٠٢٨

[2] أخرجه الترمذى / الزهد/ عمل النسر: ٢٣٨٤ـ وأخرجه ابن ماجة / الزهد / الثناء الحسن: ٤٢٢٦

وأخرجه الترمذى/ الزهد/ عمل السر: ٢٣٨٤ـ وأخرجه ابن ماجة/ الزهد/ الثناء الحسن : ٤٢٢٦

[3] أخرجه مسلم/ البر والصلة/ إذا أثنى على الصالح فهى بشرى ولا تضره: ٢٦٤٢

Marfat.com

((اَلْإِیْمَانُ بِاللّٰهِ ، وَتَصْدِیْقٌ بِهٖ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ))

''اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اس کی راہ میں جہاد کرنا۔''

سائل کہتا ہے: میں تو اس سے آسان چیز چاہتا ہوں۔ فرمایا:

((أَلسَّمَاحَةُ وَالصَّبْرُ)) ''نرمی اور صبر۔''

اس نے کہا: میں اس سے بھی آسان چیز کا طالب ہوں۔ فرمایا:

((لَاتَتَّهِمِ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْ شَیْءٍ قُضِیَ لَكَ بِهٖ)) ❶

''جو فیصلہ تقدیر الٰہی کی طرف سے ہو اس میں ناراض نہ رہ۔''

سوال: سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بہترین اعمال کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((یَاعُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ ،وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ ،وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) ❷

''جو تجھ سے قطع تعلقی کرے تو اس سے ملتا رہ، جو تجھے محروم کرے تو اسے دے، جو تجھ پر ظلم کرے تُو اس سے درگزر کر۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کیسے علم ہو کہ میں بُرا ہوں یا بھلا ہوں؟

جواب: فرمایا:

((إِذَا قَالَ جِیْرَانُكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا قَالُوْا إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ)) ❸

''جب تیرے پڑوسی تجھے بھلا کہنے لگیں تو تُو بھلا ہے اور وہ تجھے بُرا کہنے لگیں تو تُو بُرا ہے۔''

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۳۱۹/۵

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۱۵۸/٤

❸ أخرجه ابن ماجة/الزهد / الثناء الحسن: ٤۲۲۲

Marfat.com

مسند احمد میں ہے:

((إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ :أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ)) ❶

''جب تو ان کے منہ سے سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں: تو نے اچھا کیا تو سمجھ لے کہ تو نے واقعی اچھا کیا اور جب اُن کی زبانی سنے کہ تو نے بُرا کیا تو یقین کر لے کہ تو نے بُرا کیا۔''

سوال: سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص ہے، جو ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن ان جیسے اعمالِ صالحہ اس کے پاس نہیں۔ (اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَاأَبَا ذَرٍّ ، أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

''اے ابوذر! تو ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت رکھتا ہے۔''

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ يَاأَبَاذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) ❷

''تو ان ہی کے ساتھ ہے جن کی محبت تیرے دِل میں ہے۔''

قبولیت اعمال کے لیے ایمان باللہ اور اخلاص شرط اوّل:

سوال: ابنِ حبان میں ہے کہ حاتم طائی کے بیٹے سیّدنا عدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرا باپ صلہ رحمی، صدقہ وخیرات، سخاوت بہت کیا کرتا تھا اس کے لیے کیا ہے؟

---

❶ أخرجه ابن ماجة/الزهد/الثناء الحسن: ٤٢٢٣ـ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ١/٤٠١ صحيحٌ/ الألبانىؒ

❷ أخرجه البخارى/الأدب/علامة الحب فى الله: ٦١٦٩ـ وأخرجه مسلم /البر والصلة /المرء مع من أحب: ٢٦٣٩

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((إِنَّ أَبَاكَ أَرَادَ أَمْرًا فَأَدْرَكَهُ ، يَعْنِي الذِّكْرَ))

''وہ طالبِ شہرت تھا وہ اسے حاصل ہو چکی۔''

یا رسول اللہ ﷺ! میں کسی کسی کھانے کو چھوڑ دیتا ہوں، گھن اور نفرت کر کے؟ فرمایا:

((لَا تَدَعْ شَيْئًا ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ))

''کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑ جس کے چھوڑنے میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔''

یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے شکاری کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں، وہ شکار کو پکڑ لیتا ہے لیکن ذبح کرنے کے لیے میں بجز دھار دار پتھر اور لکڑی کے اور کوئی چیز نہیں پاتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمْرُ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)) ❶

''جس چیز سے چاہے خون بہا دے اور اللہ کا نام لے لے۔''

سوال: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے ابنِ جدعان کی خیرات وسخاوت ،مہمان نوازی، حسن سلوک وغیرہ کا ذکر کر کے پوچھا: کیا یہ نیکیاں اسے کچھ نفع دیں گی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ،لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ ، رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ)) ❷

''نہیں، اس لیے کہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: ((رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ))'' اے میرے رب! مجھے قیامت کے دن معاف فرما دینا۔

سوال: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی کے اس سوال پر کہ مجھے ایسی جامع بات بتلا دی جائے کہ پھر کسی سے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٤/٢٥٨۔ وأخرجه ابن حبان فی کتاب البر والإحسان:٣٣٢

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٦/١٢٠۔ وأخرجه الحاکم فی کتابه ((المستدرك: ٤٠٥/٢

Marfat.com

((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) ❶

''زبان سے اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کر کے، اس پر جم جا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! افضل عمل کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ)) ''نماز۔''

یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیا؟ فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ)) ''نماز۔''

تین مرتبہ یہی جواب دیا۔

جب اور بھی پوچھا گیا تو فرمایا:

((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ''راہِ الٰہی کا جہاد۔''

سائل نے کہا: میرے ماں باپ زندہ ہیں تو کیا جہاد پر چلا جاؤں؟ فرمایا:

((آمُرُكَ بِالْوَالِدَیْنِ خَیْرًا))

''پھر تو تیرے حق میں بہتری ان کی خدمت میں ہے۔''

اس نے کہا اس کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ میں تو انہیں چھوڑ کر جہاد کروں گا۔ فرمایا:

((أَنْتَ أَعْلَمُ)) ❷ ''تو بہتر جانتا ہے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات سکھایئے جو مجھے نفع دے۔

جواب: فرمایا:

((إِتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا ، وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ وَ إِیَّاكَ وَالْمَخِیْلَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَةَ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ

---

❶ أخرجه مسلم/الإيمان/جامع أوصاف الإسلام: ٣٨۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ٣/٤١٣

❷ أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ٢/١٧٢

Marfat.com

إِلَيْهِ وَجْهُكَ ، إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ ، وَإِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ [وَفِي الْمُسْنَدِ] فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ وَوَبَالُهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ.))[1]

''سنو! کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، گو آپ اپنے ڈول میں سے کسی پیاسے کو پانی ہی ڈال دو۔ غرور سے بچو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ غرور کو پسند نہیں فرماتے اور یہ کہ تم اپنے کسی مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے گفتگو ہی کرلو، یہ بھی نیکی ہے۔ اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اُٹھا کر رکھو اور ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے پرہیز کرتے رہو، یہ تکبر ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہے۔ دیکھو! کسی کو تمہاری کوئی بات معلوم ہو اور وہ تمہیں بطور طعنے اور گالی جتائے تو تم جو عیب اس کا جانتے ہو اسے منہ پر نہ لاؤ' اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔''

❀❀❀❀❀

---

[1] أخرجه أبوداود/اللباس/ماجاء فی إسبال الإزار: ٤٠٨٤۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ٥/٦٣ صحیحٌ/ الألبانیؒ [دارالمعرفہ، بیروت کی طبع شدہ اصل کتاب میں دیے گئے حوالہ کے مطابق یہ حدیث ہمیں مسند احمد میں نہیں مل سکی۔] (ابو یحیٰی) اس حدیث کے الفاظ ابوداؤد کے حوالہ کے مطابق بھی نہیں ہیں۔ (محمد امین الرحمٰن)

Marfat.com

چوتھا باب

نبوت اور وحی کا بیان

کیفیت وحی:

سوال: آپ ﷺ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟

جواب: فرمایا:

((يَأْتِينِى أَحْيَانًا مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَىَّ ، فَيَفْصِمُ عَنِّى وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَاقَالَ ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِىَ الْمَلَكُ رَجُلًا)) [1]

کبھی تو جیسے گھنٹی کی پیہم آواز ہو اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ شاق گزرتی ہے۔ وہ جب ختم ہوتی ہے تو مجھ سے جو فرمایا گیا ہوتا ہے وہ مجھے بالکل یاد ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ بصورتِ انسان میرے پاس آتا ہے۔''

سوال: پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ یا یوں سوال ہوا کہ آپ ﷺ کب نبی بنے؟

جواب: فرمایا:

((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)) [2]

''جب سیّدنا آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

صحیح لفظِ حدیث یہی ہیں، عوام کی روایت میں ہے جب سیّدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ ہمارے شیخ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ لفظ باطل ہیں، محفوظ لفظ پہلے ہی ہیں۔

---

[1] أخرجه البخاری/بدء الوحی/من حديث عائشة رضی الله عنها: ٢ وأخرجه مسلم /الفضائل/ عرق النبی ﷺ فی البرد وحين يأتيه الوحی: ٢٣٣٣ وأخرجه الترمذی/المناقب/ماجاء كيف كان ينزل الوحی علی النبی ﷺ: ٣٦٣٤.

[2] أخرجه الترمذی/المناقب/فی فضل النبی ﷺ: ٣٦٠٩ وقال: هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٤/ ٦٦

Marfat.com

سوال: یارسول اللہ ﷺ آپ کی نبوت کا شروع کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ أَبِىْ إِبْرَاهِيْمَ ، وَبُشْرٰى عِيْسٰى ، رَأَتْ أُمِّىْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُوْرُ الشَّامِ)) (1)

"میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری والدہ کا خواب کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا کہ جس سے ان کے سامنے شام کے محلات روشن ہو جاتے ہیں۔"

سوال: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ نبوت کا سب سے پہلے امر آپ ﷺ نے کیا دیکھا؟

جواب: آپ ﷺ جواب مرحمت فرماتے ہیں کہ:

((إِنِّىْ لَفِىْ صَحْرَاءِ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَأَشْهُرٍ ، وَإِذَا بِكَلَامٍ فَوْقَ رَأْسِىْ ، وَإِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ :أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاسْتَقْبَلَانِىْ بِوُجُوْهٍ لَمْ أَرَهَا لِخَلْقٍ قَطُّ ، وَأَرْوَاحٌ لَمْ أَجِدْهَا مِنْ خَلْقٍ قَطُّ ، وَثِيَابٍ لَمْ أَرَهَا عَلٰى أَحَدٍ قَطُّ ، فَأَقْبَلَا إِلَىَّ يَمْشِيَانِ ، حَتّٰى أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَضُدِىْ لَا أَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : أَضْجِعْهُ ، فَأَضْجَعَانِىْ بِلَاقَصْرٍ وَلَاهَصْرٍ ، وَ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : أُفْلُقْ صَدْرَهٗ ، فَهَوٰى أَحَدُهُمَا إِلٰى صَدْرِىْ ، فَفَلَقَهَا فِيْمَا أَرٰى بِلَادَمٍ وَلَاوَجَعٍ ، فَقَالَ لَهٗ : أَخْرِجِ الْغِلَّ وَالْحَسَدَ، فَأَخْرَجَ شَيْئًا كَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ نَبَذَهَا فَطَرَحَهَا ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: أَدْخِلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ ، فَإِذَا مِثْلُ الَّذِىْ أُخْرِجَ يَشْبَهُ الْفِضَّةَ ، ثُمَّ هَزَّا إِبْهَامَ رِجْلِى الْيُمْنٰى فَقَالَ: أُغْدُوْ سَلِيْمًا ، فَرَجَعْتُ بِهَا أَغْدُوْ رِقَّةً عَلَى الصَّغِيْرِ ، وَرَحْمَةً لِلْكَبِيْرِ.)) (2)

(1) أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٥/٢٦٢ (2) أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٥/١٣٩

Marfat.com

''جب میں دس سال کچھ ماہ کا تھا اور ایک بار جنگل میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف اپنے سر کے پاس ہی باتوں کی آواز سنی۔ ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا: کیا یہ وہی ہیں؟ پہلے نے کہا: جی ہاں۔ اب دونوں میرے سامنے آئے، ان جیسے نورانی، پاک اور خوبصورت چہرے میں نے پہلے کبھی دیکھے نہیں، نہ ان جیسی دماغ کو مہکا دینے والی روح پرور خوشبو میں نے کبھی سونگھی اور نہ اُن جیسے کپڑے کبھی کسی کے اوپر دیکھے۔ انہوں نے میرے سامنے آتے ہی میرے بازو تھام لیے لیکن پکڑنے کی کوئی حس میں نے نہیں پائی۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا انہیں لٹا دو۔ چنانچہ دونوں نے مل کر مجھے لٹایا لیکن لیٹنے میں بھی مجھے کوئی حرکت یا تکلیف نہ ہوئی۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: ان کا سینہ چاک کر دو۔ چنانچہ ایک صاحب نے میرا سینہ چاک کیا لیکن نہ مجھے اس میں کوئی تکلیف ہوئی، نہ خون نکلا اور نہ کچھ محسوس ہوا۔ اب دوسرے نے کہا: اس میں سے حسد و بغض، برائی اور بدی نکال ڈالو۔ پس اس نے کوئی چیز نکالی جیسے کوئی بوٹی ہو، اُسے الگ پھینک دیا پھر کہا: اسے شفقت اور مہربانی سے پُر کر دو۔ پھر چاندی جیسی شفاف کوئی چیز اس نکالی ہوئی چیز کے بدلے رکھ دی گئی۔ پھر انہوں نے میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلا کر کہا: جاؤ: اللہ سلامت رکھے۔ چنانچہ میں چلا آیا لیکن میں نے دیکھا کہ ہر چھوٹے شخص پر میرے دل میں محبت و رحمت ہے اور بڑے کے لیے میرے دل میں اُلفت و محبت ہے۔''

❀❀❀❀❀

Marfat.com

پانچواں باب

جنت اور اس کی نعمتیں

سوال: مسند احمد میں ہے کہ ایک اعرابی نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا آپ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا کیا چیز ہے کہ جس میں خود آپ ﷺ بھی تھے؟ یا کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہے؟ یا کسی خاص زمین کی طرف مخصوص ہے؟ یا آپ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد یہ ہجرت بھی منقطع ہو جائے گی؟ تین بار اس نے اپنے سوال کو دہرایا، پھر بیٹھ رہا۔ آپ ﷺ خاموش ہی رہے۔

جواب: پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ میں یہ رہا، جی! آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْهِجْرَةُ أَنْ تَهْجُرَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ ثُمَّ أَنْتَ مُهَاجِرٌ ، وَإِنْ مِتَّ بِالْحَضَرِ))

''ہجرت اس کا نام ہے کہ تو ظاہر اور باطنی برائیوں کو چھوڑ دے۔ نماز کی پابندی کرے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے پھر تو وہ مہاجر ہے، گو اپنے دیس میں ہی مرے۔''

ایک اور شخص کھڑا ہوتا ہے اور پوچھتا ہے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ: یہ تو بتلائیے کہ جنتیوں کے کپڑے پیدا کیے جائیں گے یا بُنے جائیں گے؟ اس کے اس سوال پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَضْحَكُوْنَ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا؟))

''کیا تم اس بات پر ہنس رہے ہو کہ ایک جاہل ایک عالم سے سوال کرتا ہے؟''

پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: هُوَذَا أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لَا ، بَلْ تَشَقَّقُ

Marfat.com

عَنْهَا ثَمَرُ الْجَنَّةِ.)) ❶

''جنتیوں کے کپڑے کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہیں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ ان سے اہل جنت کے پھل شق ہوں گے۔ تین بار یہی فرمایا۔''

سوال: آنحضرت ﷺ سے سوال کیا جاتا ہے: کیا جنت میں ہم اپنی عورتوں سے ملیں گے؟ آپ جواب دیتے ہیں:

جواب:

((إِیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَیُفْضِیْ فِی الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ إِلٰی مِائَةِ عَذْرَاءَ)) ❷

''اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنتی صبح ہی صبح ایک سو کنواریوں سے مل لے گا۔ حافظ ابو عبداللہ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند کے راوی میرے نزدیک تو صحیح کی شرط کے ہیں۔''

سوال: سوال ہوا کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟ تو فرمایا:

جواب:

((نَعَمْ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ، دَحْمًا دَحْمًا، فَإِذَا قَامَ عَنْهَا رَجَعَتْ مُطَهَّرَةً بِكْرًا)) ❸

''ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بار بار تم اپنی جنتی بیویوں کے پاس جاؤ گے اور جب فارغ ہو گے، اسی وقت وہ پھر سے پاک وصاف باکرہ ہو جائیں گی۔''

اس کی سند کے راوی بھی صحیح ابن حبان کی شرط پر ہیں۔

❶ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ۲۲۴/۲

❷ أخرجه الترمذی/ صفة الجنة/ ما جاء فی صفة جماع اهل الجنة (۲۵۳۶) مگر جامع الترمذی میں الفاظ یوں نہیں ہیں جیسے اُوپر ذکر ہوئے ہیں۔

❸ أخرجه ابن حبان/ فی وصف الجنة (۷۴۰۲)

Marfat.com

معجم طبرانی میں اسی سوال کے جواب میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((بِذَكَرٍ لَا يَمِيلُ ، وَشَهْوَةٍ لَاتَنْقَطِعُ ، دَحْمًا دَحْمًا)) ❶

''شوق سے اور خوشی سے اور کامل شہوت سے بار بار جنتی مجامعت کریں گے، لیکن پھر بھی نہ عضو میں سستی آئے گی نہ شہوت منقطع ہوگی۔''

اس روایت میں لفظ ''دحم'' ہے اور ''دحم'' کے لفظی معنی سختی سے دھکا دینے کے ہیں۔

روایت کے اسی معجم میں اسی سوال کے جواب میں یہ بھی ہے کہ:

((دَحْمًا دَحْمًا ،وَلٰكِنْ لَا مَنِيَّ وَلَا مَنِيَّةَ))

''قوت باہ سخت ہوگی (بار بار جماع) مگر دونوں جانب سے گھنا خاص پانی نہ ہوگا۔''

سوال: سوال ہوا کہ اہل جنت سوئیں گے بھی؟

جواب: فرمایا:

((اَلنَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ ، وَأَهْلُ الْجَنَّةِ لَا يَنَامُوْنَ)) ❷

''نیند تو موت کی بہن ہے، اہل جنت سوئیں گے نہیں۔''

سوال: پوچھا جاتا ہے: کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟

جواب:

((إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)) ❸

''اگر تو جنت میں داخل ہو گیا تو تجھے ایسا گھوڑا ملے گا، جس کے دو پَر ہوں گے جو بالکل یاقوت کا ہوگا۔ تو اس پر سوار ہوگا اور جہاں چاہے گا وہ تجھے اُڑا کر لے جائے گا۔''

سوال: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟

---

❶ أخرجه الطبراني في كتابه (المعجم الكبير) : ٧٥٤١

❷ أخرجه الطبراني في كتابه (المعجم الكبير) : ٧٥٤١ وأخرجه البزار : ٣٥١٧

❸ أخرجه الترمذي / صفة الجنّة / ماجاء في صفة خيل الجنة : ٢٥٤٤ ضعيفٌ / الألباني

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)) ❶

''اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں پہنچا دیا تو وہاں جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس چیز سے تیری آنکھیں لطف اندوز ہوں گی، وہ سب کچھ ملے گا۔ اس سے آپ نے وہ نہیں فرمایا جو گھوڑے کے سائل سے فرمایا تھا۔''

حوروں کے اوصاف:

معجم طبرانی میں ہے کہ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ:

''یارسول اللہ ﷺ! ﴿ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴾ (دخان : ٥٤) کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا:

((حُوْرٌ بِيضٌ ، عِينٌ ضِخَامُ الْعُيُوْنِ شَعْرُ الْحَوْرَاءِ بِمَنْزِلَةِ جَنَاحِ النِّسْرِ)) ❷

''وہ حوریں ہوں گی سفید نورانی چہروں والی، بڑی بڑی آنکھوں والی، سیاہ پلکوں والی اور گدھ کے بازو جتنے لمبے سیاہ بالوں والی۔''

سوال: کسی نے پوچھا ﴿ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴾ (الواقعه: ٢٣) کی تفسیر کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((صَفَاؤُهُنَّ صَفَاءُ الدُّرِّ الَّذِي فِي الْأَصْدَافِ الَّذِي لَمْ تَمَسَّهُ الْأَيْدِي))

''صفائی میں موتیوں جیسے ہیں، جو لڑی میں پروئے ہوئے ہوں، لیکن کسی انسانی ہاتھوں سے نہیں۔''

دریافت کیا: ﴿ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴾ (الرحمن : ٧٠) کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا:

((خَيْرَاتُ الْأَخْلَاقِ حِسَانُ الْوُجُوهِ))

---

❶ أخرجه الترمذى / صفة الجنّة / ماجاء فى صفة خيل الجنة : ٢٥٤٣ ...... ضعيفٌ / الألبانيّ

❷ أخرجه الطبرانى فى كتابه (المعجم الكبير) : ٢٧٥٤١

Marfat.com

''بہترین عادات و اخلاق والی، خوبصورت نورانی چہروں والی۔''

دریافت کیا: ﴿ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴾ (الصافات: ۴۹) کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا:

((رِقَّتُهُنَّ كَرِقَّةِ الْجِلْدِ الَّذِیْ رَأَيْتَ فِی دَاخِلِ الْبَيْضَةِ مِمَّا يَلِی الْقِشْرَةِ))

''ان کی نزاکت ایسی ہوگی جیسے انڈے کے چھلکے کے اندر کی جھلی۔''

پوچھا ﴿ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴾ (الواقعہ: ۳۷) کی کیا تفسیر ہے؟ ارشاد فرمایا کہ:

((هُنَّ اللَّوَاتِیْ قُبِضْنَ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا عَجَائِزَ رُمْصًا شُمْطًا ، خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ بَعْدَ الْكِبَرِ فَجَعَلَهُنَّ اللّٰهُ عَذَارٰی ، عُرُبًا مُتَعَشِّقَاتٍ مُتَحَبِّبَاتٍ أَتْرَابًا ، عَلٰی مِيْلَادٍ وَاحِدٍ))

''جو مسلمان دیندار عورتیں بڑھاپے کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئی تھیں، انہیں اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا کرے گا اور انہیں باکرہ بنا دے گا۔ یہ اپنے خاوندوں سے بے حد عشق و محبت رکھنے والی ہوں گی اور نوعمر کم سن ہی رہیں گی۔''

پھر سیّدہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں: یا رسول اللہ ﷺ! دنیا کی عورتیں جو جنت میں جائیں گی افضل ہوں گی یا حوریں؟ فرمایا:

((بَلْ نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ، كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ.))

''بلکہ دنیا کی جنتی عورتیں حوروں سے بہت افضل و بہتر ہوں گی، جیسا کہ اوپر کا کپڑا نیچے کے کپڑے سے افضل و بہتر ہوتا ہے۔''

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اس کی وجہ؟ فرمایا:

((بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی ، أَلْبَسَ اللّٰهُ وُجُوْهَهُنَّ النُّوْرَ ، وَأَجْسَادُهُنَّ الْحَرِيْرَ ، بِيْضُ الْأَلْوَانِ ، خُضْرُ الثِّيَابِ ، صُفْرُ الْحُلِیِّ ، مَجَامِرُهُنَّ الدُّرَرُ ، وَأَمْشَاطُهُنَّ الذَّهَبُ ، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَبَدًا ، وَنَحْنُ

Marfat.com

الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَدًا ، طُوبٰى لِمَنْ كُنَّا لَهُ وَكَانَ لَنَا.))

''ان کا نماز، روزہ اور عبادتِ الٰہی۔ اُن کے چہرے نور میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس خالص ریشمی ہوں گے، ان کے رنگ سفید نورانی ہوں گے، ان کے کپڑے سبز ہوں گے۔ ان کے زیور زرد ہوں گے، ان کی انگیٹھیاں بھی موتیوں کی ہوں گی، ان کی کنگھیاں بھی سونے کی ہوں گی، یہ مل جل کر یہ ترانہ گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی مرنے والی نہیں۔ ہم آسودہ حال ہیں، کبھی تنگ حال ہونے کی نہیں۔ ہم ہمیشہ یہیں رہنے والیاں ہیں، کبھی ناراض ہوں نہ ناراض کریں۔ خوش نصیب ہیں وہ جو ہمیں پالیں اور ہم بھی خوش نصیب ہیں کہ ایسے خاوند ہمیں مل گئے۔''

پھر پوچھتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! بعض عورتوں کے (طلاق یا فوتگی سے) دو دو تین تین چار چار خاوند ہو جاتے ہیں، اگر وہ بھی جنت میں گئی اور اس کے یہ تمام خاوند بھی جنت میں گئے تو وہاں یہ کس کو ملے گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهَا تُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا ،فَتَقُولُ: يَارَبِّ إِنَّ هٰذَا كَانَ أَحْسَنَهُمْ مَعِيَ خُلُقًا فِي دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيهِ ،يَا أُمَّ سَلَمَةَ ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) [1]

''اُمِّ سلمہ! اسے اختیار ہو گا، ان میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔ پھر یہ اُسے پسند کرے گی جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش خلقی کے ساتھ اس سے پیش آیا ہو، کہہ دے گی کہ الٰہی! میں تو اس کے پاکیزہ اخلاق سے آرام میں رہی تھی۔ اس کو سب پر ترجیح دیتی ہوں، اسی کے نکاح میں مجھے دے دیا جائے۔ سنو اُمِّ سلمہ! خوش اخلاقی سے ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ملتی ہے۔''

---

[1] أخرجه القرطبي في كتابه : الجامع لأحكام القرآن : ۱۷/۲۰۵

Marfat.com

چھٹا باب

طہارت کے مسائل

پانی کے مسائل:

سوال: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرلیا کریں؟

جواب: فرمایا:

((هُوَ الطَّهُورُ مَاءُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ)) ❶

''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مُردہ جانور (ہر طرح کی مچھلی) حلال ہے۔''

سوال: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بئر بضاعہ جس میں حیض کے کپڑے اور گندگی اور کتوں کے گوشت ڈالے جاتے ہیں کیا اُس سے وضو ہوسکتا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.)) ❷

''پانی پاک ہے اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

سوال: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو پانی جنگل بیابان میں ہو جہاں چوپائے اور درندے بھی آتے جاتے رہتے ہوں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)) ❸

---

❶ أخرجه مالك/الطهارة/الطهور للوضوء: ٤٠ وأخرجه أبو داود /الطهارة/الوضو بماء البحر: ٨٣ وأخرجه الترمذى: أبواب الطهارة /ماجاء فى ماء البحرأنه طهور: ٦٩ وأخرجه النسائى/ الطهارة/ ماء البحر: ١/ ٥٩ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة/الوضوء بماء البحر: ٣٨٦

❷ أخرجه أبو داود: الطهارة/ماجاء فى بئر بضاعة: ٦٦ صحيح/ الألبانى

❸ أخرجه أبو داود /الطهارة/ما ينجس الماء: ٦٣ وأخرجه الترمذى/أبواب الطهارة/ماجاء أن الماء لا ينجسه شىء: ٦٧ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة: ٥٢٠ وأخرجه الدارمى/الطهارة/قدر الماء الذى لاينجس: ١٨٦/١

Marfat.com

''جب پانی دو قلے (یعنی دو گھڑے) ہو جائے تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔''

نجاست کی تعیین اور طہارت کے دیگر مسائل:

سوال: آپ ﷺ سے سوال کیا جاتا ہے کہ اگر چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کریں؟

جواب: فرماتے ہیں:

((أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ)) [1]

''اسے اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی اپنے کھانے کے لیے استعمال میں لاؤ۔''

اس میں گھی کے پگھلا ہوا اور جما ہوا ہونے کی کوئی تفصیل ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر جاتی ہے، وہ اسے اس کی کھال سمیت پھنکوا دیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((فَلَوْلَا أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا.))

''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اُتار لیا؟''

تو آپ رضی اللہ عنہا دریافت فرماتی ہیں: کیا مردہ بکری کی کھال ہم اُتار لیتے؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

سنو! جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (الانعام: ۱۴۵) یعنی...... ''آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں، اُن میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اُسے کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے۔ یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ

[1] أخرجه البخاری / الذبائح والصيد / إذا وقعت الفارة فی السمن الجامد أو المذاب: ٥٥٤٠۔ وأخرجه أبو داود / الأطعمة / فی الفارة تقع فی السمن: ٣٨٤١ وأخرجه الترمذی / الاطعمة / ما جاء فی الفارة تموت فی السمن: ١٧٩٨ أخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٢٣٣/٢

Marfat.com

غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطے کہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا، تو بلاشبہ (اس حالت مجبوری میں) تمہارا رب بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

((وَإِنَّكُمْ لَا تُطْعِمُونَهُ ،إِنْ تَدْبُغُوهُ تَنْتَفِعُوا بِهِ)) [1]

"تم اسے کھاتے تو نہیں ہو، اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھا سکتے ہو۔"

یہ سن کر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آدمی بھیج کر اس کی کھال اُتروالی اور اسے رنگ کر اس کی ایک مشک بنوالی جو پرانی ہونے تک ان کے کام آتی رہی۔

سوال: مردار کی کھال کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جواب:

((دِبَاغُهَا طُهُورُهَا أَوْ زَكَاتُهَا)) [2]

"اس کی پاکی دباغت دے لینا ہے۔"

سوال: ڈھیلوں کی نسبت سوال ہوا تو؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ ،حَجَرَانِ لِلصَّفْحَتَيْنِ ، وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ.))

"کیا تم تین پتھر نہیں پاتے؟ ان میں سے دو ڈھیلے سرین کے دونوں اطراف کے لیے اور ایک پاخانہ نکلنے کی جگہ کے لیے۔"

یہ حدیث حسن ہے جبکہ مالک کے نزدیک مرسلاً یوں مروی ہے:

---

[1] أخرجه البخاری /الإیمان والنذور/إذا حلف أن لا یشرب نبیذ افشرب......٦٦٨٦ وأخرجه مسلم / الحیض/طهارة جلود المیتة بالدباغ: ٣٦٣ وأخرجه أبو داود /اللباس/فی أصب المیتة: ٤١٢٠ وأخرجه الترمذی/اللباس/ماجاء فی جلود المیتة إذا دبغت: ١٧٢٧ وأخرجه ابن ماجة /اللباس/لبس جلود المیتة إذا دبغت: ٣٦١٠ وأخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ١/ ٣٢٧،٣٢٨

[2] أخرجه أبو داود/اللباس /فی أهب المیتة: ٤١٢٥۔ وأخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ٤٧٦/٣

Marfat.com

((أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ)) ❶

''کیا تم میں سے کوئی تین پتھر نہیں پاتا؟ اس روایت میں اور زیادتی نہیں۔''

سوال: سیّدنا سراقہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پائخانہ کے متعلق دریافت کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبلے کی جانب سے ہٹ جائیں، قبلے کی طرف منہ کریں نہ پیٹھ اور ہوا کے رُخ بھی نہ بیٹھیں (شاید اس لیے کہ ایسا نہ ہو کہ ہوا سے پیشاب کی چھینٹیں کپڑوں پر یا بدن پر جا پڑیں) اور تین پتھروں سے استنجاء کریں۔ ان میں لید، گوبر نہ ہو، یا تین لکڑی کے ٹکڑوں سے، یا تین مٹی کے چلو سے۔ ❷

اہل کتاب کے برتن:

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سیّدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں، یہ لوگ خنزیر کھاتے، شرابیں پیتے ہیں، آیا ہم ان کے برتنوں کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ جواب دیتے ہیں:

((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا)) ❸

''اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن مل جائیں تو ان میں کھاؤ پیو لیکن اگر اور برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا پکا اور پی سکتے ہو۔''

سوال: صحیحین میں ہے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:) ہم اہل کتاب کی زمین میں ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا لیا کریں؟

جواب: فرمایا:

((لَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا

---

❶ أخرجه الدار قطنى: الطهارة /الإستنجاء: ١/ ٥٦

❷ أخرجه الدار قطنى /الطهارة /الإستنجاء: ١/ ٥٧

❸ أخرجه أبو داود /الأطعمة/الأكل فى آنية أهل الكتاب: ٣٨٣٩ وأخرجه الترمذى/السير/ماجاء فى الانتفاع بآنية المشركين: ١٥٦٠ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا)) ❶

''نہ کھاؤ مگر اور برتن نہ ملیں تو، پھر انہیں دھولو اور ان میں کھاؤ۔''

سوال: مسند احمد اور سنن اربعہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال ہے: کیا ہم مجوسیوں کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ (جب کہ ہم ان کی طرف بے بس کر دیئے جائیں۔)

جواب: فرمایا:

((إِذَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ وَاطْبُخُوْا فِيْهَا.)) ❷

''ایسی مجبوری کی صورت میں انہیں دھولو اور ان میں کھالو۔''

سوال: ترمذی میں ہے کہ مجوسیوں کی ہنڈیا کی بابت آپ ﷺ سے سوال ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جواب:

((أَنْقُوْهَا غُسْلًا ، وَاطْبُخُوْا فِيْهَا.)) ❸

''انہیں دھو کر خوب صاف کرلو، پھر ان میں پکا سکتے ہو۔''

وسوسے:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ اُس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جس کے دِل میں وسوسہ گزرتا ہے کہ شاید ہوا نکل گئی ہو؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.)) ❹

''وہ نماز سے نہ پھرے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بو نہ آئے۔''

---

❶ أخرجه البخاری / الذبائح والصيد / آنية المجوس، والميتة: ٥٤٩٦ وأخرجه مسلم / الصيلو الذبائح / الصيد بالكلاب المعلمة: ١٩٣٠

❷ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٢/ ١٨٤

❸ أخرجه الترمذی / الأطعمة / ماجاء في الأكل في آنية الكفار: ١٧٩٦ صحيحٌ / الألبانیؒ

❹ أخرجه البخاری / الوضوء / لايتوضأ من الشك حتى يستيقن: ١٣٧ وأخرجه مسلم / الحيض / الدليل على أن من يتقن الطهارة ثم يشك...... : ٣٦١

Marfat.com

وضو، غسل، تیمّم اور مسح کے مسائل:

سوال: آپ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ:

جواب: ((يُجزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ.))

''اس میں تجھے وضو کافی ہے۔''

سائل کہتا ہے: میرے کپڑے پر جو لگ جائے اس کا کیا کروں؟ فرمایا:

((يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَهُ)) ❶

''ایک چلو پانی کا لے کر جہاں سے کپڑا گیلا ہو وہاں بہا دو۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صحیح بتلاتے ہیں۔''

سوال: آنحضرت ﷺ سے سوال کیا جاتا ہے کہ غسل کو کون سی چیز واجب کرتی ہے؟ اور (انزال والے) پانی کے بعد کے پانی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

جواب: ((ذَاكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي ، فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ ، وَتَوَضَّأُ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ)) ❷

''اُسے مذی کہتے ہیں، ہر نر مذی ڈالتا ہے تو اُس سے اپنی فرج کو اور خصیے کو دھو ڈال اور نماز کی طرح وضو کر لے۔''

سوال: سیّدہ فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے عرض کرتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کی بیماری ہے، میرا خون آتا ہی رہتا ہے تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضَةٍ ،فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي

---

❶ أخرجه أبو داود /الطهارة/فى المذى: ٢١٠۔ وأخرجه الترمذى/أبواب الطهارة/ماجاء فى المذى يصيب الثوب: ١١٥ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة وسننها/الوضوء فى المذى : ٥٠٦۔وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤٨٥/٣ وأخرجه الدارمى/الطهارة: ١٨٤/١

❷ أخرجه أبو داود /الطهارة /فى المذى: ٢١١۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٣٤٢/٤

Marfat.com

الصَّلَاةَ ،فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِی عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّی)) ❶

''نہیں یہ تو ایک رگ ہے، یہ خونِ حیض نہیں ہے۔ جب تیرے حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈال اور نماز شروع کر دے۔''

سوال: ایسی عورت کے بارے میں سوال پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

جواب: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا،ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ وَالْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) ❷

''جن مقررہ دنوں میں وہ حیض سے ہو جایا کرتی ہے، اُن دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کر لے اور نماز روزے کو بجالایا کرے۔ ہاں! ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کیا بکری کا گوشت کھانے سے وضو کرنا لازم ہے؟

جواب: فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ.)) ❸

''اگر چاہو کرلو، چاہو نہ کرو۔''

سوال: کسی نے پوچھا: کیا اونٹ کے گوشت سے وضو ہے؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ.)) ❹

''ہاں! اونٹ کے گوشت سے وضو کر لیا کرو۔''

---

❶ أخرجه البخاری/الحيض/الاستحاضة/٣٠٦ وأخرجه مسلم/الحيض/المستحاضة وغسلها وصلاتها: ٣٣٣ وأخرجه الترمذی/أبواب الطهارة/ماجاء فی المستحاضة: ١٢٥

❷ أخرجه أبو داود /الطهارة/من قال تغتسل من طُهر إلی طُهر: ٢٩٧ ـ وأخرجه الترمذی/أبواب الطهارة/٩٤: ٢٦ ـ ١ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة سننها/ماجاء فی المستحاضة: ٦٢٥

❸ أخرجه مسلم/الحيض/الوضوء من لحوم الإبل: ٣٦٠

❹ أخرجه مسلم/الحيض/الوضوء من لحوم الإبل: ٣٦٠

Marfat.com

سوال: سیّدہ اُمِ سُلیم رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل واجب ہے؟

جواب: فرمایا:

((إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ .))

ہاں! جب وہ خاص پانی کو دیکھ لے۔

تو سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟)) ❶

''ہاں! کیوں نہیں؟ سبحان اللہ! تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو پھر بچے کی مشابہت اس سے کیسے ہو جاتی ہے؟''

سوال: ایک روایت میں ہے کہ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اگر عورت اپنے خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)) ❷

''جب وہ یہ دیکھے تو غسل کرلے۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں جو خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے، تو اس وقت وہ کیا کرے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ الْمَاءُ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزِلَ)) ❸

---

❶ أخرجه البخاری /العلم/الحياء من العلم: ۱۳۰ وأخرجه مسلم/الحيض/وجوب الغسل على المرأة بزوج المنى منها: ۳۱۳

❷ أخرجه الترمذی/أبواب الطهارة /ماجاء فی المرأة ترى فی المنام مثل ما يرى الرجل : ۱۲۲ صحیحٌ

❸ أخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٦/ ٤٠٩ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة وسننها/فی المرأة ترى فی منامها ما يرى الرجل : ٦٠٢

Marfat.com

''جب تک انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں، جیسا کہ انزال کے بغیر مرد پر غسل نہیں۔''

سوال :امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نبی کریم ﷺ سے (کسی آدمی کے ذریعے) مذی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو، جواب ملتا ہے کہ:

((مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوءُ ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ ، وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَ فَتَوَضَّأْ ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ نَضْحَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ)) ❶

''مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب تو مذی دیکھے تو وضو کر، اپنا عضو دھو ڈال اور جب منی دیکھے تو غسل کر لیا کر۔''

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوال ہوا کہ ایک شخص تری تو دیکھتا ہے لیکن احتلام یاد نہیں۔

جواب:((يَغْتَسِلُ)) ''وہ غسل کرلے۔''

پوچھا: اور جو شخص سمجھتا ہو کہ اُسے احتلام ہو گیا لیکن تری نہیں پاتا وہ کیا کرے؟ فرمایا:

((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) ❷

''اس کے ذمے نہانا نہیں ہے۔''

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا جاتا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے اور تھک کر الگ ہو جاتا ہے۔ وہ کیا کرے؟

اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں ان کی طرف اشارہ کر کے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

جواب:

((إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ)) ❸

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ۱/ ۷۹

❷ أخرجه أبوداود /الطهارة /الرجل يجد البلة في منامه: ۲۳۶۔ وأخرجه الترمذي/أبواب الطهارة /فيمن يستيقظ فيرى بللا ولا يذكر إحتلامًا: ۱۱۳۔ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة /من احتلم ولم ير بللًا: ۶۱۲ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ۶/ ۲۵۶

❸ أخرجه مسلم/الحيض/نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانين: ۲۵۰

Marfat.com

''میں اور یہ ایسی حالت میں غسل کرتے ہیں۔''

سوال: سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں کہ میں اپنے بالوں کی مینڈیاں بہت مضبوطی سے گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولنا ضروری ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ،ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ)) ❶

''نہیں تمہیں صرف یہ کافی ہے کہ تین لپیں بھر کر پانی بہا لو، پھر سارا جسم دھو ڈالو۔''

ابوداوٗد میں یہ ہے کہ:

((وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ)) ❷

''ہر لپ کے ساتھ بالوں کو اچھی طرح مل لیا کرو۔''

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے کہتی ہے کہ جس راہ پر چلتے ہوئے ہم مسجد میں آتے ہیں وہ راستہ بڑا گندا ہے۔ بارش جب برستی ہو تو ہم کیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟))

''کیا اس کے بعد کوئی اس سے زیادہ صاف راستہ نہیں؟ اس نے کہا ''ہاں ہے۔''

فرمایا:

((هٰذِهِ بِهٰذِهِ أَلَيْسَ بَعْدَهُ مَا أَطْيَبُ مِنْهُ ؟ قُلْتُ بَلىٰ.))

بس تو اس کا بدلہ ہو گیا اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کے بعد اس سے طیب راستہ نہیں؟ سائلہ کہتی ہیں: ''میں نے جواب دیا کہ ہاں ہے، فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم / الحيض / حكم ضفائر المغتسلة: ٣٣٠

❷ أخرجه أبو داود / الطهارة / في المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل: ٢٥٢ حسنٌ الألباني

Marfat.com

((فَإِنَّ هٰذَا يَذْهَبُ بِذَاكَ)) ❶

"پھر وہ اسے لے جائے گا۔"

سوال: آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ہم مسجد کے ارادے سے چلتے ہیں اور ہمیں نجس راستوں پر سے چلنا پڑتا ہے؟ اس وقت کیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا)) ❷

"زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کر دیتا ہے۔"

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے سوال کرتی ہے کہ ہمارے کپڑے پر خونِ حیض لگ جائے تو ہم کیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ:

((فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَآءٍ ،ثُمَّ تَنْضَحُهُ ،ثُمَّ لِتُصَلِّيْ فِيْهِ)) ❸

"اسے کھرچ ڈالو، پانی ڈال کر خوب دھولو پھر اس میں نماز پڑھ سکتی ہو۔"

سوال: وضو کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) ❹

"وضو پورا کامل کرو۔ انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں پانی ڈالنے میں

---

❶ أخرجه أبو داود/الطهارة /فى الأذى يصيب الذيل: ٣٨٤ـ وأخرجه ابن ماجة/الطهارة وسننها/ الأرض يطهر بعضهابعضًا: ٥٣٣ـ وأخرجه أحمد فى كتابه:((المسند)): ٦/٤٣٥/ صحيحٌ الألبانيّ

❷ أخرجه ابن ماجة /الطهارة وسننها /الأرض يطهر بعضها بعضًا: ٥٣٢

❸ أخرجه البخارى /الحيض /غسل الدم:٣٠٧ـ وأخرجه مسلم /الطهارة /بنجاسة الدم وكيفية غسله: ٤٩١ـ وأخرجه أبو داود /الطهارة/المرأة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها: ٣٦٠وأخرجه الترمذى/الطهارة/ماجاء فى غسل دم الحيض من الثوب : ١٣٨

❹ أخرجه أبو داود /الطهارة /فى الإستنثار:١٤٢ـ وأخرجه النسائى /الطهارة/المبالغة فى الإستنشاق: ٨٧١

Marfat.com

مبالغہ کرو۔ ہاں روزے سے ہو تو نہیں۔''

سوال: سیدنا عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے وضو کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ ، فَأَنْقَيْتَهُمَا، خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ ، فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ ، فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)) ❶

''تو جب وضو کرنے کو بیٹھے گا، اپنے دونوں ہاتھ خوب صاف کرے گا تو ہاتھوں کے گناہ پوروں اور ناخنوں تک سے نکل جائیں گے اور پھر جب تو کلی کرے گا، ناک جھاڑے گا، منہ دھوئے گا، ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے گا اور اپنے سر کا مسح کرے گا اور اپنے پاؤں دھوئے گا تو تیری تمام خطائیں جھڑ جائیں گی گویا کہ اب پیدا ہوا۔''

سوال: ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے وضو کی بابت سوال کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اسے تین بار اعضائے وضو کو دھو کر دکھایا۔ پھر فرمایا:

((هٰكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ.)) ❷

''وضو اس طرح ہے، جس نے اس پر زیادتی کی، اس نے برا کیا، حد سے گزر گیا اور ظلم کیا۔''

سوال: ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے

---

❶ أخرجه النسائی /الطهارة، ح: ١٤٧۔ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه النسائی /الطهارة /الإعتدال فی الوضوء: ١٤٠۔ وأخرجه ابن ماجة /الطهارة وسننها/ ما جاء فی القصد فی الوضوء و كراهية التعدی فیه: ٤٢٢ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

اور دوسرے رستے سے کچھ ہوا نکل جاتی ہے، پانی کی کمی ہوتی ہے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ)) ❶

''جب تم میں سے کسی کی ہوا نماز کی حالت میں نکل جائے تو وہ وضو کرے۔ عورتوں کے پاخانے کی جگہ وطی نہ کرو، اللہ تعالیٰ حق سے شرماتا نہیں۔''

جرابوں پر مسح:

سوال: جرابوں پر مسح کرنے کی بابت آپ ﷺ سے سوال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .)) ❷

''مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن رات۔''

سوال: سیدنا ابن ابی عمارہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں موزوں پر مسح کرلوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ)) ہاں! (کرلو)

پوچھا گیا ایک دن؟ فرمایا:

((وَيَوْمَيْنِ)) دو دن بھی۔

پوچھا گیا اور تین دن بھی؟ فرمایا:

❶ أخرجه الترمذي / الرضاع / ماجاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن: ١١٦٤۔ وأخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ١/ ٨٦۔ وأخرجه الدارمي/ من أتى امرأته في دبرها: ١١٤٢

❷ أخرجه أبو داود/ الطهارة/ التوقيت في المسح: ١٥٧۔ وأخرجه الترمذي/ أبواب الطهارة / المسح على الخفين للمسافر والمقيم: ٩٥۔ وأخرجه النسائي/ الطهارة / التوقيت في المسح على الخفين: ١/ ٨٤۔ وأخرجه ابن ماجة / الطهارة / ماجاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر: ٥٥٤ صحيح الألباني

Marfat.com

((نَعَمْ، وَمَاشِئْتَ))

''ہاں! اور بھی جس قدر تو چاہے۔''

اہل علم کی ایک جماعت تو کہتی ہے کہ بغیر کسی تقرر مدت کے جرابوں پر مسح جائز ہے۔ وہ لوگ اس حدیث کے ظاہر پر عامل ہیں۔ دوسری جماعت کہتی ہے کہ یہ مطلق ہے اور تقرر اوقات والی احادیث مقید ہیں جبکہ مقید مطلق پر قاضی ہوتی ہے۔ پس مسافر زیادہ سے زیادہ تین دن تک جرابوں پر مسح کرسکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ ❶

تیمّم:

سوال: یک اعرابی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم ریتلے میدانوں میں چار چار پانچ پانچ ماہ گزارتے ہیں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں بھی ہوتی ہیں، جنبی مرد بھی ہوتے ہیں، فرمایئے ہم کیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ)) ❷

''مٹی کو لازم پکڑے رہو۔'' (یعنی تیمّم کرلیا کرو۔)

سوال: سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ میں پانی سے دور ہوتا ہوں، میرے ساتھ میری اہلیہ بھی ہوتی ہے اور مجھے نہانا ضروری ہو جاتا ہے تو میں کیا کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرٌ مَالَمْ تَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ حِجَجٍ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ)) ❸

''پاک مٹی، پاک کرنے والی ہے، گو دس سال تک تجھے پانی نہ ملے، جب مل

---

❶ أخرجه أبو داود / الطهارة / التوقيت فى المسح: ١٥٨۔ وأخرجه ابن ماجة / الطهارة / ماجاء فى المسح بغير توقيت: ٥٥٧۔ وأخرجه الدار قطنى / الطهارة / الرخصة فى المسح على الخفين: ١/ ١٩٨

❷ أخرجه أحمد فى كتابه: ((المسند)): ٢/ ٢٧٨

❸ أخرجه أبو داود / الطهارة / الجنب يتيمم: ٣٣٢۔ وأخرجه الترمذى / أبواب الطهارة: ١٢٤۔ وأخرجه النسائى / الطهارة / الصلوات بتيمم واحد: ١/ ١٧١ صحيح / الألبانى

Marfat.com

جائے تو غسل کرلیا کرو ورنہ تیمم کافی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔"

سوال: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میں نے اپنے پہنچے کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے پٹی باندھ رکھی ہے، (اس حالت میں کیا کروں؟)

جواب: جناب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَمَرَنِی أَنْ اَمْسَحَ عَلَی الْجَبَائِرِ.)) ❶

"اسی پر مسح کرلیا کرو۔"

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے غسل جنابت کا سوال کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْثُرْ رَأْسَهُ ، فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ ، لِتَغْرِفْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا)) ❷

"مرد اپنا سر کھول کر اسے دھوئے یہاں تک کہ بالوں کی جڑیں تر کر لے۔ عورت پر اپنے سر کا کھولنا ضروری نہیں۔ اسے یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی کی اپنے سر پر بہالے۔"

سوال: کسی نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا کہ میں نے جنابت کا غسل کیا، پھر صبح کی نماز بھی ادا کرلی، پھر دن نکلے معلوم ہوا کہ بہ قدر ایک ناخن کے جسم میں ایسی جگہ رہ گئی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ)) ❸

"اگر تو اس پر تر ہاتھ پھیر لیتا تو کافی تھا۔"

---

❶ أخرجه ابن ماجة / الطهارة / المسح على الجبائر : ٦٥٧ ضعيف / الألباني
❷ أخرجه أبو داود / الطهارة / فى المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل : ٢٥٥ صحيح / الألباني
❸ أخرجه ابن ماجة / الطهارة / من اغتسل من الجنابة فبقى فى جسده لمعة...... : ٦٦٤ ضعيف الألباني

Marfat.com

عورتوں کے مسائل:

سوال: ایک عورت کے حیض سے متعلق سوال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَ هَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ ، فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا ، فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا .)) ❶

''ایسی عورت پانی اور بیری کے پتے لے کر بیٹھے، خوب صفائی کرے، اپنے سر کے بالوں کو خوب مَل مَل کر دھوئے یہاں تک کہ جڑیں بھی دھل جائیں، پھر اپنے اوپر پانی بہالے، پھر ایک مشک آلود پھایا لے کر صفائی کرے۔''

سوال: آپ ﷺ سے ایک عورت نے جنابت کے غسل کی نسبت سوال کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْتُبْلِغُ الطُّهُورَ ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا ، فَتَدْلُكُهُ ، حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ، ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ)) ❷

''پانی لے کر خوب پاکیزگی حاصل کرو پھر اپنے سر پر بہا کر خوب ملو یہاں تک کہ جڑیں بھی بھیگ جائیں پھر اپنے جسم پر پانی بہالو۔''

سوال: ایک صاحب آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ عورت کی حالت حیض میں میرے لیے کیا حلال ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم / الحيض / استحباب استعمال المغتسلة من الحيض...... : ٣٣٢۔ وأخرجه ابن ماجة / الطهارة / الحائض كيف تغتسل: ٦٤٢

❷ أخرجه مسلم / الحيض / استحباب استعمال المغتسلة من الحيض...... : ٣٣٢۔ وأخرجه ابن ماجة / الطهارة / الحائض كيف تغتسل: ٦٤٢

Marfat.com

((لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ، ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا)) ❶

''وہ تہبند باندھ لے۔ پھر اوپر کے جسم سے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

سوال: ترمذی میں ہے کہ اس سوال پر؛ کیا حائضہ عورت کے ساتھ کھا سکتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت دی۔

((وَاكُلِهَا)) ❷

''ہاں! اس کے ساتھ کھالیا کرو۔''

سوال: دارقطنی میں ہے: اس سوال پر کہ نفاس والی عورت کب تک بیٹھی رہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ)) ❸

''اس حالت میں چالیس دن تک نماز، روزے اور طواف بیت اللہ الحرام وغیرہ سے رکی رہے ہاں جب پاک ہو تو یہ امور بجالائے۔''

❀❀❀❀❀

---

❶ أخرجه البخاری / الحيض / مباشرة الحائض عن امرأته وهی حائض: ۳۰۲۔ وأخرجه مالك / الطهارة / مايحل للرجل من امرأته وهی حائض: ۱۲۶

❷ أخرجه الترمذی / الطهارة / ماجاء فی مؤاكلة الجنب والحائض وسؤرهما: ۱۳۳ صحيح الألبانی

❸ أخرجه الدار قطنی / الحيض: ۱/ ۲۲۰

Marfat.com

ساتواں باب:

نماز کے مسائل

سوال: آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: فرمایا: ((نَعَمْ)) ''ہاں! وہاں نماز پڑھ لیا کرو۔''

سوال: پوچھا گیا اور اونٹوں کے باڑے میں؟

جواب: فرمایا: ((لَا)) ❶ ''نہیں۔''

سوال: ایک شخص آپ ﷺ سے دریافت کرتا ہے: کسی آدمی نے غیر عورت سے وہ سب کچھ کیا جو خاوند اپنی بیوی سے کرتا ہے، صرف مجامعت نہیں کی۔ اس پر آیت ﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ﴾ (ھود: ۱۱۴) نازل ہوئی یعنی ''دن کے دونوں حصّوں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کرتے رہو، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں،

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جواب: ((تَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ.))

''تو وضو کر، پھر نماز پڑھ۔''

سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا عام مسلمانوں کے لیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً)) ❷

---

❶ أخرجه مسلم/الحيض/الوضوء من لحوم الإبل: ٣٦٠

❷ أخرجه البخاری/المواقيت/الصلاة كفارة: ٥٢٦ وأخرجه مسلم/التوبة/قوله تعالى: ﴿إن الحسنات يذهبن السيئات﴾: ٢٧٦٣

Marfat.com

”بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے یہ حکم عام ہے۔“

سوال: مسلم شریف میں ہے کہ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمام عملوں میں سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے نزدیک کون سا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَإِنَّكَ لَاتَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً)) [1]

”تو اللہ تعالیٰ کے لیے بکثرت سجدے کرتا رہ ، ہر سجدے پر اللہ تعالیٰ تیرے درجے بڑھائے گا اور تیرے گناہ معاف فرمائے گا۔“

سوال: سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا؛ نماز گھر میں بہتر ہے یا مسجد میں افضل؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا تَرٰى إِلٰى بَيْتِي؟مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً)) [2]

”تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر سب سے زیادہ مسجد کے قریب ہے۔ مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی نماز سے زیادہ محبوب ہے، سوائے فرض نماز کے۔“

سوال: آپ ﷺ سے گھروں میں نماز پڑھنے کا سوال ہوتا ہے؟

جواب: فرماتے ہیں:

((نَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ.)) [3]

”اپنے گھروں کو (اللہ کے ذکر اور نماز سے) نورانی بنالیا کرو۔“

---

[1] أخرجه مسلم / الصلاة / فضل السجود والحث عليه : ٤٨٨

[2] أخرجه ابن ماجة / إقامة الصلاة / ماجاء فى التطوع فى البيت : ١٣٧٨ صحيح

[3] أخرجه ابن ماجة / إقامة الصلاة / ماجاء فى التطوع فى البيت : ١٣٧٥

Marfat.com

سوال: یارسول اللہ ﷺ ! بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم کب کریں؟

جواب: فرمایا:

((إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوْهُ بِالصَّلَاةِ.)) ❶

''جب وہ دائیں بائیں میں تمیز کرنے لگیں تو انہیں نماز کا حکم کرو۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ ! ہم اس مخنث کو قتل کردیں جو مرد ہو کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے؟ (مگر نماز روزہ کرتا ہے۔)

جواب: فرمایا:

((إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ)) ❷

''نمازیوں کو قتل سے مجھے ممانعت ہے۔''

سوال: نماز کے وقتوں کا سوال ہوتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ سائل سے فرماتے ہیں:

((صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ "يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ.))

''دو دن ہمارے ساتھ نمازیں پڑھو۔''

سورج ڈھلتے ہی سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم ہوتا ہے، پھر تکبیر کہنے کا۔ پھر جب کہ سورج بہت اونچا تھا، بالکل چمکدار، پوری تیزی پر، عصر کی اقامت کا حکم ہوتا ہے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی مغرب کی (اذان اور) اقامت کا حکم ہوتا ہے، شفق کے غائب ہوتے ہی عشاء کی اقامت ہوتی ہے۔ صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی نمازِ فجر کا حکم ہوتا ہے۔ دوسرے دن ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں، عصر کی نماز کچھ دیر کر کے پڑھتے ہیں لیکن سورج اس وقت بھی اونچا ہی تھا (بالکل بلند، واضح اور روشن)، مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں، عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے کے بعد ادا کرتے ہیں، صبح کی نماز سویرا کر کے پڑھتے ہیں، پھر فرماتے ہیں:

---

❶ أخرجه أبو داود / الصلاة / متى يؤمر الغلام بالصلاة : ٤٩٧ ضعيف / الألباني

❷ أخرجه أبو داود / الأدب / في الحكم في المخنثين : ٤٩٢٨ صحيح / الألباني

Marfat.com

((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟.))

''نماز کے وقتوں کا پوچھنے والا کہاں ہے؟''

اس نے کہا: اے اللہ نبی ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا:

((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا رَأَيْتُمْ.)) ❶

''نماز کا وقت وہ ہے جو تم نے دیکھ لیا۔''

عورت کی نماز کہاں افضل ہے؟

سوال: ایک صحابیہ آپ ﷺ سے کہتی ہیں: میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتی رہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي)) ❷

''ہاں مجھے معلوم ہو گیا کہ تمہاری چاہت میرے ساتھ نماز ادا کرنے کی ہے۔ سنو! تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

چنانچہ اس نیک بی بی نے اپنے گھر کے انتہائی اندرونی کونے میں جو سب سے کم روشنی والی جگہ تھی وہاں اپنی مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہیں انتقال کے وقت تک نماز پڑھتی رہی۔

---

❶ أخرجه مسلم / المساجد ومواضع الصلاة / أوقات الصلوات الخمس: ٦١٣

❷ أخرجه أبو داود / الصلاة / التشديد في خروج النساء إلى المساجد: ٥٧٠۔ وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٦ / ٣٧١ صحيح / الألباني واللفظ لأحمد

Marfat.com

سوال: آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ تمام جگہوں میں بہتر جگہ کون سی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَاأَدْرِیْ حَتّٰی أَسْأَلَ جِبْرِیْلَ))

''مجھے اس کا علم نہیں جب تک کہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ نہ لوں۔''

پھر آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: انہوں نے کہا: مجھے بھی معلوم نہیں جب تک میں حضرت میکائیل سے دریافت نہ کرلوں۔ پھر حضرت جبرئیل آئے اور فرمایا کہ:

((خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ ، وَشَرُّھَا الْأَسْوَاقُ)) ❶

''بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہ بازار ہیں۔''

سوال: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((فِی الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّ سِتُّوْنَ مَفْصِلًا ، فَعَلَیْهِ أَنْ یَتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ.))

''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اس پر ضروری کہ ہر جوڑ پر صدقہ دے۔ تب لوگوں نے کہا: اس قدر صدقہ کرنے کی طاقت کسے ہے؟''

جواب: فرمایا:

((أَلنُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ فَیَدْفِنُھَا ، أَوِ الشَّیْءُ فَیُنَحِّیْهِ عَنِ الطَّرِیْقِ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُكَ)) ❷

''رینٹ یا تھوک مسجد میں دیکھ کر اسے دفن کر دینا' راستے میں سے کسی ایذا دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے' اگر تو یہ بھی نہ کر پائے تو ضحیٰ کے وقت کی دو رکعت تجھے کافی ہیں۔''

---

❶ دار المعرفۃ بیروت کی طبع شدہ اصل کتاب فتاویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس پر الشیخ خلیل مأمون شیحا کی تحقیق وتخریج درج ہے، میں یہاں سنن ابی داود حدیث: ۵۷۰ اور مسند احمد: ۳۷۱/۶ کا حوالہ دیا گیا ہے مگر یہ حدیث دونوں کتب میں نہیں ہے۔ (ابو یحییٰ)

❷ أخرجه أبو داود / الأدب / فی إماطة الأذی عن الطريق: ۵۲۴۲ صحيحٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

سوال: یارسول اللہ ﷺ! بیٹھ کرنماز پڑھنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ ، وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ ،وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَهُ نَصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)) [1]

''جو کھڑا ہوکر پڑھے وہ افضل ہے' جو بیٹھ کر پڑھے اسے آدھا اجر ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اسے اس سے بھی آدھا اجر ہے۔''

میں کہتا ہوں اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں' ایک تو یہ کہ یہ حکم نفل نماز کا ہے۔ یہ مطلب تو ان کے نزدیک ہے جو لیٹ کر نوافل کا پڑھنا جائز جانتے ہیں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ معذور لوگوں کے لیے ہے۔ اسے اپنے فعل پر آدھا اجر ملتا ہے اور نیت پر پورا اجر ملتا ہے۔

سوال: نبی کریم ﷺ سے ان امراء کی بابت سوال ہوا جو نمازوں کو وقت سے تاخیر کر کے پڑھیں گے کہ ان کے ساتھ کیسے کیا جائے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةً)) [2]

''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو' پھر ان کے ساتھ بھی ادا کرلیا کرو' وہ تمہارے لیے نفل ہوجائے گی۔'' یہ حدیث صحیح ہے۔

سوال: سیّدنا صفوان بن معطل سلمی کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کے سامنے اپنے خاوند کی شکایت کرتی ہیں کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے روزہ تڑوا دیتے ہیں اور صبح کی نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ

---

[1] أخرجه البخاری/تقصیر الصلاة/صلاة القاعد بالإيماء: ۱۱۱۶۔ وأخرجه أبوداود/ الصلاة : ۹۵۱۔ وأخرجه الترمذی /الصلاة: ۳۷۱۔ وأخرجه النسائی/قیام اللیل/فضل صلاة القاعد علی صلاة النائم: ۳/۲۲۳

[2] أخرجه مسلم/المساجد / كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار: ۶۴۸۔ وأخرجه أبوداود/ الصلاة: ۴۳۱۔ وأخرجه الترمذی /الصلاة: ۱۷۶۔ وأخرجه النسائی /الإمامة/الصلاة مع أئمة الجور: ۲/۷۵

Marfat.com

سورج طلوع ہو جائے۔ آپ ﷺ نے سب باتیں صفوان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیں تو انہوں نے جواب دیا: کہ یہ دو دو سورتیں ملا کر پڑھتی ہیں جس سے میں نے انہیں منع کر رکھا ہے۔

جواب: یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ))

اگر ایک ہی سورت ہوتی تو تمام دنیا کے لوگوں کو کافی تھی۔

کہا: روزوں کی نسبت یہ گزارش ہے کہ یہ نفلی روزے رکھتی چلی جاتی ہیں۔ میں نوجوان آدمی ہوں کب تک صبر کرتا رہوں؟ اسی وقت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَصُوْمُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))

''کوئی عورت نفلی روزہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ رکھے۔''

کہا: اور میری صبح کی نماز کی تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ کام کاج والے آدمی ہیں، سورج طلوع ہو جانے تک آنکھ نہیں کھلتی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ إِذَا اسْتَيْقَظْتَ)) [1]

''تو جب جاگے نماز ادا کر لے۔''

میں کہتا ہوں چونکہ یہ کام کاج والا گھرانا تھا، اسی وجہ سے تہمت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ان کا نام آیا، اس لیے کہ یہ قافلے میں سب سے پیچھے تھے۔ تہمت کے قصے میں ان کے جو الفاظ ہیں کہ واللہ میں نے کسی عورت کا بازو کبھی نہیں کھولا، یہ اس حدیث کے خلاف نہیں اس لیے کہ اس وقت تک ان کا نکاح نہیں ہوا تھا، نہ یہ کسی عورت سے ملے تھے، اس کے بعد ان کا نکاح ہو گیا تھا۔

تہجّد:

سوال: پوچھا گیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کسی وقت اللہ کی نزدیکی بنسبت دوسرے وقت کے زیادہ بھی ہوتی ہے؟

[1] أخرجه أبو داود/الصوم/المرأة تصوم بغير إذن زوجها: ٢٤٥٩۔ وأخرجه ابن حبان في: ((صحيحه)): ١٤٨٨۔

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ ، أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.)) ❶

''ہاں! اللہ تعالیٰ آدھی رات کے وقت اپنے بندوں سے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ پس اگر تم اس وقت ذکر اللہ کر سکتے ہو تو ضرور کرلو۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ صلوٰۃِ وسطیٰ کونسی نماز ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.)) ❷

''عصر کی نماز ہے۔''

سوال: کیا رات میں ایسا وقت بھی ہے کہ اس وقت نماز کا پڑھنا مکروہ ہو؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ ، إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ، ثُمَّ صَلِّ ، فَا لصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ، حَتّٰى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلٰى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَإِذَا كَانَتْ عَلٰى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسْجَرُ فِيْهَا جَهَنَّمُ وَ تُفَتَّحُ فِيْهَا أَبْوَابُهَا ، حَتّٰى تَزِيْغَ الشَّمْسُ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ ، فَإِذَا زَالَتْ فَالصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ.)) ❸

---

❶ أخرجه الترمذی/الدعوات/ ۱۱۹ : ۳۵۷۹ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ وأخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ۱۲۲/۱

❸ أخرجه ابن ماجة /إقامة الصلاة/ماجاء فی الساعات التی تکره فیها الصلاة: ۱۲۵۲۔ أخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ۳۱۲/۵ صحیحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''ہاں! صبح کی نماز کے بعد سے رُک جاؤ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، پھر نماز پڑھ سکتے ہو، نماز حاضر ہے اور قبولیت کے قابل ہے جب تک کہ آفتاب درمیان میں نہ آجائے۔ (دوسرا ممنوع وقت وہ ہے کہ) جب سورج تیرے سر پر آکر ایسا کھڑا ہو جائے جیسے کوئی نیزہ ہو تو اس وقت بھی نماز چھوڑ دے۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، اس کے دروازے کھل جاتے ہیں، (اگر تیرا چہرہ مشرق کی طرف ہو اور) جب سورج تیرے دائیں جانب اونچا چڑھ کر ڈھل جائے تو پھر نماز حاضر اور قبول شدہ ہے عصر کی نماز تک (تیسرا ممنوع وقت) جب عصر کی نماز پڑھ لے تو پھر سورج چھپ جانے تک نماز نہ پڑھو۔''

اس میں نماز کی ممانعت کا تعلق صبح کی نماز کے پڑھنے سے ہے نہ کہ اس کا وقت ہو جانے سے۔

ایک وتر:

سوال: رات کی تہجد کی نماز کی بابت آپ ﷺ سے سوال کیا گیا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((مَثْنٰی مَثْنٰی ، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) [1]

''(رات کی نماز) دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک وتر پڑھ لو۔''

سوال: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ وتر کی نماز کتنی رکعت پڑھوں؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

((بِوَاحِدَةٍ.))

''ایک رکعت۔''

کہتے ہیں مجھے اس سے زیادہ کی بھی طاقت ہے۔ فرماتے ہیں:

((ثَلَاثٌ، بِخَمْسٍ، بِسَبْعٍ.))

---

[1] أخرجه البخاري /التهجد/ كيف صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي ﷺ؟ ١١٣٧ـ وأخرجه مسلم /صلاة المسافرين/ صلاة الليل مثنى مثنى، والتر ركعة من آخر الليل: ٧٤٩

Marfat.com

''پھر تین رکعت، پھر فرماتے ہیں پانچ رکعت، پھر فرماتے ہیں سات رکعت۔''

ترمذی میں ہے کہ: ﴿ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴾ (الفجر: ۳) کی بابت آپ ﷺ سے سوال ہوا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اس سے مراد:

((هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ.))

''جفت اور طاق رکعت کی نماز ہے۔''

سنن دارقطنی میں ہے کہ ایک صاحب نے آپ ﷺ سے وتر کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے تین وتروں کی نسبت فرمایا:

((اِفْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ)) [1]

''دو پڑھ کر سلام پھیر کر پھر ایک پڑھو۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ افضل نماز کون سی ہے؟

جواب: فرمایا:

((طُولُ الْقُنُوتِ)) [2]

''جس کا قیام لمبا ہو۔''

سوال: پوچھا گیا کہ رات کے کس وقت تہجد پڑھنا افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((نِصْفُ اللَّيْلِ ، وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ.))

''آدھی رات کو اور اس کے عامل بہت کم ہیں۔''

سوال: نسائی شریف میں ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی ساعت بہ نسبت دوسری ساعت کے اللہ سے زیادہ قریب کرنے والی بھی ہے؟

جواب: فرمایا:

---

[1] أخرجه الدار قطني / الصلاة / الوتر بخمس أو بثلاث أو بواحدة ......: ۲/ ۲٤

[2] أخرجه مسلم/ صلاة المسافرين/ أفضل الصلاة طول القنوت: ۷٥٦ـ وأخرجه أبو داود/ الصلاة / افتتاح صلاة الليل بركعتين: ۱۳۲٥ ـ وأخرجه ابن ماجة / إقامة الصلاة/ ماجاء في طول القيام في الصلوات: ۱٤۲۱ ـ وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۳/ ۳۰۲

Marfat.com

((نَعَم، جَوفُ اللَّيلِ الأَوسَطِ)) ❶

''ہاں! درمیان آدھی رات کا وقت۔''

ناخواندہ آدمی کی نماز میں قرأت:

سوال: ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا: میں قرآن میں سے کچھ بھی یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ مجھے وہ سکھا دیجئے جو مجھے کافی ہو۔؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہہ لو:

((سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ))

اس نے کہا ''یا رسول اللہ! یہ تو سب اللہ کے لیے ہوئے، آپ میرے لیے کیا بتلاتے ہیں؟ فرمایا کہہ:

((اَللّٰهُمَّ ارحَمنِی وَارزُقنِی وَعَافِنِی وَاهدِنِی))

جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا جیسے کوئی چیز لے رہا ہو۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا هٰذَا فَقَد مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الخَيرِ)) ❷

''اس نے اپنے دونوں ہاتھ خیر سے پُر کر لیے۔''

مریض آدمی کی نماز:

سوال: سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بواسیر کی بیماری تھی۔ نبی کریم ﷺ سے نماز کا سوال کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا، فَإِن لَّم تَستَطِع فَقَاعِدًا، فَإِن لَّم تَستَطِع فَعَلٰى

---

❶ اخرجه النسائی: ٥٥٧

❷ أخرجه أبو داود /الصلاة/مایجزیء الأمی والأعجمی فی القراءة: ٨٣٢/١۔ وأخرجه النسائی /الافتتاح/مایجزیء من القراءة لمن لا یحسن القرآن: ١٤٣/٢ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

جَنُبٍ)) ❶

''کھڑے ہو کر پڑھو، نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو لیٹے لیٹے کروٹ کے بل۔''

امام کے پیچھے کیا پڑھوں؟:

سوال: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے کچھ پڑھوں؟ یا چپ رہوں؟

جواب: فرمایا:

((بَلْ أَنْصِتْ ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ)) ❷

''چپ رہو یہی تجھے کافی ہے۔''

(مراد الحمد کے سوا قرأت کے وقت چپ رہنا ہے کیوں کہ الحمد کا تو خاص آپ ﷺ کا حکم ہے اور اس کے بغیر نماز کے نہ ہونے کو آپ ﷺ نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ: لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)

مسافر کی نماز:

سوال: لکڑ ہاروں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ نبی ﷺ! ہم تو برابر سفر میں ہی رہا کرتے ہیں۔ ہم نماز کے بارے میں کیا کریں؟

جواب: فرمایا:

((ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ رُكُوعًا ، وَثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ سُجُودًا)) ❸

''رکوع میں تین تسبیحیں پڑھ لو اور سجدے میں بھی صرف تین تسبیحیں پڑھ لیا کرو۔''

نماز میں شیطانی خیالات آنے پر:

سوال: سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو شیطان

---

❶ أخرجه البخاری / تقصير الصلاة / إذا لم يُطق قاعدًا صلى على جنب : ۱۱۱۷۔ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٤ / ٤٢٦ ❷ أخرجه الدار قطنی : الصلاة: ۱ / ۳۲۰

❸ أخرجه الشافعی فی مسنده: ۱ / ۸۹

Marfat.com

نے بڑا تنگ کیا۔ نماز بھی مجھ پر مشکل ہو پڑی ہے، خلط ملط کر دیتا ہے۔؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خُنْزَبٌ ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ ، فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) ❶

''اس شیطان کا نام خنزب ہے، جب تجھے اس کا احساس ہو تو اللہ سے پناہ مانگ اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔''

کہتے ہیں میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطانی حرکت مجھ سے دور کر دی۔

مجامعت والے لباس اور ایک کپڑے میں نماز:

سوال: ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ جن کپڑوں کو پہنے ہوئے میں اپنی بیوی سے مجامعت کروں انہی میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، إِذَا لَمْ تَرَ فِيهِ أَذًى)) ❷

''ہاں! بشرطے کہ اس میں کوئی ناپاکی نہ ہو، اگر ہو تو اسے دھو ڈال۔''

سوال: سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ہم اپنی شرمگاہوں کے بارے میں کہاں تک مقید ہیں اور کہاں تک آزاد ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ.))

''اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر بجز اپنی بیوی کے اور اپنی ملکیت کی لونڈی کے۔''

پوچھا گیا کہ اگر مرد مرد کے ساتھ ہی ہو؟ فرمایا:

((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ.))

---

❶ أخرجه مسلم / السلام/ التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة: ۲۲۰۳

❷ أخرجه أبو داود /الطهارة /الصلاة الذى يصيب أهله فيه: ۳۶۶۔ وأخرجه النسائى / الطهارة المنى يصيب الثوب : ۱/ ۱۵۵. صحيح/ الألبانیؒ

Marfat.com

''جہاں تک ہوسکے خیال رکھ کہ کوئی بھی شرم گاہ دیکھنے نہ پائے۔''

دریافت کیا گیا کہ اگر تنہائی ہو؟ فرمایا:

((فَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)) ❶

''پھر بھی لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے شرم ولحاظ رکھا جائے۔''

سوال: سوال ہوا، کیا ایک کپڑے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:

((أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟)) ❷

''کیا تم میں سے ہر شخص دو کپڑے پاتا ہے؟''

سوال: سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میں شکار میں ہوتا ہوں اور صرف ایک کرتا ہی پہنے ہوئے ہوتا ہوں تو کیا میں اسی میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَازْرُرْهُ وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا شَوْكَةً)) ❸

''گھنڈی لگالیا کرو اور کچھ نہ ملے تو کانٹے سے ہی سہی۔''

نسائی میں یہ بھی ہے کہ گرمی کا زمانہ ہوتا ہے اور میں صرف کرتا ہی پہنے ہوئے ہوتا ہوں۔

سوال: سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں: ''کیا عورت چادر اور دوپٹے سے نماز

---

❶ أخرجه أبو داود /الحمام /ماجاء فی التعری: ٤٠١٧۔ وأخرجه الترمذی /الأدب /ماجاء فی حفظ العورة : ٢٧٩٤۔ وأخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ٣/٥ حسنٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه البخاری /الصلاة/الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفًا به: ٣٥٨۔ وأخرجه مسلم / الصلاة/الصلاة فی ثوب واحد وصفة لبسه: ٥١٥۔ وأخرجه أبو داود /الصلاة /جماع أثواب مایصلی به: ٦٢٥۔ وأخرجه مالك /صلاة الجماعة/الرخصة فی الصلاة فی الثوب الواحد : ٣٢٠

❸ أخرجه أبو داود /الصلاة : ٦٣٢۔ وأخرجه أحمد فی کتابه: ((المسند)): ٤/٤٩۔ وأخرجه النسائی /القبلة /الصلاة فی قمیص واحد : ٧٦٤

Marfat.com

ادا کر سکتی ہے جبکہ تہبند باندھے ہوئے نہ ہو؟

جواب: فرمایا:

((إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا)) ❶

''ہاں اس وقت پڑھ سکتی ہے جب چادر اتنی لمبی چوڑی ہو کہ قدم ڈھانپ لے۔''

پوستین اور اسلحہ سمیت نماز:

سوال: ایک صاحب سوال کرتے ہیں: کیا پوستین پہنے ہوئے میں نماز پڑھ لوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((دِبَاغُهُ طَهُورُهُ)) ❷

''چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔''

سوال: کمان اور ترکش کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا جاتا ہے؟

جواب: جواب دیتے ہیں:

((اِطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ)) ❸

''ترکش کو علیحدہ کر دو۔ ہاں! کمان رہتے ہوئے نماز پڑھ سکتے ہو۔''

دنیا کی سب سے پہلی مسجد:

سوال: سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ دریافت کرتے ہیں کہ زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ.)) ''مسجد حرام۔''

پوچھا: پھر کون سی؟ فرمایا:

---

❶ أخرجه أبو داود /الصلاة /فى كم تصلى المرأة ؟: ٦٤٠۔ وأخرجه مالك: صلاة الجماعة الرخصة فى صلاة المرأة فى الدرع والخمار: ٣٢٦

❷ اخرجه مسلم / الحيض / طهارة جلود الميتة: ٣٦٦

❸ اخرجه النسائي / الصلاة / الصلاة في القوس والقرن والنعل: ١/٣٩٩

Marfat.com

((اَلْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی)) ''مسجد اقصیٰ۔''

دریافت کیا: ان دونوں کے بننے کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ فرمایا:

((أَرْبَعُوْنَ عَامًا ، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ ، فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ)) [1]

''چالیس سال کا۔ پھر تیرے لیے ساری زمین مسجد ہے جہاں وقتِ نماز آ جائے وہیں نماز ادا کر لے۔''

کشتی میں نماز:

سوال: مستدرک حاکم میں ہے کہ سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کشتی میں نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)) [2]

''کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ ہاں! اگر غرق ہونے کا خوف ہو تو اور بات ہے۔''

حالت نماز میں جائز اور ناجائز حرکات:

سوال: آنحضرت ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ نماز میں سجدے کی جگہ سے کنکریوں کو ٹھیک کرنا درست ہے یا نہیں؟ فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً)) [3]

''اگر ایسا کرنا لازم ہو تو صرف ایک بار کر لو۔''

---

[1] أخرجه مسلم / المساجد : ٥٢٠ـ وأخرجه ابن ماجة / المساجد/ أى مسجد وضع أول : ٧٥٣

[2] أخرجه البخارى / المساجد / الصلاة على الحصير : ٣٧١

[3] أخرجه البخارى /العمل فى الصلاة/مسح الحصى فى الصلاة :١٢٠٧ـ وأخرجه مسلم / المساجد / كراهية مسح الحصى وتسوية التراب فى الصلاة : ٥٤٦ـ وأخرجه أبوداود / الصلاة/ مسح الحصى فى الصلاة: ٩٤٦ـ وأخرجه الترمذى /الصلاة/ماجاء فى كراهية مسح الحصى فى الصلاة: ٣٨٠

Marfat.com

سوال: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

جواب:

((وَاحِدَةٌ وَلَأَنْ تُمْسِكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مَائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُوادُ الْحَدَقِ)) ❶

''ایک بار، لیکن ایک بار بھی نہ کرنا ہی تیرے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ اس سے بھی اچھا ہے کہ تجھے سو اونٹنیاں ملیں جن میں سے ہر ایک بہت اچھی اور سیاہ رنگ کی ہو۔''

یاد رہے کہ مسجد نبوی کے فرش پر کنکریاں بچھی ہوئی تھیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سجدے کے وقت انہیں درست کر لیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ تو ایسا کرنے کی رخصت دی ہے تاہم اس کے چھوڑنے کی فضیلت بھی بیان فرما دی۔ یہ حدیث مسند میں ہے۔

سوال: آپ ﷺ سے حالت نماز میں اِدھر اُدھر التفات کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

((إِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ)) ❷

''یہ تو اُچک لینا ہے، اس سے شیطان بندے کی نماز کا حصہ چھین لیتا ہے۔''

ایک ہی نماز کو دوبارہ پڑھنا:

سوال: آپ ﷺ سے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنی منزل (گھر) میں نماز پڑھ لے، پھر مسجد میں آئے اور یہاں نماز کھڑی ہو تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھے؟

جواب: فرمایا:

((فَذَا لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ)) ❸

❶ أخرجه أحمد فى كتابه: ((المسند)): ۳۲۸/۳

❷ أخرجه البخارى /الأذان /الإلتفات فى الصلاة: ۷۵۱۔ وأخرجه أبو داود /الصلاة /الالتفات فى الصلاة: ۹۰۹۔ وأخرجه النسائى/ السهو /التشديد فى الالتفات فى الصلاة: ۸/۳

❸ أخرجه أبو داود /الصلاة /فى لجمع فى المسجد مرتين: ۵۷۸

Marfat.com

”پھر تو یہ اس کے لیے اکٹھا ملا ہوا حصہ ہے۔“
یعنی ان میں سے ایک نفل اور دوسری فرض ادا ہو جائے گی۔

کتے کا نمازی کے سامنے سے گزرنا:

سوال: سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سیاہ رنگ کے کتے کے نمازی کے آگے سے گزر جانے سے نماز کے ٹوٹ جانے کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ نہ سرخ رنگ کا کتا ہو نہ زرد رنگ کا؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:
((اَلْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ)) [1]
”سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔“

سجدہ سہو کا بیان:

سوال: ایک شخص آپ ﷺ سے ذکر کرتا ہے کہ میں نماز میں کھڑا ہوا، لیکن ایسا خیال چوکا کہ نہیں معلوم طاق رکعتیں ہوئیں یا جفت؟

جواب: فرمایا:
((إِيَّایَ أَنْ يَتَلَعَّبَ بِكُمُ الشَّيْطَانُ فِیْ صَلَاتِكُمْ ، مَنْ صَلّٰى فَلَمْ يَدْرِ أَشَفَعَ أَوْ أَوْتَرَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تَمَامُ صَلَاتِهِ)) [2]
”اس سے بہت بچنا چاہیے کہ شیطان تم سے تمہاری نماز میں کھیل کرے، جو نماز پڑھے اور اسے یہ بھی پختگی نہ ہو کہ اس نے طاق رکعتیں ادا کیں یا جفت، تو اسے دو سجدے سہو کے کر لینے چاہئیں۔ یہ دونوں اس کی نماز کو پوری کر دیں گے۔“

جمعہ کی فضیلت:

سوال: آپ ﷺ سے پوچھا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن کو فضیلت کیوں دی گئی ہے؟

جواب:
((لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمُ ، وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ ، وَفِيهَا

---

[1] أخرجه مسلم / الصلاة / قدر ما يستر المصلى : ٥١٠
[2] أخرجه أحمد فى كتابه : ((المسند)) : ١/ ٦٣

Marfat.com

الْبُطْشَةُ ، وَفِيْ آخِرِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهُ)) ❶

’’اسی دن تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پیدا کی گئی، اسی میں قیامت کی بے ہوشی ہوگی، اسی میں موت کے بعد کی زندگی ہوگی، اسی میں پکڑ دھکڑ ہے۔ اسی کی آخری جانب تین ساعتوں میں ایک ساعت ہے کہ اس میں جو شخص اللہ تعالیٰ سے جو مانگے، اللہ اس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ سے جمعہ کی ساعت اجابت کی بابت دریافت کیا گیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا)) ❷

’’نمازِ جمعہ کے کھڑا ہونے سے ختم ہونے تک کے عرصے میں یہ ساعت ہے۔‘‘

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ پہلی اور اس دوسری حدیث میں اختلاف ہے۔ نہیں! بات یہ ہے کہ آخری ساعت ساعتِ اجابت ہے لیکن جب وہ ساعت اجابت ہے تو نماز کھڑی ہونے کی ساعت میں بھی اجابت کے لیے بہترین ساعت ہے جیسے کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے، ہے تو مسجد قباء لیکن مسجد نبوی اس بارے میں اس سے اولیٰ ہے۔ بعض نے یہ تطبیق دی ہے کہ یہ ساعت بدلتی رہتی ہے۔ کبھی دن کی آخری ساعت، کبھی نماز کے وقت کی ساعت لیکن اس تطبیق سے بھی اچھی تطبیق وہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کی۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں جمعہ کے دن کی بھلائیاں بتلایئے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ ، وَفِيْهِ تُوُفِّيَ آدَمُ ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ عَبْدٌ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ مَالَمْ يَسْأَلْ إِثْمًا ، أَوْقَطِيْعَةَ رَحِمٍ ، وَفِيْهِ

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه: ((المسند)): ٣/ ٣١١

❷ أخرجه ابن ماجة /إقامة الصلوات: ماجاء في الساعة التي ترجى في الجمعة: ١١٣٨

Marfat.com

تَقُوْمُ السَّاعَةُ ، مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) ❶

''اس میں پانچ فضیلتیں ہیں۔(۱)اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ (۲)اسی دن وہ زمین کی طرف اتارے گئے۔(۳)اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن وفات پائی۔(۴)اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے جب تک کہ گناہ کی اور قطع رحمی کی دُعا نہ ہو۔(۵)اسی دن قیامت قائم ہوگی،کوئی مقرب فرشتہ،کوئی آسمان،کوئی زمین،کوئی پہاڑ،کوئی پتھر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔''

تین مؤقر مساجد:

سوال: ایک صاحب نے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے لیے جانے کی آپ ﷺ سے اجازت طلب کی؟

جواب: آپ ﷺ نے انہیں مکہ شریف میں ہی نماز پڑھ لینے کا فتویٰ دیا۔ ❷

سوال: ایک اور شخص نے فتح مکہ والے دن آپ ﷺ سے پوچھا کہ میں نے نذر مانی تھی: اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ہاتھ پر مکہ فتح کردے تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ هٰهُنَا))

''یہیں پڑھ لو۔''

اس نے پھر سوال دوہرایا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه أبو داود /الصلاة/فضل يوم الجمعة: ١٠٤٦۔ وأخرجه الترمذى :أبواب الصلاة /ماجاء فى فضل يوم الجمعة: ١٠٤٨۔ وأخرجه أحمد فى كتابه: ((المسند)): ٥/٢٨٤۔ وأخرجه الشافعى فى مسنده: ١/١٢٧ صحيح.

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٣/٣٦٣

Marfat.com

((شَأْنَكَ إِذًا)) ❶

''اب تمہیں اختیار ہے۔''

سوال: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ.))

''(مکہ والی) مسجد حرام۔''

پوچھا اس کے بعد کون سی؟'' فرمایا:

((اَلْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى))

''مسجد اقصیٰ۔''

پوچھا ان دونوں کے بننے کے درمیان کا فاصلہ کتنے سال کا ہے؟ فرمایا:

((أَرْبَعُوْنَ عَامًا)) ❷ ''چالیس برس کا۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ ان دونوں مسجدوں میں کس مسجد کی بنیاد تقوے پر رکھے جانے کا ذکر قرآن میں ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَسْجِدُكُمْ هٰذَا وزاد الامام احمد: وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ.)) ❸

''تمہاری اس مسجد کا یعنی مسجدِ مدینہ کا۔ مسند احمد میں اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ اس میں بہت بھلائی ہے یعنی مسجد قباء میں۔''

---

❶ أخرجه أبوداود/الإيمان والنذور/من نذر أن يصلى فى بيت المقدس: ٣٣٠٥۔ وأخرجه الدارمى /الإيمان والنذور/من نذر أن يصلى فى بيت المقدس أيجزئه أن يصلى بمكة: ٢٣٣٩۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٣/٣٦٣

❷ أخرجه البخارى/الأنبياء/١٠: ٣٣٦٦۔ وأخرجه مسلم/المساجد/فى فاتحته: ٥٢٠۔ وأخرجه أحمدفى كتابه((المسند)) ٣/٣٤

❸ أخرجه مسلم/الحج/بيان أن المسجد الذى أسس على التقوى: ١٣٩٨

Marfat.com

آٹھواں باب

موت اور میت سے متعلق فتاویٰ

اچانک موت:

سوال: آپ ﷺ سے پوچھا جاتا ہے کہ اچانک موت کی بابت کیا ارشاد ہے؟

جواب: فرمایا:

((رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ ، وَأَخْذَةُ أَسِفٍ لِلْفَاجِرِ.))

''وہ مؤمن کے لیے راحت اور فاسق شخص کے لیے افسوسناک پکڑ ہے۔''

اسی لیے دو روایتوں میں سے ایک روایت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اچانک موت کو مکروہ نہیں سمجھا۔ ہاں! دوسری روایت میں آپ ﷺ سے کراہت بھی مروی ہے۔ مسند کی اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ جا رہے تھے کہ ایک دیوار جھک رہی تھی تو آپ تیزی سے اس کے نیچے سے گزر گئے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي أَكْرَهُ مَوْتَ الْفَوَاتِ)) [1]

''میں تو ایسی ناگہانی موت کو پسند نہیں کرتا۔''

یاد رہے کہ ان دونوں حدیثوں میں کوئی تضاد نہیں (اچانک موت کا راحت ہونا اور بات ہے اور ایسے مواقع سے بچنے کی امکانی کوشش اور بات ہے۔)

جنازہ کے لیے کھڑے ہونا:

سوال: آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کسی کافر کا جنازہ گزرے تو بھی ہم کھڑے ہو جائیں؟

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ٦/ ١٣٦

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ، قُوْمُوْا لَهَا إِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا ،إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ إِعْظَامًا لِلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوْسَ.))

''ہاں ! تم جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوتے، تمہارا کھڑا ہونا تو ان (فرشتوں) کی بزرگی کے لیے جو جان قبض کرتے ہیں۔''

ایک یہودی کے جنازے کے لیے جب آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا.)) ❶

''موت گھبراہٹ کی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔''

موت کے بعد صدقہ:

سوال: ایک عورت نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ایک ایماندار لونڈی آزاد کی جائے۔

جواب: آپ ﷺ نے اس لونڈی کو بلوایا۔ اس سے پوچھا:

((مَنْ رَبُّكِ ؟)) ''تیرا رب کون ہے؟''

اس نے کہا اللہ تعالیٰ۔ پوچھا:

((مَنْ أَنَا؟)) ''میں کون ہوں؟''

اس نے کہا! آپ ﷺ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) ❷

''بے شک یہ مؤمنہ ہے، اسے آزاد کر دو۔''

احوالِ قبر:

سوال: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں: کیا قبر میں سوال وجواب

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۱۶۸/۲

❷ أخرجه أبوداود/الإيمان والنذور/فی الرقبة المومنة: ۳۲۸۳۔ وأخرجه النسائی/الوصایا/فضل الصدقة عن المیت: ۲۵۲/۶

Marfat.com

کے وقت ہماری عقلیں ہماری جانب لوٹائی جائیں گی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ.)) ❶

''ہاں! ٹھیک اسی طرح جس طرح آج ہیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا عذابِ قبر ہوگا؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ.)) ❷

''ہاں عذابِ قبر برحق ہے۔''

❀❀❀❀❀

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۱۷۲/۲

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۱۷٤/٦

Marfat.com

ؔ باب

زکوٰۃ وخیرات کے مسائل

سوال: اونٹ کی زکوٰۃ کی بابت سوال ہوتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

((وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا. وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا. إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا ، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) [1]

''جو اونٹ والا اونٹ کے حقوق ادا نہ کرے گا اور ان کے حقوق میں یہ بھی داخل ہے کہ جس دن وہ پانی کے گھاٹ پر جائیں مسکینوں کی خبر گیری ان کے دودھ سے بھی کی جائے۔ غرض ان کے حقوق ادا نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اور اس کے وہ تمام اونٹ جن میں چھوٹے بچے بھی ہوں گے، اسے اپنے قدموں سے روندتے چلے جائیں گے اور منہ سے کاٹیں گے لیکن ڈوری مکمل قطار گزر جائے گی پھر سے روندنا اور کاٹنا شروع ہوا، پچاس ہزار سال کے برابر والے قیامت کے دن تک اُسے یہی عذاب ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ بندوں کے فیصلوں سے فراغت ہو جائے۔ پھر وہ اپنا رستہ دیکھ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔''

[1] أخرجه مسلم/ الزكاة/ إثم مانع الزكاة: ۹۸۷

Marfat.com

سوال: گائیوں اور بکریوں کے بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے گائیوں، بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی نسبت بھی یہی فرمایا:

جواب:

((وَلَاصَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَایُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ ،تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا ،كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا أُوْلَا هَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا ،فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) [1]

''اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ہوگا کہ جس نے گائے یا بکری کی زکوٰۃ کا حق ادا نہ کیا ہوگا مگر قیامت کے دن اسے وسیع میدان میں لٹایا جائے گا اور کوئی کمی نہیں چھوڑی جائے گی تو سینگوں والے، بے سینگوں والے جانور ایسے (منکر زکوٰۃ) یا زکوٰۃ ادا کرنے والے مجرم کو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گے۔ جب ایک قطار مکمل اس پر سے گزر جائے گی تو وہ دوبارہ یہ اس پر لوٹائی جائے گی اول تا آخر، اس دن میں جو کہ پچاس ہزار سال کا دن ہوگا یہ سزا جاری رہے گی یہاں تک کہ بندوں کی راہ کا فیصلہ صادر ہو جائے گا کہ جنت کو جانا ہے یا کہ دوزخ کی طرف۔''

سوال: گھوڑوں کی نسبت سوال ہوا؟

جواب: فرمایا:

((اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ :هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِيْ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً أَوْفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، فَهِيَ لَهٗ وِّزْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ

[1] أخرجه مسلم/الزكاة/إثم مانع الزكاة: ٩٨٧

Marfat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا ، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ ، وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ ، وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٌ ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ،عَدَدَ مَا شَرِبَتْ ،حَسَنَاتٌ)) [1]

''گھوڑے پالنے والے تین طرح کے ہیں،ایک کے اوپر تو وہ بوجھ ہیں، دوسرے کے لیے پردہ ہیں،تیسرے کیلئے اجر،تو جو شخص فخر وغرور کے لیے اہل اسلام کے خلاف انہیں پالے،اس پر یہ گھوڑے بوجھ اور گناہ ہیں۔پردہ (جہنم سے آڑ) اس آدمی کے لیے ہیں جو راہِ الٰہی (جہاد،قتال) کے لیے انہیں پالے۔پھر وہ پالنے والا ان گھوڑوں کی نہ ہی تو پشتوں میں اللہ کا حق بھولے اور نہ ہی ان کی گردنوں میں،تو یہ اُس کے لیے پردہ (جہنم سے ڈھال) ہوں گے، البتہ وہ گھوڑے کہ جو اپنے پالنے والے کے لیے اجر وثواب کا باعث ہوں گے؟ تو ایسا آدمی کہ جس نے انھیں مسلمانوں کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر کسی چراگاہ یا کسی باغ میں رکھ کر پالا (باندھا،کھولا اور دیکھ بھال کی) تو یہ جس چراگاہ میں چریں چگیں گے اس کے پالنے والے کو اس کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے۔اس کے نشانِ قدم اور اس کی لید بھی اس کے پالنے والے کی نیکیوں میں شامل ہے۔اگر یہ کسی نہر پر سے گزرے اور اپنے پالنے والے کے ارادے کے بغیر ہی اس میں سے پانی پی لے تب بھی اس کے لیے ان قطروں کے موافق ثواب ہے۔الغرض یہ گھوڑا تو اپنے مالک کے لیے سراسر نیکی ہی نیکی ہے۔''

[1] أخرجه مسلم/الزكاة/إثم مانع الزكاة: ٩٨٧

Marfat.com

سوال: گدھوں کی بابت سوال ہوتا ہے؟

جواب: ارشاد فرماتے ہیں:

((مَاأُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآیَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ.)) ❶

''ان کے بارے میں مجھ پر سوائے اس جامع اور شامل آیت کے اور کوئی فرمان نازل نہیں ہوا:

﴿ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴾ (زلزال:۷،۸)''

''جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

زیورات پر زکوٰۃ:

سوال: سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ میرے پاس سونے کے کنگن ہیں تو کیا یہ اس خزانے میں داخل ہیں جس پر جہنم کی وعید ہے؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَابَلَغَ أَنْ تُؤَدِّیَ زَکَاتَهٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ.)) ❷

''جو چیز زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوٰۃ نکال دی جائے وہ خزانے میں داخل نہیں۔''

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کچھ زیور ہے، میرا خاوند بھی مسکین آدمی ہے اور میرا بھتیجا بھی۔ تو کیا میں اپنے ان زیوروں کی زکوٰۃ انہیں دے دوں تو کافی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((نَعَمْ)) ❸ ''ہاں۔''

---

❶ أخرجه مسلم/الزكاة/إثم مانع الزكاة: ٩٨٧

❷ أخرجه أبو داود /الزكاة/الكنز ماهو؟ وزكاة الحلی: ١٥٦٤

❸ أخرجه ابن ماجه/الزكاة/الصدقة على ذى القرابة: ١٨٣٥ ـ وأخرجه الدار قطنى/الزكاة/زكاة الحلى: ١٠٨/٢

Marfat.com

زکوٰۃ کے علاوہ مال پر حق:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کیا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی اور حق ہے؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ)) [1] ''ہاں ہے۔''

سنو قرآن فرماتا ہے:

﴿ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا..... ﴾ (البقرہ: ۱۷۷)

''(نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ تم (نمازوں میں) اپنے چہرے مشرق ومغرب کی جانب کرلو بلکہ درحقیقت نیک، صالح آدمی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں، اللہ کی کتاب اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو) اور وہ مال سے محبت رکھنے کے باوجود اسے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں (غریبوں) مسافروں، مانگنے والوں اور غلاموں کو آزادی دلانے میں خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے عہد معاہدوں کو اس وقت پورا کرتے ہیں جب وہ وعدے کرلیں...... الخ''

شہد پر زکوٰۃ:

سوال: ابن ماجہ میں ہے کہ سیدنا ابوسیارہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا: شہد کی مکھیوں کے چھتے میرے پاس ہیں۔ (تو کیا میں شہد کی زکوٰۃ ادا کروں؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَدِّ الْعُشْرَ)) [2]

''اس میں سے دسواں حصہ ادا کرتے رہو۔''

---

[1] أخرجه الدار قطني / الزكاة / زكاة الحلي: ۲/ ۱۰۷

[2] أخرجه ابن ماجة / الزكاة / زكاة العسل: ۱۸۲۳

Marfat.com

انہوں نے کہا: پھر انہیں میرے حق میں محفوظ کر دیا جائے۔ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک جنگل تھا جس کے درختوں پر شہد کے چھتے مکھیاں لگاتی تھیں۔ یہ جنگل مملکت اسلامیہ کی ملکیت میں تھا۔ سیدنا ابو سیارہ رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ سے اس زمین کا ٹھیکہ طلب کیا تھا، جو آپ ﷺ نے انہیں دے دیا۔

مال پر سال پورا ہونے سے قبل زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت:

سوال: سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: کیا سال گزرنے سے پہلے میں زکوٰۃ دے دوں؟ آپ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ [1]

صدقۃ الفطر:

سوال: یارسول اللہ ﷺ زکوٰۃِ فطر کا کیا حکم ہے؟

جواب: ارشاد فرمایا:

((هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ،صَغِيْرًا أَوْكَبِيْرًا حُرًّا أَوْعَبْدًا، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ أَقِطٍ)) [2]

''ہر مسلمان پر، چھوٹے پر، بڑے پر، آزاد پر، غلام پر ایک صاع ہے، کھجور کا یا جو کا یا پنیر کا۔'' (یعنی ہر ایک پر واجب ہے)

محصلین اور مال زکوٰۃ سے متعلق حکم:

سوال: مالدار لوگ پوچھتے ہیں کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو اُن کی زیادتی کے انداز سے ہم اپنا مال اُن سے چھپالیں؟

---

[1] أخرجه أبو داود/الزكاة/فى تعجيل الزكاة: ١٦٢٤۔ وأخرجه الترمذى/الزكاة/ماجاء فى تعجيل الزكاة: ٦٧٨۔ وأخرجه ابن ماجة/الزكاة/تعجيل الزكاة قبل محلها: ١٧٩٥۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند))١/١٠٤/ حسنٌ

[2] أخرجه البخارى /الزكاة/صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين: ١٥٠٤۔ وأخرجه مسلم /الزكاة /زكاة الفطر على المسلمينمن التمروالشعير: ٩٨٤۔ وأخرجه أبو داود/الزكاة: ١٦١١ وأخرجه الترمذى /الزكاة: ٦٧٦۔ وأخرجه النسائى/الزكاة: ٢٥٠٧۔ وأخرجه مالك/ الزكاة/ مكيلة زكاةة الفطر: ٦٣٢

Marfat.com

جواب: فرمایا

((لَا)) ❶ ''نہیں۔''

سوال: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا ہے کہ میں مالدار ہوں، ساتھ ہی عیال دار بال بچوں والا ہوں۔ مجھے بتلائیے کہ کیسے خرچ کروں اور کیا کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُخْرِجِ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ ،فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ ، وَتَصِلُ بِهَا رَحِمَكَ وَأَقْرِبَائِكَ ، وَتَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِيْنِ.))

''اپنے مال کی زکوٰۃ نکال، وہ پاکیزگی ہے جو تجھے پاک وصاف کردے گی۔ صلہ رحمی کر اور اپنے رشتے داروں کی خبر گیری کر، سائل کا، پڑوسی کا، مسکین کا حق پہچان۔''

اس نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے لیے تو ان لفظوں میں کچھ کمی کیجیے۔ آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمادی: ﴿ وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴾ (الاسراء:٢٦) ''قرابت داروں کو، مسکین، مسافر اور اسراف وفضول خرچی نہ کر'' اس نے کہا: بس یہ کافی ہے۔ پھر پوچھتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ جب میں اپنی زکوٰۃ آپ ﷺ کے قاصدوں کو دے دوں تو میں اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک بَری ہوگیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ،إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلٰى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا ، وَلَكَ أَجْرُهَا ، وَإِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا)) ❷

''ہاں جب تو میرے قاصد کو دے دے تو تُو اس سے بَری ہوگیا۔ تیرا اجر ثابت ہوگیا، پھر اسے جو بدل ڈالے اس پر گناہ رہے گا۔''

آل نبی ﷺ پر صدقات وزکوٰۃ کی حرمت:

سوال: آپ سے سوال ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سیّدنا

❶ أخرجه أبوداود/ الزكاة/ رضا المصدق: ١٥٨٦

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) ٣/ ١٣٦

Marfat.com

ابورافع رضی اللہ عنہ کو ہم صدقہ دے سکتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.)) ❶

''ہم آلِ محمد ہیں (ﷺ) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں، قوم کا مولیٰ بھی انہی میں سے ہے۔''

اپنا مال وقف کرنے کا حکم:

سوال: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ارادہ کرتے ہیں کہ اپنی خیبر والی زمین سے قربِ الٰہی حاصل کریں۔ آپ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں کس طرح کروں؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا.))

''اگر چاہو تو اصل روک کر صدقہ کر دو یعنی وقف کر دو۔''

چنانچہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا۔

سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ راہِ الٰہی میں دے دیا، ان کے والدین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! ہماری روزی کا ظاہر ذریعہ تو صرف یہی تھا، اس کے سوا ہمارے پاس تو کوئی مال نہیں۔ آپ ﷺ نے اسی وقت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ ، وَرَدَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ)) ❷

''اللہ کے ہاں تیرا صدقہ تو قبول ہو گیا اور وہ تیرے ماں باپ پر واپس ہے۔''

چنانچہ اس کے بعد وہ ان کے ماں باپ کے پاس ہی رہا۔

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٣/٤٤٨۔ وأخرجه الترمذی /الزکاة /ماجاء فی کراهية الصدقة للنبی ﷺ: ٦٥٧

❷ أخرجه البخاری/الشروط/الشروط فی الوقف: ٢٧٣٧۔ وأخرجه مسلم/الوصية: ١٦٣٣۔ وأخرجه أبوداود/الوصايا/ماجاء فی الرجل يوقف الوقف: ٢٨٧٨۔ وأخرجه الترمذی/ الأحکام/ فی الوقف: ١٣٧٥۔ وأخرجه النسائی/الإحباس/ کيف يکتب الحبس......: ٣٦٢٧

Marfat.com

افضل صدقہ:

سوال: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا جاتا ہے: کون سی خیرات افضل ہے؟

جواب: جواب دیتے ہیں:

((اَلْمَنِيحَةُ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الدِّرْهَمَ أَوْ ظَهْرَ الدَّابَّةِ أَوْ لَبَنَ الشَّاةِ أَوْ لَبَنَ الْبَقَرَةِ.)) ❶

''تحفہ دینا، اس طرح کہ تم میں سے کوئی درہم یا سواری کے جانور یا دودھ کے لیے بکری یا گائے تحفہ دے دے۔''

سوال: اسی سوال کے جواب میں ارشاد ہے:

((جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)) ❷

''باوجود مال کی کمی کے صدقہ کرنا اور سب سے پہلے اپنے عیال سے شروع کرو۔''

سوال: یہی بات ایک اور مرتبہ پوچھی جاتی ہے؟

جواب: جواب دیتے ہیں:

((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى)) ❸

''صحت اور مال کی چاہت، مسکینی کے خوف اور امیری کی تمنا کے وقت کی خیرات سب سے افضل ہے۔''

سوال: یہی سوال ایک اور موقعہ پر پوچھا گیا؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ١/ ٤٦٣

❷ أخرجه أبو داود / /الزكاة /الرجل يخرج من ماله: ١٦٧٧/ صحيحٌ

❸ أخرجه مسلم /الزكاة /بيان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح: ١٠٣٢- وأخرجه النسائى /الزكاة/أى الصدقة أفضل: ٢٣٨٢- وأخرجه ابن ماجة/الوصايا/النهى عن الإمساك فى الحياة والتبذير عند الموت: ٢٧٠٦- وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٢/ ٢٣١: ٢٥٠

Marfat.com

((سَقْیُ الْمَاءِ)) ❶

''پانی پلانا بھی افضل درجہ ہے۔''

سوال: اسی سوال کے جواب میں ایک بار فرمایا:

((اَلْمَاءُ)) ❷

''پانی پلانے کا صدقہ سب سے افضل ہے۔''

سوال: سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ میرے حوض پر کسی کے اونٹ آکر پانی پی جائیں تو مجھے ثواب ملے گا؟

جواب: فرماتے ہیں:

((نَعَمْ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرَاءٍ أَجْرٌ)) ❸

''ہاں! ہر ایک گرم کلیجے میں اجر ہے۔'' (اس لیے کہ جب کوئی جانور پانی پیے گا تو اس کا پیاس کی وجہ سے گرم کلیجہ، ٹھنڈا ہوگا۔)

نہایت قریبی رشتے داروں کو صدقہ:

سوال: دو عورتوں نے پوچھا: کیا وہ اپنا صدقہ اپنے خاوندوں کو دے سکتی ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَهُمَا أَجْرَانِ :أَجْرُ الْقَرَابَةِ ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.))

''ہاں انہیں دوہرا اجر ملے گا، ایک قرابت داری کا اور دوسرا صدقہ کا اجر۔''

ابن ماجہ میں ہے: کیا میں اپنے خاوند کو اور اپنے ہاں پلنے والے یتیموں کو صدقہ دے دوں تو کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.)) ❹

❶ أخرجه أبو داود/الزكاة/فی فضل سقی الماء: ١٦٨١۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/ ٧

❷ أخرجه أبو داود/الزكاة/فی فضل سقی الماء: ١٦٧٩

❸ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤/ ١٧٥

❹ أخرجه البخاری/الزكاة/الزكاة على الزوج والأيتام فی الحجر: ١٤٦٦۔ وأخرجه مسلم/ الزكاة/ فضل النفقة والصدقة على الأقربين: ١٠٠٠

Marfat.com

''اس کے لیے دو اجر ہیں، صدقے کا اور قرابت کا۔''

صدقہ، خیرات کی ترغیب:

سوال: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ میرے پاس سوائے اس کے جو سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیں اور مال تو ہے نہیں تو کیا میں صدقہ کروں؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَاتُوْعِیْ فَیُوْعَی اللّٰهُ عَلَیْكِ ، اِرْضِخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ .)) ❶

''ہاں! صدقہ کر، روک نہ رکھ، ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا۔ جہاں تک ہو سکے لوگوں میں خیر خیرات تقسیم کرتی رہ۔''

سوال: آپ ﷺ سے معروف کے بارے میں پوچھا گیا؟

جواب: فرمایا:

((لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا ، وَلَوْأَنْ تُعْطِیَ صِلَةَ الْحَبْلِ ، وَلَوْ أَنْ تُعْطِیَ شِسْعَ النَّعْلِ ، وَلَوْ أَنْ تُنْزِعَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ ، وَلَوْ أَنْ تُنَحِّیَ الشَّیْءَ مِنْ طَرِیْقِ النَّاسِ یُؤْذِیْهِمْ ، وَلَوْأَنْ تَلْقٰی أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَیْهِ مُنْطَلِقٌ ، وَلَوْ أَنْ تَلْقٰی أَخَاكَ فَتُسَلِّمَ عَلَیْهِ ، وَلَوْ أَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ فِی الْأَرْضِ)) ❷

''کسی نیکی کو ہلکی نہ گنو، چاہے ایک رسّی کا ٹکڑا یا جوتے کا تسمہ دے دو، چاہے تم اپنے ڈول میں سے کسی پیاسے کو پانی ہی پلا دو یا راستے سے کسی ایذا دینے والی چیز کو دور ہٹا دو یا کسی مسلمان سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرو یا کسی مسلمان سے سلام کرو یا کسی انجان کی وحشت کو دور کر دو۔''

ناظرینِ کرام! تمہیں رب کی قسم سچ کہو یہ پاک فتوے کیسے پیارے، کتنے پسندیدہ،

---

❶ أخرجه البخاری/الزکاة/الصدقة فیما استطاع: ۱۴۳۴۔ وأخرجه مسلم/الزکاة/الحث الإنفاق: ۱۰۲۹

❷ أخرجه أبوداود/اللباس/ماجاء فی إسا ل الإزار: ۴۰۸۴۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند ۴۸۳/۳

Marfat.com

قدر نفع دینے والے اور کیسے جامع ہیں!! واللہ اگر لوگ اپنی توجہ اسی طرف کرلیں تو پھر نہ انہیں دوسرں کے فتووں میں یہ نورانیت نظر آئے نہ یہ لذت پائیں، نہ یہ حلاوت ملے نہ اس کی ضرورت رہے کہ فلاں نے یہ فتویٰ دیا اور فلاں نے یہ۔ اللہ ہماری مدد فرمائے اور اپنے نبی ﷺ کے کلام کی جستجو کی توفیق دے اور اس پر عمل کرنے کی بھی، آمین!

غلام، نوکر کا اپنے مالک کے مال سے صدقہ کرنا:

سوال: ایک غلام آپ ﷺ سے پوچھتا ہے: کیا میں اپنے مالک کے مال سے خیرات کرسکتا ہوں؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ)) ❶

''ہاں! ثواب تم دونوں میں آدھا آدھا ہے۔''

صدقے کا مال واپس لینے والے کا حکم:

سوال: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہِ الٰہی میں دیا، پھر نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ خریدار اسے فروخت کرتا ہے کیا میں خریدلوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَشْتَرِهُ وَ إِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ ، فَإِنَّ مِثْلَ الْعَائِدِ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ)) ❷

''نہ خریدو (اپنے صدقے کو واپس نہ لو) گو وہ تمہیں ایک درہم کا ہی دے۔ اپنے صدقے کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسے کوئی کتا قے کر کے چاٹ لے۔''

---

❶ أخرجه مسلم/الزكاة /ماأنفق العبد من مال مولاه: ١٠٢٥

❷ أخرجه البخارى/الوصايا: وقف الدّواب والكراع والعروض والعامة: ٢٧٧٥ـ وأخرجه مسلم/ الهبات/ كراهة شراء الإنسان ماتصدق به......: ١٦٢١ـ وأخرجه أبو داود/الزكاة /الرجل يبتاع صدقته: ١٧٩٣ـ وأخرجه الترمذى/الزكاة/فى كراهية العود فى الصدقة: ٦٦٨ـ وأخرجه النسائى / الزكاة /شراء الصدقة: ١٠٨/٥ـ وأخرجه مالك فى كتابه (الموطا) : ٦٢٤. ابوداؤد کا حوالہ درست نہیں ہے، دارالسلام کے نسخہ میں دستیاب نہیں ہوسکا۔ (محمد امین الرحمٰن)

Marfat.com

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کہتے ہیں کہ میں نے خیرات کا ایک غلام اپنی والدہ کو دیا تھا، اب ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ (تو...... غلام کا کیا کریں؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ ، وَهُوَ لَكَ بِمِيرَاثِكَ)) ❶

''تیرے صدقے کا ثواب تجھے مل گیا اور اب بطور ورثہ، وہ تیری چیز ہے۔''

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے کہتی ہے کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی دی تھی، اب وہ فوت ہو گئیں۔ (تو...... اس لونڈی کے بارے میں کیا حکم ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَجَبَ أَجْرُكِ ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ)) ❷

''تیرا اجر واجب ہو گیا اور میراث نے اسے اب پھر تیری لونڈی بنا دیا۔''

فوت شدگان کی طرف سے صدقہ:

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بولتیں تو وہ ہمیں صدقہ کرنے کا کہتیں، اگر میں صدقہ کروں تو کیا اسے نفع ہوگا؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ)) ❸ ''ہاں۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، میرا خیال ہے کہ اگر وہ (وفات سے قبل) بولتیں تو ضرور صدقہ کرنے کو کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا ثواب انہیں ملے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه ابن ماجة /الصدقات/من تصدق بصدقة ثم ورثها: ٢٣٩٥۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ١٨٥/٢۔ وأخرجه الشافعی فی : مسنده: ١٩٢/٢

❷ أخرجه مسلم/الصيام/قضاء الصيام عن الميت: ١١٤٩۔ وأخرجه ابن ماجة /الصدقات/من تصدق بصدقة ثم ورثها: ٢٣٩٤

❸ أخرجه البخاری/الوصايا/إذا قال أرضی ويستانی صدقة عن أبی......: ٢٧٥٦

Marfat.com

((نَعَمْ)) ❶ ''ہاں۔''

(ان دونوں روایات میں صرف الفاظ کا فرق ہے، مفہوم دونوں کا ایک ہے۔)

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد انتقال کر گئے ہیں۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟

جواب: فرمایا: ((نَعَمْ)) ❷ ''ہاں، پہنچے گا۔''

اسلام لانے کے بعد ایام جاہلیت کی نیکیوں کا حکم:

سوال: سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! زمانۂ جاہلیت میں جو میں نیکی کیا کرتا تھا، صلہ رحمی، غلاموں کو آزاد کرنا، صدقہ وغیرہ، تو کیا مجھے اب جب کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں، ان کا بدلہ ملے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنْ خَیْرٍ)) ❸

''جو نیکیاں تُو نے کی ہیں وہ سب اسلام لانے کے بعد تجھے ملیں گی۔''

سوال: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ ابنِ جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا، مسکینوں کو کھانا دیتا تھا تو کیا اسے کچھ نفع ہوگا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ یَقُلْ یَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ)) ❹

---

❶ أخرجه البخاری/الوصایا/ماپستحب لمن توفی فجاءة أن يتصدقوا عنه: ٢٧٦٠۔ وأخرجه مسلم/الزكاة/وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه وفى الوصية: ١٠٠٤۔ وأخرجه ابن ماجة/الوصايا/من مات ولم يوص هل يتصدق عنه: ٢٧١٧۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ١/ ٣٣٠

❷ أخرجه مسلم/الوصية/وصول ثواب الصدقات إلى الميت: ١٦٣٠۔ وأخرجه ابن ماجة / الوصيا/ من مات ولم يوصِ هل يتصدق عنه: ٢٧١٦۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ٢/ ٣٧١

❸ أخرجه البخاری /الزكاة/من تصدق فی الشرك ثم أسلم: ١٤٣٦۔ وأخرجه مسلم/الإيمان/بيان حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده: ١٢٣

❹ أخرجه مسلم/الإيمان/الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل: ٢١٤۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/ ٩٣

Marfat.com

''اسے کچھ نفع نہ ہوگا اس لیے کہ اس نے عمر بھر کبھی نہیں کہا کہ الٰہی قیامت کے دن میرے گناہ معاف فرما دینا۔'' (یعنی قبول عمل کے لیے اللہ پر اور قیامت پر ایمان اور سنت نبی کے مطابق ہونا لازمی ہے)

مانگنے کی حرمت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! وہ تونگری کیا ہے جس کے بعد سوال کرنا حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: فرمایا:

((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا وَحِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ)) ❶

''پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔''

اور روایت میں ایسے سوال کا جواب ہے کہ صبح وشام کا کھانا۔ ان دونوں جوابوں میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ یہ ایک دن کی تونگری ہے اور وہ عام حالات پر نظر ڈال کر سال بھر کی تونگری ہے۔ یہ جواب باختلافِ حالِ سائل جداگانہ ہوتے تھے، واللہ اعلم۔

بغیر مانگے کسی کی طرف سے ملنے والے مال کا حکم:

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عطیہ بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ دوڑے بھاگے نبی ﷺ کے پاس پہنچ کر کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا: اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ تم میں سے کوئی کسی سے کچھ لے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ ، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَكَهُ اللّٰهُ)) ❷

''یہ اس وقت ہے جب سوال کیا ہو۔ اور بے سوال کیے جو مل جائے وہ تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق ہے۔''

تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! نہ میں کسی سے کچھ مانگوں گا اور نہ بے مانگے آئی ہوئی

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)) : ۱/ ۳۸۸

❷ أخرجه مالك / الصدقة/ ماجاء في التعفف عن المسألة : ۱۸۸۲ ترقيم محمد فواد عبدالباقي

Marfat.com

چیز کو واپس لوٹاؤں گا۔

مہمان نوازی کے مسائل:

سوال: سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کام کاج کو بھیجتے ہیں۔ہم کہیں جا کر قیام کرتے ہیں، وہ لوگ ہماری مہمان داری ہی نہیں کرتے تو فرمایئے اُس وقت ہمیں کیا حکم ہے؟

جواب: فرمایا:

((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا ، فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ)) ❶

''جب تم کسی قوم میں اُترو اور وہ تمہارے لیے وہ انتظام کردیں جو مہمان کے لیے ہونا چاہیے تو تم قبول کرو اگر نہ کریں تو پھر تم ان کی حیثیت کے مطابق حق مہمان داری وصول کرلو۔''

سوال: ترمذی شریف میں ہے ہم لوگوں کے پاس اُترتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمان داری کرتے ہیں، نہ ہمارے حق ادا کرتے ہیں جو اُن پر ہیں اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْهُ.)) ❷

''اگر وہ انکار کریں مگر یہ کہ تم ان سے مہمانی زبردستی لو تو لے لو۔''

فتویٰ: :ابوداؤد میں ہے:

((لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)) ❸

---

❶ أخرجه البخاری/الأدب/إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه: ٦١٣٧۔ وأخرجه مسلم/ اللقطة/ الضيافة ونحوها: ١٧٢٧۔ وأخرجه أبوداود/الأطعمة/ماجاء فی الضيافة: ٣٧٥٢

❷ أخرجه الترمذی/السير/مايحل من أموال أهل الذمة: ١٥٨٩ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤/ ١٣٠۔ وأخرجه أبوداود/الأطعمة/ماجاء فی الضيافة: ٣٧٥٠۔ وأخرجه ابن ماجه/الأدب/حق الضيف: ٣٦٧٧۔ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''ضیافت کی رات ہر مسلمان پر حق ہے۔ اگر اس کے آنگن پر کوئی محروم رہا تو اس پر قرض ہے اگر چاہے تقاضا کرے، اگر چاہے چھوڑ دے۔''

فتویٰ: ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ:

((مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُ ، فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)) ❶

''جو شخص کسی قوم کا مہمان ٹھہرے تو ان پر اس کی مہمان داری ضروری ہے، اگر وہ مہمان داری نہ کریں تو اسے حق ہے کہ بطورِ سزا اپنی مہمان داری جتنا ان سے وصول کر لے۔''

وجوبِ ضیافت کی یہ دلیل ہے، اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ جس کا کوئی حق کسی پر ہو اور وہ دینے سے انکاری ہو تو اس کے برابر وہ وصول کر سکتا ہے۔ مسئلہ ظفر کی دلیل بھی اسی سے لی گئی ہے لیکن دراصل اس کی کوئی دلیل اس میں نہیں کیونکہ یہاں پر تو سبب حق ظاہر ہے لینے والے پر کسی قسم کا الزام نہیں آسکتا جیسے کہ ہندہ اور ابوسفیان کے قصے میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔

سوال: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ہاں گیا اور اس نے میری مہمانی نہیں کی۔ اب وہ میرے ہاں آئے تو کیا میں بھی اس کی مہمانی نہ کروں، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((لَا ، اِقْرِهٗ))

''نہیں، ایسا نہ کر، بلکہ اس کی مہمانی کر۔''

کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میلی کچیلی حالت میں دیکھ کر مجھ سے دریافت فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ مَّالٍ؟))

''تیرے پاس مال ہے؟''

---

❶ أخرجه أبوداود/ السنة/ في لزوم السنة: ٤٦٠٤۔ صحيحٌ/ الألباني

Marfat.com

میں نے کہا: جی ہاں! میرے پاس ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ نے مجھے اپنی مہربانی سے اونٹ ،بکریاں وغیرہ دے رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيُرَ عَلَيْكَ)) ❶

''اس کا اثر بھی تجھ پر ظاہر ہونا چاہیے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! مہمان کے لیے تکلف کب تک کرنا چاہیے؟

جواب: فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ)) ❷

''جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ اس کی خاطر داری بس ایک دن اور ایک رات کی ہے۔ اور ضیافت تین دن ،رات کی، اس کے بعد صدقہ ہے اور کسی کو حلال نہیں کہ دوسرے کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اُسے مشکل پڑ جائے اور وہ اُکتا جائے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک شخص کے ہاں گیا۔ اس نے نہ میری ضیافت کی نہ میری مہمان داری، تو کیا جب وہ میرے ہاں آئے میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرسکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((بَلْ أَقْرِهْ)) ❸ ''بلکہ تو اس کی مہمان داری کر۔''

---

❶ أخرجه الترمذی/ البر والصلة/ ماجاء فی الإحسان والعفو: ٢٠٠٦ أخرجه البخاری/ النفقات/ قوله تعالیٰ: ﴿وعلى الوارث مثل ذلك﴾: ٥٣٧٠

❷ أخرجه البخاری/ الأدب/ إكرام الضيف وخدمته إياه بفسه: ٦١٣٥۔ وأخرجه مسلم/ اللقطة/ الضيافة ونحوها: ٤٨

❸ أخرجه الترمذی/ البر والصلة/ ماجاء فی الإحسان والعفو: ٢٠٠٦۔ وأخرجه ابن حبان: الزكاة/ المسألة والأخذ وما يتعلق به: ٣٤١٠ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

عقیقہ کے مسائل:

سوال: عقیقے کی بابت آپ ﷺ سے سوال ہوا تو گویا آپ ﷺ نے یہ نام مکروہ جانا۔

جواب: اور فرمایا:

((مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ)) ❶

''جس کے ہاں بچہ تولد ہوا اور وہ ذبیحہ کرنا پسند کرے تو کر لے۔''

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ)) ''عقوق کو میں پسند نہیں کرتا۔''

گویا کہ اس نام کو آپ ﷺ نے مکروہ سمجھا۔

تو لوگوں نے کہا کہ ہم، ہمارے ہاں جو بچے ہوتے ہیں ان کی بابت سوال کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يُولَدُ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَنْسِكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ مُتَكَافِئَتَيْنِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً)) ❷

''جس کے بچہ ہوا اور وہ اس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔''

❀❀❀❀❀

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٥/٤٣٠

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٢/١٩٤

Marfat.com

دسواں باب

روزوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فتوے

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کون سے نفلی روزے افضل ہیں؟

جواب: ((شَعْبَانُ لِتَعْظِیْمِ رَمَضَانَ .))

''تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے۔''

سوال: کون سا صدقہ افضل ہے؟

جواب: ((اَلصَّدَقَةُ فِیْ رَمَضَانَ)) [1]

''رمضان المبارک کے مہینے میں جو دیا جائے''

سب سے افضل نفلی روزے:

سوال: صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: رمضان کے بعد کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟

جواب: فرمایا:

((شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِیْ تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّم.))

''اللہ کے مہینے کے جسے تم محرم کہتے ہو۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: رمضان کے بعد اور کس مہینے کے روزوں کا آپ ﷺ مجھے حکم دیتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ

---

[1] أخرجه الترمذي / الزكاة / ماجاء في فضل الصدقة : ٦٦٣ ولكنه ضعيف / الألباني

Marfat.com

اللّٰهِ يَوْمٌ تَابَ عَلٰى قَوْمٍ ، وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ)) ❶

''اگر تو رمضان کے بعد روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھ، یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی ہے اور اس میں دوسری ایک قوم کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

سوال: مسند احمد میں ہے یا رسول اللہ ﷺ! کسی مہینے میں ہم آپ ﷺ کو شعبان جتنے بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھتے؟

جواب: فرمایا:

((ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ.)) ❷

''ہاں! عموماً لوگ اس مہینے سے غافل ہیں۔ یہ مہینہ رجب و رمضان کے درمیان ہے، اسی میں اعمال رب العالمین کی طرف چڑھتے ہیں، میری چاہت ہے کہ میرے عمل میرے روزے کی حالت میں چڑھیں۔''

سوال: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ❸

''آدھی رات کی نماز۔''

نفلی روزہ توڑ دینے کا مسئلہ:

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ

❶ أخرجه مسلم / الصيام / فضل صوم المحرم: ١١٦٣ - وأخرجه الترمذي / الصوم / ماجاء في صوم المُحَرَّم: ٧٤١ - وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ١/ ١٥٤ - وأخرجه الدارمي / الصيام / في صيام المحرَّم: ١٧٥٦

❷ أخرجه النسائي / الصوم / صوم النبي ﷺ: ٢٢٢١ - وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٥/ ٢٠١ حسنٌ / الألبانيّ

❸ صحيح مسلم / كتاب الصيام، ح: ٢٧٥٦

Marfat.com

آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ روزے سے تھے، پھر مالیدہ کیسے کھالیا؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ ، يَاعَائِشَةُ! إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ ، أَوْغَيْرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ ،فَجَادَ مِنْهَا بِمَاشَآءَ فَأَمْضَاهُ ، وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ)) ❶

''ہاں عائشہ! رمضان کے سوااور دنوں میں یا قضائے رمضان کے روزے رکھنے والے قائم مقام اس شخص کے ہیں جو اپنے مال میں سے کوئی رقم خیرات کی نیت سے نکالے، پھراس میں سے جتنا دِل بڑھے دے دے اور جتنا دِل بخیلی کرے، روک لے۔''

سیّدہ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ ﷺ تشریف لے جاتے ہیں، وہاں کچھ پی کر پھر سیّدہ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کوعنایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہا پی لیتی ہیں، پھر کہتی ہیں: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں روزے سے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)) ❷

''نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر ہے، اگر چاہے تو پورا کرے، اگر چاہے توڑ دے۔'' (یہ الفاظ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں درج کیے ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ:)

جناب سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کر کے نبی کریم ﷺ اور آپ کے چند ساتھیوں کو بلوایا۔ ان میں سے ایک بزرگ فرمانے لگے کہ: میں تو روزے سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَنَعَ لَكَ أَخُوكَ طَعَامًا وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ ! أَفْطِرْ وَصُمْ يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ.))

---

❶ أخرجه النسائي / الصوم/النية في الصيام: ٢٣٢٣ حسنٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٣٤١/٦

Marfat.com

''اُس تمہارے بھائی نے کھانا تیار کرایا ہے، اُس نے تکلیف اٹھائی ہے، اب تم روزہ توڑ دو، پھر کسی دن قضاء کر لینا۔'' (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:)

سیدہ حفصہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے ہدیے میں گوشت آتا ہے، دونوں روزے سے ہوتی ہیں، روزہ توڑ کر اسے کھالیتی ہیں، نبی کریم ﷺ کے آنے پر آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتی ہیں؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((أَبْدِلَا يَوْمًا مَّكَانَهُ.)) ❶

''تم دونوں کسی اور دن اس کی قضاء کر لینا۔''

حالت روزہ میں جائز اور ممنوع کاموں کا بیان:

سوال: ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میری آنکھیں درد ہو رہی ہیں جب کہ میں روزے سے ہوں، تو کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((نَعَمْ.)) ''ہاں! لگا سکتے ہو۔''

(یہ ترمذی کی روایت ہے۔ دار قطنی میں ہے کہ: آپ ﷺ سے پوچھا گیا:)

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کیا قے آنے سے وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: فرمایا:

((لَا؛ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتُهُ فِي الْقُرْآنِ)) ❷

''نہیں اگر فرض ہوتا تو قرآن میں پاتا۔''

ان دونوں حدیثوں کی سند میں کلام ہے۔

سوال: سیّدنا عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں: کیا روزے دار

---

❶ أخرجه الدار قطني في: ((سننه)): ۲/ ۱۷۷

❷ أخرجه الترمذي/ الصوم/ ماجاء في الكحل للصائم: ۷۲٦ دار قطني۔ مگر ان دونوں احادیث کی اسناد پر کتب رجال میں جرح درج ہے۔ وقال الألباني رحمه الله: ضعيف الاسناد.

Marfat.com

اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَلْ هٰذِهِ.))

''ان اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو۔''

انہوں نے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما کو بتلاتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایسا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّی لَأَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَخْشَاکُمْ لَهُ)) [1]

''اللہ کی قسم! سنو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں۔'' (یہ صحیح مسلم کی روایت ہے)

مسند احمد میں ہے کہ: کسی شخص نے رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، پھر بہت گھبرایا، آخر اپنی بیوی کو اس مسئلے کی تحقیق کے لیے بھیجا۔ ان سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایسا کر لیا کرتے ہیں۔ اس نے جا کر اپنے خاوند سے کہا، اس کی بے چینی بڑھ گئی اور وہ کہنے لگا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے مثل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے لیے جو چاہا حلال کر دیا۔ تم پھر جا کر مسئلہ دریافت کرو۔ یہ دوبارہ آئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی گھر میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((مَاهٰذِهِ الْمَرْأَةُ؟))

''یہ بی بی کون ہیں، کیسے آئی ہیں؟''

سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَخْبَرْتِيهَا أَنِّی أَفْعَلُ ذٰلِكَ))

''کیا تم نے انہیں خبر نہ کر دی کہ میں خود ایسا کرتا ہوں۔''

عرض کیا: کہہ تو دیا لیکن ان کے خاوند تو اس سے برائی میں اور بڑھ گئے اور ایسے ایسے

---

[1] أخرجه مسلم/ الصيام/ بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة: ١١٠٨

Marfat.com

کہتا ہے۔ اب تو نبی ﷺ کو بڑا ہی غصہ آ گیا اور فرمانے لگے:

((وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهِ)) ❶

''واللہ! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کی حدوں کو جاننے والا ہوں۔''

سوال: ایک نوجوان آپ ﷺ سے پوچھتا ہے: کیا میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)) ''نہیں۔''

ایک بوڑھی عمر کے شخص بھی آپ ﷺ سے یہی پوچھتے ہیں آپ ﷺ انہیں اجازت دیتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں:

((إِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ))

''بوڑھے لوگ اپنے نفس روکنے پر زیادہ قادر ہوتے ہیں۔'' (حوالہ سابقہ)

سوال: ایک شخص آپ ﷺ سے ذکر کرتا ہے کہ میں تھا تو روزے سے، لیکن میں نے بھولے سے کھا پی لیا۔؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَطْعَمَكَ اللّٰهُ وَسَقَاكَ)) ❷

''اللہ نے تجھے کھلایا پلایا۔''

دارقطنی میں ہے کہ فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم/ الصيام /بيان أن القبلة فى الصوم ليست محرمة......: ١١٠٨ـ وأخرجه مالك/ الصيام / ماجاء فى الرخصة فى القبلة للصائم : ١٣ـ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٤٣٤/٥ـ وأخرجه الشافعى فى : ((مسنده)): ٢٥٧/١

❷ أخرجه البخارى/الصوم/الصائم إذا أكل أو شرب ناسيًا: ١٩٣٣ـ وأخرجه مسلم/الصيام /أكل الناسى وشربه وجماعه لايفطرا: ١١٥٥ـ وأخرجه أبوداود/الصوم: من أكل ناسيًا: ٢٣٩٨

Marfat.com

((أَتِمَّ صَوْمَكَ ،فَإِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ ، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ)) ❶

''اپنا روزہ پورا کر، اللہ نے تجھے کھلا پلا دیا، تجھ پر قضاء نہیں۔''...... اور یہ واقعہ رمضان المبارک کے پہلے ہی روزے کا ہے۔

سوال: ایک عورت آپ ﷺ کے پاس کھانے کو بیٹھ گئی، پھر یکا یک ہاتھ روک لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((مَالَكِ.)) ''کیا بات ہے؟''

کہا: میں روزے سے تھی، لیکن بھولے سے کھانے کو بیٹھ گئی۔ سیّدنا ذوالیدین رضی اللہ عنہ کہنے لگے واہ واہ پیٹ بھر لیا پھر روزہ یاد آیا۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَتِمِّي صَوْمَكِ ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكِ)) ❷

''تم اپنا روزہ پورا کرو۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمہیں روزی پہنچا دی۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ یہ سفید دھاگے اور سیاہ دھاگے کا قرآن میں جو ذکر ہے، اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرمایا: ((هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ)) ❸

''اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی طلوعِ فجر والی سفیدی ہے۔''

سوال: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ہمیں تو روزے پر روزہ رکھنے کی ممانعت فرماتے ہیں، پھر خود کیوں رکھتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)) ❹

---

❶ أخرجه الدارقطني في ((سننه)): ۲/ ۱۸۰ ❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۶/ ۳۶۷

❸ أخرجه أبو داود/الصوم/وقت السحور: ۲۳۴۹ـ وأخرجه النسائي/الصوم/تأويل قول اللّٰه تعالیٰ: ﴿وكلوا واشربوا......﴾: ۲۱۸۱

❹ أخرجه مالك/الصيام/النهي عن الوصال في الصيام: ۶۷۰ـ وأخرجه البخاري/الصوم /بركة السحور في غير إيجاب: ۱۹۲۲ـ وأخرجه مسلم/الصيام /النهي عن الوصايا في الصوم: ۱۱۰۵ـ وأخرجه أبو داود/الصوم/في الصوم: ۲۳۶۰

Marfat.com

''میں تو تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔''

حالت جنابت میں روزہ رکھنا:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! صبح کی نماز کا وقت آ جاتا ہے اور غسل جنابت مجھ پر ابھی واجب ہوتا ہے تو کیا میں روزہ رکھ لیا کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِمَا أَتَّقِي)) ❶

''یہی میری حالت ہوتی ہے اور روزہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا ہم میں اور آپ ﷺ میں برابری ہی کیا؟ آپ ﷺ کے تو سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واللہ! مجھے تو جناب باری سبحانہ سے امید ہے کہ تم سب سے زیادہ خوفِ الٰہی میرے دل میں ہے۔ تم سب سے زیادہ علم مجھے ہے کہ کس چیز سے بچنا چاہیے۔''

حالت سفر میں روزہ:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ سفر میں روزہ رکھیں؟

جواب: فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) ❷

''اختیار ہے خواہ رکھو، خواہ نہ رکھو۔''

---

❶ أخرجه مسلم/ الصيام/ صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب: ١١١٠

❷ أخرجه البخاري/ الصوم/ الصوم في السفر والإفطار: ١٩٤٣- أخرجه مالك/ الصيام/ ماجاء في الصيام في السفر: ٦٥٦- أخرجه مسلم/ الصيام/ التخيير في الصوم والفطر في السفر: ١١٢١- أخرجه أبوداؤد/ الصوم/ الصوم في السفر/ ٢٤٠٢- أخرجه الترمذي/ الصوم/ ماجاء في الرخصة في السفر: ٧١١- أخرجه النسائي/ الصوم/ ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار: ٤/ ١٨٥

Marfat.com

سوال: سیّدنا حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ میں سفر میں روزہ رکھنے پر قادر ہوں تو کیا مجھے اجازت ہے؟

جواب: فرمایا:

((هِیَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ ، فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)) ❶

''یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جو اسے لے اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

رمضان کے روزوں کی قضا:

سوال: دار قطنی میں حسن سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے رمضان شریف کی قضاء کے روزوں کو پے در پے نہ رکھنے کی بابت سوال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((ذٰلِكَ إِلَيْكَ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ قَضَى الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ، أَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ قَضَاءٌ ؟ فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ)) ❷

''اس کا تمہیں اختیار ہے۔ دیکھو، اگر تم پر قرض ہوتا اور تم اس میں سے ایک دو درہم ادا کرتے تو کیا اتنا ادا نہ ہوتا؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ معافی دینے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔''

فوت شدگان کی طرف سے روزے:

سوال: بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو چکی ہے، ان پر نذر کے روزے تھے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے وہ روزے پورے کر سکتی ہوں؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه مسلم / الصيام / التخيير فى الصوم والفطر فى السفر: ١١٢١

❷ أخرجه الدارقطنى / الصوم / القبلة للصائم: ١٩٤/٢

Marfat.com

((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ، أَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكِ عَنْهَا؟))

''اگر تیری ماں کے ذمے کسی کا قرض ہوتا اور تُو ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہ ہو جاتا؟

اس نے کہا: ''جی ہاں! ادا ہو جاتا۔''

فرمایا: ''اسی طرح یہ بھی ہے۔''

((فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ)) ❶

''جا اپنی ماں کی طرف سے تو روزے رکھ لے۔''

ابو داؤد میں ہے ایک عورت سمندر میں کسی کشتی پر تھی، وہاں اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ سلامتی سے پہنچا دے گا تو ایک مہینے کے روزے رکھوں گی۔ سلامتی سے پہنچ تو گئی، لیکن روزے رکھنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی۔ اس کی لڑکی یا بہن نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اس کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم عطا فرمایا۔

نفلی روزے کے بدلے نفلی روزہ:

سوال: سیّدہ حفصہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہما مومنوں کی ماؤں نے نبی معظم ﷺ سے کہا کہ ہم آج روزے سے تھیں کچھ کھانا ہدیۃً آیا، ہم نے وہ کھا پی لیا، فرمائیے ہمارے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَبْدِلَا يَوْمًا مَكَانَهُ .))

''اس کی جگہ اور روزہ رکھ لینا۔''

یاد رہے کہ دوسری روایت میں جو ہے کہ:

((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ)) ❷

---

❶ أخرجه البخاری/الصوم /من مات وعليه صوم : ١٩٥٣ـ أخرجه مسلم /الصيام /قضاء الصيام عن الميت : ١١٤٨

❷ أخرجه مالك /الصيام /قضاء التطوع/ ٦٨٢ـ وأخرجه أبو داؤد /الصوم /من رأى عليه القضاء: ٢٤٥٧ـ وأخرجه الترمذی/الصوم /ما جاء فی إيجاب القضاء عليه ٧٣٥ـ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)) : ٦/ ١٤١. نوٹ: ابو داؤد کا حوالہ درست نہیں ہے۔ (محمد امین الرحمٰن)

Marfat.com

''نفلی روزے دار اپنے نفس کا امیر ہے یہ اس کے خلاف نہیں کہ اس کی قضاء کرنا فرض ہے۔''

فرض روزہ توڑ بیٹھنے پر کفارہ:

سوال: بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! میں تو ہلاک ہو گیا، میں تو ہلاک ہو گیا، میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی پر واقع ہو گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟))

''تجھ میں قدرت ہے کہ ایک غلام آزاد کرے؟''

کہا: نہیں! فرمایا:

((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟))

''تجھ میں طاقت ہے کہ پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے؟''

کہا: نہیں! فرمایا:

((فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا ؟.))

''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟''

کہا: نہیں! سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا۔ ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا پیش کیا گیا کہ جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: أَيْنَ السَّائِلُ ؟...... سائل کہاں ہے؟'' اس نے کہا: میں حاضر ہوں جی! آپ ﷺ نے فرمایا:

((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ.))

''جاؤ لے جاؤ اور اسے صدقہ کر دو۔''

وہ کہنے لگا: کیا مجھ سے بھی زیادہ مسکین پر؟ واللہ! یارسول اللہ ﷺ! مدینے کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ آنحضرت ﷺ ہنس

Marfat.com

دیے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک ڈاڑھیں کھل گئیں، پھر فرمایا کہ:

((إِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) ❶

''اچھا بھائی! جاؤ تم بھی کھالینا اور اپنے بال بچوں کو بھی کھلا دینا۔''

دیگر نفلی روزے:

سوال: صحیح مسلم شریف میں ہے کہ سوموار کے دن کے روزے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ)) ❷

''اسی دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اسی دن مجھ پر قرآن اُتارا گیا ہے۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نفلی روزے رکھتے ہی چلے جاتے ہیں اس طرح کہ اب گویا چھوڑیں گے ہی نہیں اور اس طرح چھوڑتے ہیں اور چھوڑتے ہی چلے جاتے ہیں گویا اب رکھیں گے ہی نہیں ، بجز دو دن کے ، اگر وہ روزوں میں آگئے تو آ ہی گئے ورنہ ان کا روزہ پھر بھی رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اَيَّ يَوْمَيْنِ؟ وہ کون سے دو دن ہیں ؟ کہا: سوموار اور جمعرات کا۔

جواب: فرمایا: ہاں۔

((ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.)) ❸

''ان دونوں میں ربّ العالمین کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ پس میں

---

❶ أخرجه البخاري/الصوم / المجامع فی رمضان هل يطعم أهله من الكفارة...... ۱۹۳۶۔ وأخرجه مسلم /الصوم/ تغليظ الجماع فی رمضان علی الصائم / ۱۱۱۱۔ وأخرجه الترمذی/الصوم/ ماجاء فی كفارة الفطر فی رمضان ۷۲٤

❷ أخرجه مسلم/الصيام/استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر: ۱۱۶۲

❸ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ۵/ ۲۰۱۔ وأخرجه أبو داود/الصوم /فی صوم الإثنين والخميس: ۲٤۳٦۔ وأخرجه النسائی/الصوم/صوم النبی ﷺ : ۲۲۰۲

Marfat.com

چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں اس وقت روزے سے ہوں۔''

سوال: ابنِ ماجہ میں ہے کہ سوال ہوا: یا رسول اللہ ﷺ! سوموار اور جمعرات کو آپ ﷺ کے روزے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: فرمایا:

((إِنَّ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ، دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا.)) [1]

''ان دنوں میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مغفرت کر دیتا ہے بجز ان کے جو ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے ہوں۔ فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں صلح کر کے مل نہ جائیں۔''

سنت سے ہٹ کر روزوں کی حیثیت:

سوال: صحیح مسلم شریف میں ہے سوال ہوا: یا رسول اللہ ﷺ! جو ہمیشہ ہر دن روزے سے رہے وہ کیسا ہے؟

جواب: فرمایا:

((لَاصَامَ وَلَاأَفْطَرَ، أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ.))

''نہ اسے روزہ رکھنے کا ثواب، نہ افطار کرنے کا، یا فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

اچھا جو دو دن روزے سے اور ایک دن بے روزے سے رہنا لازم کرلے؟ فرمایا:

((وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟))

''اس کی طاقت کس میں ہے؟''

اچھا جو ایک دن روزے سے رہے اور ایک دن بے روزہ رہے؟ فرمایا:

((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.))

''حضرت داوٗد علیہ السلام کے روزوں کا طریقہ یہی تھا۔''

---

[1] وأخرجه ابن ماجه: الصيام / صيام يوم الإثنين والخميس: ۱۷٤۰ صحيح / الألباني

Marfat.com

یہ بھی بتلا دیجیے کہ جو دو دن افطار کرتا ہے اور ایک دن روزہ رکھتا ہے؟ فرمایا:

((وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.)) [1]

''کاش کہ مجھ میں اتنی قوت ہوتی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے اور ہر سال کے رمضان کا روزہ، ان کا ثواب اتنا ہے کہ، گویا ساری عمر روزوں میں گزاری۔ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گزشتہ کے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف کرا دیتا ہے۔ عاشورہ کے دن کا روزہ اگلے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں؟ اور اس دن بول چال بند رکھوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَصُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ أَحَدُهَا أَوْفِي شَهْرٍ ، وَأَمَّا أَنْ لَّاتَكَلَّمَ أَحَدًا فَلَعَمْرِي أَنْ تَكَلَّمَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَنْهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَسْكُتَ)) [2]

خاص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھ۔ ہاں جن روزوں کی عادت ہے اگر ان میں جمعہ آ جائے تو اور بات ہے، بات نہ کرنے کے روزے کی نسبت سنو! تم قرآن وحدیث کی بھلی بات کا کسی کو حکم دو یا خلافِ شرع بات سے کسی کو روکو تو یہ چپ رہنے سے کہیں زیادہ افضل ہے۔''

---

[1] أخرجه مسلم/ الصيام/ استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر......: ۱۱۶۲

[2] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۵/ ۲۲۴

Marfat.com

اعتکاف کا مسئلہ:

سوال: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا۔ اب فرمایئے جناب کیا حکم دیتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا.)) [1]

''جاؤ اور اپنا ایک دن کا اعتکاف پورا کرو۔''

لیلۃ القدر کے مسائل:

سوال: مسند احمد میں ہے کہ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: لیلۃ القدر رمضان میں ہے یا اور مہینوں میں؟

جواب: فرمایا:

((بَلْ فِیْ رَمَضَانَ.))

''رمضان شریف میں ہے۔''

تو کیا نبیوں کی زندگی تک ہی وہ رات باقی رہتی ہے اور ان کی وفات پر اٹھ جاتی ہے یا قیامت تک باقی ہے؟ فرمایا:

((بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

''بلکہ وہ قیامت تک باقی ہے۔''

اچھا تو رمضان کے کس حصے میں ہے؟ فرمایا:

((إِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ ۔فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.))

''پہلے دس دنوں میں اس رات کی تلاش کرو یا آخری دس دنوں میں۔''

یارسول اللہ ﷺ ان دونوں عشروں میں سے کس عشرے میں ڈھونڈیں؟ فرمایا:

((إِبْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا

---

[1] أخرجه البخاري/ الإعتكاف/ من لم ير عليه إذا اعتكف صومًا: ٢٠٤٢ ـ وأخرجه مسلم/ الإيمان/ نذر الكافر ومايفعل إذا أسلم: ١٦٥٦ ـ وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ١/ ٣٧

Marfat.com

((اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، لَاتَسْأَلَنَّ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا.)) ❶

''آخری عشرہ میں اُسے تلاش کرو۔ اب خبردار اس کی نسبت کوئی سوال نہ کرنا۔
آخری ہفتے میں اسے تلاش کرو اور خبردار اب اس کی نسبت کوئی سوال نہ کرنا۔''

سوال: ابو داؤد میں ہے رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے سوال کے جواب میں فرمایا:

جواب: ((هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ)) ❷

''اسے پورے رمضان میں تلاش کرو۔''

سوال: سنن ابوداؤد میں ہی ہے کہ اسی سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

جواب: ((كَمِ اللَّيْلَةُ؟))

''آج کون سی رات ہے؟''

سائل نے کہا: بائیسویں۔ فرمایا:

((هِيَ اللَّيْلَةُ)) ''لیلۃ القدر یہی ہے۔''

پھر لوٹے اور فرمایا:

((أَوِ الْقَابِلَةُ)) ❸

''آئندہ رات یعنی تیئسویں ہے۔''

سوال: سیّدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟

جواب: فرمایا:

((اِنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ.)) ❹

''تیئسویں رات کو مسجد میں آ کر فروکش ہو جاؤ اور اسے تلاش کرو۔''

---

❶ مسند الامام احمد: ۱/ ۲۳۱.

❷ أخرجه أبو داود/ الصلاة / من قال هی فی كل رمضان: ۱۳۸۷

❸ أخرجه أبو داود/ الصلاة/ فی ليلة القدر: ۱۳۷۹ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❹ اخرجه ابو داود/ فی ليلة القدر: ۱۳۸۰ حسنٌ صحيح/ الألبانیؒ

Marfat.com

سوال: ایک صحیح حدیث میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اگر میں اس رات کو پالوں تو کیا دُعا مانگوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُولِی : اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.)) [1]

"دُعا مانگو: ((اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) یعنی اے اللہ! تو معافی دینے والا ہے، معافی کو ہی پسند فرماتا ہے، پس مجھے بھی معافی عطا فرما۔"

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه الترمذی/الدعوات/ ٨٤: ٣٥١٣۔ وأخرجه ابن ماجة/الدعاء/الدعاء بالعفو والعافية ٣٨٥٠ وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ١/ ٤١٩ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

گیارھواں باب

مسائل حج پر رسول اللہ ﷺ کے فتوے

حج کی فضیلت:

سوال: صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: یارسولؐ اللہ! ہم تو جہاد کو سب سے افضل عمل جانتے ہیں تو کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لٰكِنْ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَزَادَ اَحْمَدُ: هُوَ لَكُنَّ جِهَادٌ)) [1]

''تمہارے لیے افضل و بہتر جہاد حج ہے۔ مسند احمد میں یہ بھی ہے کہ حج تمہارے لیے جہاد ہے۔''

حج تمتع کی افضلیت:

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حج فسخ کر کے عمرہ کر لینے کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا۔ پھر اس کے مستحب ہونے کا، پھر اسے ضروری طور پر کر لینے کا۔ اس کے بعد اسے منسوخ کرنے والا کوئی حکم صادر نہیں ہوا۔ ہم شریعت کا مسئلہ یہی جانتے ہیں۔

جواب: اس کے وجوب کا قول اس کے منع کے قول سے زیادہ قوی اور زیادہ صحیح ہے۔ بے شک وشبہ صحیح سندوں سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ثابت ہے کہ:

((مَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمَنْ كَانَ أَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ مَعَ عُمْرَةٍ.)) [2]

---

[1] أخرجه البخاری/الحج/فضل الحج المبرور: ۱۵۲۰۔ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/ ۷۱،۷۹۔ وأخرجه البخاری/جزاء الصيد/حج النساء: ۱۸٦۳

[2] أخرجه البخاری/الحج/من ساق البدن: ۱٦۹۱

Marfat.com

"جو شخص قربانی اپنے ہمراہ نہ لایا ہو، وہ عمرے کا احرام باندھ لے اور جو قربانی لایا ہو، وہ عمرے کے ساتھ ہی حج کا بھی احرام باندھ لے۔"

ہاں! خود نبی کریم ﷺ نے حج کا اور عمرے کا ملا ہوا (حج قران کے لیے) احرام باندھا تھا۔ یہ روایت بیس سے زیادہ سندوں سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ کے سولہ صحابی اسے آپ ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہی حکم آپ ﷺ نے انہیں بھی دیا تھا جو اپنے ساتھ قربانی لائے تھے اور جن کے ساتھ ان کی قربانیاں نہ تھیں انہیں اسے حج قران کی نیت توڑ کر تمتع کی نیت کر لینے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان اور آپ ﷺ کا یہ فعل ہمارے نزدیک تو اس وضاحت سے ثابت ہے کہ گویا آنکھوں دیکھی بات ہے۔ وباللہ التوفیق.

عمرہ کی فضیلت:

سوال: ایک عورت نے آپ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

جواب: فرمایا:

((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.)) [1]

"رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔"

سوال: کیا عمرہ واجب ہے؟

جواب: ((لَا، وَأَنْ تَعْتَمِرُوا فَهُوَ أَفْضَلُ))

"نہیں، لیکن تم عمرہ کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔"

اور مسند احمد میں ہے کہ ایک اعرابی نے یہی سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے یہی جواب دیا:

((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ.)) [2]

سوال: سیدنا ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ پر حج فرض ہو چکا ہے اور سیدنا ابو معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ ہے، گر وہ مجھے سواری کے لیے اسے دے نہیں

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)) : ٦/ ٤٠٥

[2] أخرجه الترمذي / الحج / ماجاء في العمرة أواجبة هي أم لا : ٩٣١ ضعيف الاسناد/ الألباني

Marfat.com

رہے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تو سیدنا ابو معقل رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں! بے شک ہے لیکن میں تو اُسے راہ للہ کر چکا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

''انہیں دو کہ یہ اس پر حج کر آئیں، حج بھی فی سبیل اللہ ہے۔''

چنانچہ سیدنا ابو معقل رضی اللہ عنہ نے انہیں اونٹ دے دیا۔

اب وہ کہنے لگیں ''اے اللہ کے نبی ﷺ! میں بڑھیا ہو گئی ہوں اور بہت بیمار رہا کرتی ہوں، کیا کوئی عمل حج کے برابر بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِىءُ حَجَّةً)) ❶

''رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج سے کفایت کرتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔''

دورانِ حج کسبِ معاش کا حکم:

سوال: ایک صاحب نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں کرائے پر سواریاں دیتا ہوں، جن پر لوگ حج کو جاتے ہیں، میں انہیں لے جاتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں: تیرا اپنا حج اس صورت میں ادا نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ خاموش ہو رہے، کوئی جواب نہ دیا۔

جواب: یہاں تک کہ یہ آیت اُتری: ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (البقرة:۱۹۸) ''یعنی تم پر فضل الٰہی تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔'' آپ ﷺ نے اُسی وقت اُسے بلوایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا:

((لَكَ حَجٌّ.)) ❷

''بے شک اس صورت میں تیرا حج ادا ہو جاتا ہے۔''

سب سے افضل حج:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ: سب سے افضل حج کون سا ہے؟

---

❶ أخرجه أبو داود/ الحج/ العمرة: ۱۹۸۸ صحيحٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه أبو داود/ الحج/ الكريّ: ۱۷۳۳ صحيحٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ.))

''جس میں ذکر اللہ کی آواز بکثرت ہو اور جس میں قربانیاں خوب ہوں۔''

اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ تو فرمائیے کہ حاجی کون ہے؟ جواب دیا:

((اَلشَّعِثُ التَفِلُ))

''پراگندہ بالوں والا، میلے کچیلے کپڑوں والا۔''

اچھا یا رسول اللہ ﷺ! قرآن میں ہے کہ جو راستے کی طاقت رکھتا ہو اُس پر حج فرض ہے، اس راستے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:

((اَلزَّادُ وَالرَّحِلَةُ)) [1] ''توشہ اور سواری۔''

حج بدل کے مسائل:

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر ایک عورت نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں مگر ہیں بڑی عمر کے، بہت بوڑھے جو سواری پر سوار ہونے کے بھی قابل نہیں اور حج ہم پر فرض ہو چکا ہے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ؛ حُجِّیْ عَنْهُ.)) [2]

''ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔''

سوال: دارقطنی میں صحیح سند سے ہے کہ سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گزارش کی: میرے والد بہت ہی ضعیف العمر شخص ہیں، ان میں حج کی طاقت ہے نہ عمرے کی، بلکہ وہ تو سواری پر سوار ہی نہیں ہو سکتے۔

---

[1] أخرجه ابن ماجة/الحج/مایوجب الحج: ۲۸۹۶۔ وأخرجه الشافعي فی کتابه: ((المسند)): ۲۸۳/۱ ضعیفٌ جدًا/ الألبانیؒ

[2] أخرجه البخاري/جزاء الصید/الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة: ۱۸۵۴۔ وأخرجه مسلم/الحج/الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوه: ۱۳۳٤۔ وأخرجه الترمذی/الحج: ۹۲۸۔ واللفظ لِمُسْلِمٍ.

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)) ❶

''تم آپ اپنے ابا کی طرف سے حج وعمرہ کرلو۔''

سوال: ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ میری بہن حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کرلوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكَ دَيْنٌ ،أَكُنْتَ قَاضِيَهِ ؟))

ذرا غور کیجئے! ''اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟''

اس نے کہا: کیوں نہیں؟ فرمایا:

((فَاقْضُوا عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) ❷

''پھر اللہ کا قرض ادائیگی کا بہت زیادہ مستحق ہے، اسے ادا کرو۔''

اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ لائے ہیں۔

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے کہتی ہے کہ میری والدہ حج کے بغیر ہی دنیا سے چل دی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ ،حُجِّي عَنْهَا)) ❸

''ہاں تم ان کی طرف سے حج کرلو۔'' (یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔)

سوال: ایک مرد کے اسی سوال کے جواب میں کہ میرے والد بغیر حج کے انتقال کر گئے

---

❶ أخرجه أبوداود/الحج: ١٨١٠۔ أخرجه الترمذی/الحك /ماجاء فی الحج عن الشيخ الكبير والميت: ٩٣٠۔ وأخرجه الدار قطنی فی كتابه ((السنن)): ٢/ ٢٨٣

❷ أخرجه البخاری /الإيمان والنذور/من مات وعليه نذر: ٦٦٩٩۔ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ١/ ٢٤٠

❸ أخرجه مسلم /الصوم /قضاء الصيام عن الميت: ١١٤٩۔ وأخرجه الترمذی: الحج/ماجاء فی الحج عن الشيخ والكبير والميت: ٩٢٩۔ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٥/ ٣٤٩

Marfat.com

ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَيُقْبَلُ مِنْكَ؟))

''ان پر کوئی قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے ادا کرتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟''

اس نے جواب دیا: بے شک۔ فرمایا:

((فَاحْجُجْ عَنْهُ)) ❶

''پھر جاؤ تم ان کی طرف سے حج کر لو۔''

اس کی دلالت اس بات پر ہے کہ سوال و جواب کا تعلق قبولیت اور صحت کے متعلق تھا۔ نہ کہ وجوب و فرض کے متعلق۔ واللہ اعلم۔

سوال: ایک شخص کو...... لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ...... کہتا ہوا سن کر آپ ﷺ نے دریافت کیا:

((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) ''کیا تو اپنا حج کر چکا ہے؟''

اس نے کہا: نہیں! فرمایا:

((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) ❷

''اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''

یہ شبرمہ ان کے کوئی قریبی تھے۔

سوال: ایک عورت اپنا بچہ اٹھا کر نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر پوچھتی ہے: کیا اس کا حج ہو جائے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)) ❸

---

❶ أخرجه الدارقطنی / الحج / المواقيت: ۲/ ۲۶۰/ شاذّ

❷ أخرجه أبو داود/ الحج/ الرجل يحج عن غيرة: ۱۸۱۱۔ وأخرجه ابن ماجه / المناسك / الحج عن الميت: ۳۹۰۳۔ وأخرجه الشافعی فی ((مسنده): ۱/ ۳۸۹) صحیحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه مسلم / الحج / صحة حج الصبی: ۱۳۳۶۔ وأخرجه ابن ماجة / المناسك / حج الصبی: ۲۹۱۰

Marfat.com

''ہاں! اور تجھے اجر ملے گا۔''

سوال: بخاری و مسلم شریف میں ہے: کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ میری ہمشیرہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟))

''اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا۔''

اس نے کہا: ہاں! فرمایا:

((فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)) [1]

''پس اللہ کو بھی ادا کر، وہ ادائیگی کا سب سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔''

احرام کے مسائل:

سوال: متفق علیہ حدیث میں ہے کہ پوچھنے والے نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ احرام والا کیا پہنے؟

جواب: فرمایا:

((لَا يَلْبِسُ الْقَمِيصَ ، وَلَا الْعِمَامَةَ ، وَلَا الْبُرْنُسَ ، وَلَا السَّرَاوِيلَ ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) [2]

''کرتہ، عمامہ، برنس، پاجامہ، ورس یا زعفران وغیرہ سے رنگا ہوا کپڑا اور جرابیں نہ پہنے۔ ہاں! جوتا نہ ہونے کی حالت میں موزے پہن سکتا ہے، لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔''

---

[1] أخرجه البخاری/جزاء الصيد/من مات وعليه نذر: ٦٦٩٩۔ وأخرجه مسلم /الصوم/قضاء الصيام عن الميت: ١١٤٩

[2] أخرجه البخاری /الحج/ مالا يلبس المحرم من الثياب: ١٥٤٢۔ وأخرجه مسلم/ الحج/مايباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح......: ١١٧٧۔ وأخرجه أبو داود/المناسك: ١٨٢٣۔ وأخرجه الترمذی/الحج: ٨٣٣۔ وأخرجه النسائی/الحج/النهی عن الثياب المصبوغة: ١٢٩/٥

Marfat.com

سوال: ایک صاحب جو جبہ پہنے ہوئے تھے اور خوشبو میں معطر ہو رہے تھے، آنحضرت ﷺ سے سوال کرتے ہیں: میں جس حالت میں ہوں وہ آپ ﷺ ملاحظہ کر رہے ہیں اور میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا ہے، اب میں کیا کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَفِي بَعْضِ طُرُقِهِ: وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ.)) ❶

''جبہ اتار ڈالو اور زردی والی خوشبو دھو ڈالو۔ بعض طُرق (روایات) میں ہے کہ اپنے عمرے میں بھی وہی کر جو اپنے حج میں کرتا ہے۔''

سوال: سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے پوچھتی ہیں کہ میرا ارادہ حج کا ہے اور میں بیمار ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) ❷

''حج کو جاؤ اور یہ شرط کر لو کہ جہاں مجھے بیماری روک دے وہیں احرام کھول دوں گی۔''

حالت احرام میں شکار اور بعض جانوروں کے قتل کا حکم

سوال: بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار کھیلا، وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ اس شکار کا گوشت ان کے ہمراہیوں نے بھی کھایا اور وہ سب اس وقت احرام میں تھے۔ جب نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو یہ مسئلہ آپ ﷺ سے دریافت کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه البخاري /العمرة /يفعل بالعمرة مايفعل بالحج: ١٧٨٩۔ وأخرجه مسلم/الحج/مايباح للمحرم بحج أو عمرة ومالا يباح: ١١٨٠

❷ أخرجه مسلم/الحج/جواز شرط المحرم......: ١٢٠٧

Marfat.com

((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ.)) ❶

''کیا اس شکار کا کچھ گوشت اب بھی تمہارے پاس ہے؟''

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اس کے شانے کا گوشت دیا جسے آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ خود احرام کی حالت میں تھے۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں کن کن جانوروں کو قتل کر سکتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((اَلْحَيَّةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْفُوَيْسِقَةُ، وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ ، وَالْحِدَأَةُ ، وَالسَّبُعُ الْعَادِيْ وَزَادَ اَحْمَدُ: وَيَرْمِيْ الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ.)) ❷

''سانپ، بچھو، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا، چیل اور حملہ کرنے والے درندے کو۔ مسند احمد میں اتنی زیادتی اور بھی ہے کہ کوّے کو کنکر مار دے، اُسے قتل نہ کرے۔''

حج کے دوران پیش آمدہ مسائل:

سوال: سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بحالتِ حج آپ ﷺ سے سوال کرتی ہیں کہ میں بیمار ہوں؟ اس حالت میں کیا کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ.)) ❸

''سواری پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کرلو۔''

سوال: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں: (بحالت حیض)

---

❶ أخرجه البخاری/ جزاء الصيد/ إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله: ۱۸۲۱۔ وأخرجه مسلم/ الحج/ تحريم الصيد للمحرم: ۱۱۹۶۔ وأخرجه مالك/ الحج/ لايحل للمحرم أكله من الصيد: ۷۹٤

❷ أخرجه البخاری/ جزاء الصيد/ مايقتل المحرم من الدواب: ۱۸۲۸۔ وأخرجه مسلم/ الحج/ مايندب للمحرم وغيره قتله من الدواب......: ۱۱۹۸

❸ أخرجه البخاری/ الصلاة/ إدخال البعير فی المسجد: ٤٦٤۔ وأخرجه مسلم/ الحج/ جواز الطواف على بعير وغيره: ۱۲۷٦۔ وأخرجه أبوداود/ المناسك/ الطواف الواجب: ۱۸۸۲۔ وأخرجه النسائی/ الحج/ كيف طواف المريض: ٥/ ۲۲۳۔ وأخرجه ابن ماجة/ المناسك/ المريض يطوف راكبًا: ۲۹٦۱۔ وأخرجه مالك/ الحج/ جامع الطواف: ۸۳۲

Marfat.com

کیا میں بیت اللہ شریف میں داخل نہ ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ)) ❶

''حطیم میں چلی جاؤ، یہ بھی بیت اللہ میں سے ہے۔''

سوال: سیّدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ میں طے کی پہاڑیوں سے آرہا ہوں۔ اپنی سواری کو تھکا دیا۔ اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دیا۔ واللہ ہر ہر پہاڑ پر ٹھہرتا ہوا آیا ہوں، کیا میرا حج ہوگیا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

((مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ يَعْنِي صَلَاةَ الْفَجْرِ وَأَتَى عَرَفَاتِ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْنَهَارًا ، فَقَدْ تَمَّ حَجَّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ .)) ❷

''جس نے اِس نمازِ فجر کو ہمارے ساتھ پالیا اور اس سے پہلے رات کو یا دن کو وہ عرفات میں بھی پہنچا، اس نے اپنا حج پورا کرلیا اور اپنے میل کچیل سے پاک صاف ہوگیا۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔''

سوال: نجد کے رہنے والے بعض مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ حج کی کیفیت کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((اَلْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ، مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ

---

❶ أخرجه أبوداود/الحج/فی الحجر: ۲۰۲۸۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/٩٢ حسنٌ صحيحٌ الألبانیؒ

❷ أخرجه أبوداود/ الحج/من لم يدرك عرفة: ١٩٥٠۔ وأخرجه الترمذی/الحج/ماجاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج: ٨٩١۔ وأخرجه ابن ماجة /المناسك/من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع: ٣٠١٦۔ وأخرجه النسائی/الحج/فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفه: ٥/٢٦٣۔ وأخرجه أحمدفی كتابه: ((المسند)): ٤/٢٦١

Marfat.com

فَقَدُ تَمَّ حَجُّهُ ، فَمَنُ تَعَجَّلَ فِیُ یَوُمَیُنِ فَلا إِثُمَ عَلَیُهِ ، وَمَنُ تَأَخَّرَ فَلا إِثُمَ عَلَیُهِ)) ❶

''حج عرفات کا نام ہے، پس جو شخص دسویں ذوالحجہ کی شب کو نمازِ فجر سے پہلے آگیا اس کا حج پورا ہوگیا اور جس نے تاخیر کی اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو سوار کرلیا جوان کلمات کی منادی کرتا رہا۔''

سوال: ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ میں نے بے خبری میں قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ (فرمایئے! میرے لیے کیا حکم ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذُبَحُ وَلَا حَرَجَ.))

''قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔''

دوسرا شخص: یارسول اللہ ﷺ میں نے بے خبری میں شیطان کو کنکر مارنے سے پہلے ہی قربانی کرلی۔ آپ ﷺ نے جواب دیا:

((إِرُمِ وَلَا حَرَجَ))

''کنکراب پھینک لو، کوئی حرج نہیں۔''

پس جس چیز کی تقدیم تاخیر کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ یہی فرماتے رہے:

((إِفُعَلُ وَلَا حَرَجَ))

''کرلو، کوئی حرج نہیں۔''

مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں کہ اس دن جس امر کے بارے میں بھی آپ ﷺ سے سوال

---

❶ أخرجه أبوداود/ الحج/من لم يدرك عرفة: ۱۹۴۹۔ وأخرجه الترمذى/۱/لحج/ماجاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج: ۸۸۹۔ وأخرجه النسائى /الحج/فيمن أدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة: ۲۶۴/۵۔ وأخرجه ابن ماجة/المناسك/ من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع: ۳۰۱۵۔ وأخرجه أحمدفى كتابه: ((المسند)): ۳۰۹/۴ صحيحٌ/ الألبانىؒ

Marfat.com

کیا گیا جو بھولے سے ہو گیا ہو یا نادانستہ ہو گیا ہو، کوئی کام آگے پیچھے ہو گیا ہو، اسی طرح کوئی اور بات ہو سب کے جواب میں یہی ارشاد مبارک ہوتا رہا: کرلو، کوئی حرج نہیں۔ ایک سند سے یہ بھی مروی ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوالیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ))

''اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں۔''

ایک صحابی رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے قربانی کرلی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِرْمِ، وَلَا حَرَجَ.))

اب کنکریاں پھینک لو، کوئی حرج نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جس نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کرلی تھی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ الغرض لوگ آتے تھے، بعض تو کہتے تھے کہ: میں نے طواف سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کرلی اور فلاں چیز بعد میں کی اور فلاں کام پہلے کرلیا۔ آپ ﷺ جواب میں یہی فرماتے تھے:

((لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ، وَهُوَ ظَالِمٌ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ)) [1]

''کوئی حرج نہیں۔ حرج اور ہلاکت تو اس شخص پر ہے جس نے ظلم کر کے کسی مسلمان کی بے عزتی کی۔''

سوال: سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو جوؤں نے بہت ستا رکھا تھا تو آپ ﷺ نے

---

[1] أخرجه البخاری/الحج/إذا رمی بعدماأمسی، أو حلق قبل......: ١٧٣٤۔ وأخرجه مسلم /الحج / من حلق قبل النحر، أو نحر قبل الرمی: ١٣٠٦۔ وأخرجه الترمذی/الحج/ماجاء فیمن حلق قبل أن يذبح، أو نحر قبل أن يرمی: ٩١٦۔ وأخرجه ابن ماجة/المناسك/من قدم نسكا قبل نسك: ٣٠٤٩

Marfat.com

حکم دیا:

((أَنْ يُنْسِكَ بِشَاةٍ ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ ، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) ❶

''وہ احرام کی حالت میں ہی اپنا سر منڈوا دیں اور ایک بکری ذبح کر دیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں یا تین روزے رکھ لیں۔''

قربانی کے جانوروں سے متعلق احکام:

سوال: جس نے قربانی کا اونٹ ساتھ لیا تھا، اُسے آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ:

جواب: ((مَنْ أَهْدَى بُدْنَةً أَنْ يَرْكَبَهَا)) ❷

''اس پر سوار ہو جائے۔''

سوال: سیّدنا ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے قربانی کے ان جانوروں کی نسبت سوال کرتے ہیں، جو راستے میں گر جائیں، چلنے کے قابل نہ رہیں۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((إِنْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ، وَاضْرِبْ صَفْحَتَهُ ، وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ ، وَبَيْنَهُ فَيَأْكُلُوهُ)) ❸

''وہیں انہیں ذبح کر ڈالو اور ان کی جوتیاں ان کے خون میں ڈبو کر ان کی گردن پر نشان کر دو۔ اس جانور کو خود کھاؤ نہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کھلاؤ بلکہ اور عام لوگوں کو اِذن دے دو کہ وہ اس کا گوشت لے جائیں اور کھا لیں۔''

---

❶ أخرجه البخاری/المحصر/قول الله تعالى: ﴿فمن كان مريضًا أو به أذى من رأسه ......﴾: ١٨١٤۔ وأخرجه مسلم/الحج/جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى......: ١٢٠١۔ وأخرجه الترمذی/ الحج/ماجاء فی المحرم بحلق رأسه فی إحرامه وماعليه: ٩٥٣۔ وأخرجه مالك/ الحج/ فدية من حلق قبل أن ينحر: ٩٥٤

❷ أخرجه البخاری/الحج/ركوب البدن: ١٦٨٩۔ وأخرجه مسلم/الحج/جواز ركوب البدنة: ١٣٢٢

❸ أخرجه أبوداود/المناسك/فی الهدی إذا عطب قبل أن يبلغ بسم الله الرحمن الرحيم: ١٧٦٢۔ وأخرجه الترمذی/الحج/ماجاء إذا عطب الهدی مايصنع به: ٩١٠۔وأخرجه ابن ماجه/ المناسك/الهدی إذا عطب: ٣١٠٦۔ وأخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٤/٣٣٤۔ وأخرجه مالك/الحج/العمل فی الهدی إذا عطب أو ضل: ٨٦٢

Marfat.com

قربانی اور عید الاضحیٰ کے متعلق فتوے اور مسائل:

سوال: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے قربانی حج کے لیے نہایت ہی اعلیٰ اونٹنی تین سو اشرفیوں میں خریدی ہے، اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اسے فروخت کر کے اس قیمت سے بہت سے جانور خرید لوں اور ان سب کی قربانی دے دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، انْحَرْهَا إِيَّاهَا)) ❶

''ہرگز نہیں، اسی کی قربانی دو۔''

سوال: سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟

جواب: آپ نے فرمایا:

((سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ صَلَاةُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ))

''تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔''

پھر یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا:

((بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ))

''ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔''

اچھا تو یا رسول اللہ ﷺ! ان کے روؤں کی نسبت کیا ہے؟ فرمایا:

((بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ)) ❷

''ہر ہر روئیں کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔''

سوال: امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ حج اکبر کا کون سا دن ہے؟

---

❶ أخرجه أبوداود/ الحج/تبديل الهدى: ١٧٥٦ـ وأخرجه أحمدفى كتابه: ((المسند)) : ٢/ ١٤٥ ضعيفٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه أحمدفى كتابه: ((المسند)) : ٣٦٨/٤

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((يَوْمُ النَّحْرِ)) ❶ ''عیدالاضحیٰ کا۔''

ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ عیدالاضحیٰ والے دن جمروں کے درمیان کھڑے ہو کر حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا:

((أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟))

''یہ کون سا دن ہے؟''

سب نے کہا: قربانی کا۔ فرمایا:

((هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ)) ❷

''یہی حج اکبر کا دن ہے۔''

قرآن فرماتا ہے: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لوگوں میں حج اکبر کے دن اعلانِ عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ مشرکوں سے بری ہیں'' اس آیت کا اعلان اسی قربانی کی عید کے دن ہی ہوا تھا۔ صحیح حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بھی یہی فرمایا:

((وَيَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ)) ❸

سوال: کسی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں سوائے اس مادہ کے جو تحفے میں ملی ہو اور جانور نہ پاؤں تو کیا اسی کی قربانی کر دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ ، وَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ .)) ❹

''نہیں بلکہ اپنے بال، ناخن اور مونچھیں ترشوا۔ زیر ناف بال لے لو۔ یہی اللہ کے

---

❶ أخرجه الترمذی/الحج/ماجاء في يوم الحج الأكبر: ٩٥٧ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❷ ابوداود/یوم الحج الاکبر ١٩٤٥. ❸ أخرجه أبوداود/المناسك/يوم الحج الأكبر: ١٩٤٦ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❹ أخرجه أبوداود/الضحايا/ماجاء فی إيجاب الأضاحی: ٢٧٨٩۔ وأخرجه النسائی/ الأضاحی/ من لم يجد الأضحية: ٢١٣/٧

Marfat.com

نزدیک تمہاری پوری قربانی ادا ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث میں لفظ ((منیحة)) ہے۔اس سے مراد وہ بکری ہے جو اسے کسی دوسرے بھائی نے بطورِ تحفہ کے اس لیے دی ہو کہ اس کے دودھ سے نفع اٹھائے ،اس کی قربانی سے اس لیے اس کو روک دیا گیا کہ یہ اس کی ملکیت نہیں ۔دوسرے نے اسے ایک مقررہ وقت تک کے لیے دیا ہے، جس کے بعد اُسے پہنچانا لازمی امر ہے،س لیے بھی اس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے حکم دیا، ہر ایک نے ایک ایک درہم نکالا۔ان سے ایک قربانی کا جانور خریدا اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی ﷺ بہت مہنگا پڑا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَایَا أَغْلَاھَا وَأَسْمَنُهَا)) ❶

’’افضل قربانی وہ ہے جو بہت قیمتی ہو اور بہت عمدہ اور خوب فربہ ہو۔‘‘

پھر نبی کریم ﷺ کے حکم سے ایک نے ایک پاؤں پکڑا، دوسرے نے دوسرا، تیسرے نے اگلی ایک ٹانگ، چوتھے نے دوسری ایک ٹانگ، پانچویں نے ایک سینگ، چھٹے نے دوسرا سینگ اور ساتویں نے اسے ذبح کر دیا۔اس پر تکبیر سب نے مل کر پڑھی۔‘‘

یاد رہے کہ ان لوگوں کو ایک گائے کی قربانی نے ایک گھر والوں کے قائم مقام کر دیا۔ ایک بکری ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ یہ ایک ہی قافلے کے ایک ساتھ ہم سفر تھے۔

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ میرے ذمے ایک اونٹ کا قربان کرنا ہے، مجھے اس کی طاقت بھی ہے لیکن ملتا نہیں کہ میں اُسے خرید لوں۔

جواب: آپ ﷺ نے انہیں فتویٰ دیا کہ سات بکریاں خرید کر انہیں ذبح کر ڈالو۔ ❷

---

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤٢٣/٣

❷ أخرجه ابن ماجه/الأضاحی/كم تجزیء من الغنم عن البدنة: ٣١٣٦۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ٣١٢،٣١١/١ ضعيفٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

سوال: سیّدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بکری کے چھ مہینے والے بچے کی قربانی کا سوال کرتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ:

((ضَحِّ بِهِ لَا بَأْسَ بِهِ)) ❶

''تو اسے قربان کر لے، کوئی حرج نہیں۔''

سوال: سیّدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے اس بکری کی نسبت سوال کرتے ہیں جسے عید والے دن ذبح کیا تھا۔ آپ ﷺ پوچھتے ہیں:

((أَقَبْلَ الصَّلَاةِ؟))

''کیا نمازِ عید سے پہلے ذبح کر لیا؟''

وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ فرمایا:

((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ.))

''پھر تو وہ گوشت کھانے کی بکری ہوئی۔''

انہوں نے کہا: اچھا میرے پاس چھ ماہ کا بچہ ہے جو مجھے تو دو دانت والے سے بھی زیادہ پسند ہے۔ فرمایا:

((تُجْزِیءُ عَنْكَ ، وَلَنْ تُجْزِیءُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)) ❷

''خیر تمہیں تو وہی کافی ہے لیکن تمہارے سوا کسی کو جائز نہیں۔''

یہ صحیح اور صریح ہے اس بات میں کہ نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں خواہ وقت ہو گیا ہو، خواہ نہ ہو۔ یہی ہمارا مذہب ومسلک ہے۔ اس کے سوا کا قول قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ چنانچہ صحیحین میں سیّدنا جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه أبوداود/الضحايا/مايجوز من السن فى الضحايا: ٢٧٩٨۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٤/ ١٥٢صحيحٌ الألبانیؒ واللفظ لأحمد.

❷ أخرجه البخاری /الأضاحی/قول النبی ﷺ لأبی بردة: ((ضح بالجذع......)): ٥٥٥٦۔ وأخرجه مسلم/الأضاحی/ وقتها: ١٩٦١ ۔وأخرجه أبوداود/الضحايا/مايجوز من السن فى الضحايا: ٢٨٠٠۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)) : ٤/ ٤٥

Marfat.com

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرٰى ، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ)) ❶

''جس نے عید سے پہلے قربانی کرلی ہو اسے چاہیے کہ اس کے بدلے اور قربانی کرے، اور جس نے ہماری نماز پڑھ لینے تک قربانی نہ کی ہو، وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔''

بخاری و مسلم میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر چکا ہو وہ دوبارہ کرے۔ اب اس فرمان کے خلاف جس کا فتویٰ ہو وہ شمار میں لانے کے لائق بھی نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے ساتھ اور کسی کا قول کوئی چیز نہیں۔

سوال: سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں نے دُنبہ قربانی کے لیے خریدا، اس پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور اس کی دُم کے پاس سے گوشت کا لوتھڑا لے گیا۔ (میرے لیے کیا حکم ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((ضَحِّ بِهٖ)) ❷

''تو اس کی قربانی کر لے۔''

❀❀❀❀❀

---

❶ أخرجه البخاري/ الأضاحي/ باب من ذبح قبل الصلاة اعاد/ حديث: ٥٥٦٢ وأخرجه مسلم/ الأضاحي/ وقتها: ١٩٦٢۔ وأخرجه النسائي/ العيدين/ ذبح الإمام يوم العيد وعدد ما يذبح: ٢/ ١٩٢

❷ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٣/ ٣٢

Marfat.com

بارھواں باب

ذکر الٰہی کے فضائل سے متعلق سوال و جواب

اللہ کے ذکر کی فضیلت:

جب اللہ تعالیٰ کی ذاتِ گرامی مسلمانوں کے نزدیک محبوب ترین حقیقت ہے اور اس کے احکام اور صفات کی روشنی میں' دین کا پورا نقشہ ترتیب پاتا ہے تو ضروری ہے کہ اس ذات والا صفات کے بیان سے زبان آراستہ اور دِل اس کی محبت اور ذکر سے معمور رہے۔ اسی مناسبت کے پیش نظر ذکر کی تلقین قرآن میں متعدد مقامات پر مذکور ہے اور احادیث میں بھی اس کے فضائل اور خوبیوں کا جا بجا بیان ہے۔ ذکر سے دِل مجلّی ہوتا ہے، محبت و مودت کے رشتے استوار ہوتے ہیں اور انسان اخلاق رذیلہ سے بڑی حد تک مخلصی حاصل کر لیتا ہے، بشرطے کہ اس کے ساتھ شعور و آگہی کے عوامل بھی شامل ہوں۔ مطلق ذکر بھی اگرچہ فوائد و برکات سے تہی نہیں کیونکہ یہ ذکرِ حبیب ہی کی ایک شکل ہے، تاہم جو کیف، جو لذت اور جو نور اسماء وصفات پر تدبر و تفکر میں ہے وہ صرف ذکر میں نہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اسماء وصفات میں فکر و تامل کا ایک لمحہ بسا اوقات مہینوں اور برسوں کے ذکر پر بھاری ثابت ہوتا ہے۔ ذکر کے لیے مساجد بہترین جگہ ہے۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ مجاہدین میں سب سے افضل اجر و ثواب والا کون ہے؟

جواب: ((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا))

''سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ روزے داروں میں سب سے بڑے ثواب والا کون ہے؟

جواب:((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا))

''سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا۔''

Marfat.com

پھر اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا سوال و جواب ہے اور حج کے سوال پر بھی یہی جواب عنایت فرمایا ہے۔

صدقے کے سوال پر بھی یہی فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا))

''سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا افضل اجر والا ہے۔''

تب سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پھر تو اللہ کا ذکر کرنے والے ہی ساری بھلائیاں سمیٹ لے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَجَلْ)) [1]

''ہاں! یہ بالکل درست ہے۔''

سوال: مقربین کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال ہوا جو سبقت والے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ، يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا.)) [2]

''اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جو ذکر اللہ کے ساتھ مشہور ہیں ان کے سارے بوجھ یہ ذکر اللہ ہلکے کر دیتا ہے۔ قیامت کے روز یہ گناہوں سے خالی ہوں گے۔''

اللہ کے ذکر کی مجالس:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟

جواب: فرمایا:

((حِلَقُ الذِّكْرِ)) [3]

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۴۳۸/۳

[2] أخرجه الترمذی / الدعوات / فی العفو والعافية: ۳۵۹۶ ضعیف / الألبانی

[3] أخرجه الترمذی / الدعوات / أسماء الله الحسنى: ۳۵۱۰ حسن / الألبانی

Marfat.com

''اللہ کے ذکر کی مجلسیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ تو بتلایئے کہ وہ اہل کرم کون ہیں جنہیں قیامت کے دن کہا جائے گا کہ آج میدانِ محشر کے سب لوگ جان لیں گے کہ اہل کرم کون ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَجَالِسُ الذِّکْرِ فِی الْمَسَاجِدِ)) ❶

''یہ وہ لوگ ہیں جو مسجدوں میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کا ذکر کیا کرتے تھے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ ذکر الٰہی کی مجلسوں کا انعام کیا ہے؟

جواب:((غَنِیمَۃُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ: الْجَنَّۃِ)) ❷

مجالس ذکر کا انعام جنت ہے۔

اللہ کا ذکر کرنے والوں کی فضیلت:

سوال: ایک جماعت نے غزوہ کیا اور بہت جلد غنیمت حاصل کر کے واپس آئے تو لوگ آپس میں کہنے سننے لگے کہ ان سے زیادہ جلد لوٹنے والے اور ان سے زیادہ غنیمت کا مال حاصل کرنے والے اور تو ہماری نظر سے نہیں گزرے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِیمَۃً، وَأَسْرَعَ رَجْعَۃً؟ قَوْمٌ شَھِدُوْا صَلَاۃَ الصُّبْحِ، ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ،حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأُولٰئِکَ أَسْرَعُ رَجْعَۃً وَأَفْضَلُ غَنِیمَۃً.)) ❸

''تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والے اور ان سے بھی زیادہ انعامی رقم پانے

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۶۸/۳

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۱۷۷/۲

❸ أخرجه الترمذی/الدعوات/۱۰۹: ۳۵۶۱۔ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۱۷۵/۲ ضعیف الألبانی

Marfat.com

والے بتلاؤں؟ وہ لوگ جو صبح کی نماز پڑھیں پھر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہیں یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ یہ سب سے زیادہ جلد لوٹنے والے اور سب سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔''

سوال: اے رسول اللہ ﷺ! یہ تو فرمائیے کہ سب سے بہتر لوگ کون ہیں؟

جواب: فرمایا:

((اَلَّذِيْنَ إِذَا رَأَوْا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) ❶

''وہ کہ ان کے چہروں پر نظر پڑتے ہی یادِ الٰہی آجائے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے بہتر، سب سے پاک، سب سے بڑے درجے کا عمل، اللہ کے نزدیک کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((ذِكْرُ اللّٰهِ)) ❷

''اللہ تعالیٰ عزوجل کا ذکر۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! اسلام کی باتیں تو بہت سی ہوگئی ہیں مجھے تو کوئی ایسی بات بتلائیے کہ میں اسے مضبوط تھام لوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) ❸

''ہمیشہ ذکر اللہ میں زبان تر رکھا کر۔''

دُعاؤں کی نسبت سوالات اور جوابات:

سوال: اے اللہ کے سچے رسول ﷺ! سب سے زیادہ کون سے دُعا سنی جاتی ہے؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/ ٤٥٩

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٥/ ٢٣٨

❸ أخرجه الترمذی / الدعاء / ماجاء فی فضل الذكر: ٣٣٧٥۔ وأخرجه ابن ماجه/الأدب: ٣٧٩٣۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤/ ١٩٠ صحيحٌ/ الألبانی

Marfat.com

((جَوفُ اللَّيلِ الآخِرِ ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ)) ❶
''پچھلی آدھی رات کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔''

سوال: فرماتے ہیں: اذان اور اقامت کے درمیان کی دُعا رد نہیں کی جاتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: پھر ہم کیا دُعا کریں؟

جواب: فرمایا:
((اَلدُّعَاءُ لَایُرَدُّ بَیْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ سَلُو اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❷
''دنیا و آخرت کی عافیت اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ یعنی یوں کہو: ((اللهم انا نسئلك العافية فى الدنيا و الاخرة))۔

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ہم دعا کے خاتمے پر کیا کہیں؟

جواب: فرمایا:
((بِآمِينَ)) ❸ آمین پر دعاء کو ختم کرو۔

باقیات صالحات:

سوال: اے اللہ کے سچے رسول ﷺ! پوری نعمت کیا ہے؟

جواب: فرمایا:
((فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ)) ❹
''جنت کا مل جانا اور جہنم سے چھوٹ جانا۔''
الٰہی! ہم تجھ سے تیری پوری نعمت طلب کرتے ہیں کہ ہمیں جنت الفردوس مل جائے اور

---

❶ أخرجه الترمذى/الدعوات/استحباب الدعاء فى الثلث الأخير من الليل: ٣٤٩٩ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤/ ١١٤ حسنٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه أبوداود/الصلاة/ماجاء فى الدعاء بين الأذان والإقامة: ٥٢١۔ وأخرجه الترمذى الدعوات / فى العفو والعافية: ٣٥٩٤

❸ أخرجه أبوداود/الصلاة/التأمين وراء الإمام: ٩٣٨

❹ أخرجه الترمذى/الدعوات: ٩٤ : ٣٥٢٧ ضعيفٌ/ الألباني

Marfat.com

عذاب دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ الٰہی تو قبول فرما، آمین!

سوال: اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! وہ جلدی کیا ہے جس سے دعا قبول نہیں ہوتی؟

جواب: فرمایا:

((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَدْ سَأَلْتُ ، قَدْ سَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا)) ❶

''تم میں سے ایک آدمی کی دعا اتنی دیر تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے اور وہ یوں کہنے لگے: میں نے دعا کی پھر کی لیکن قبول ہی نہیں ہوئی یہ کہہ کر گویا تھک کر بیٹھ جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے میں نے اللہ سے مانگا پھر مانگا لیکن مجھے تو کچھ نہ ملا۔''

سوال: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! باقیات الصالحات کیا ہیں؟

جواب: فرمایا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کا پڑھنا۔ ❷

سوال: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جو میں نماز میں پڑھتا رہوں؟

جواب: فرمایا: یہ دعا پڑھو:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) ❸

---

❶ أخرجه البخاری/الدعوات/یُستجاب للعبد مالم یعجل: ٦٣٤٠۔ وأخرجه مسلم/الذکر والدعاء /بیان أنه یستجاب للداعی مالم یعجل...... : ٢٧٣٥

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ١/ ٧١

❸ أخرجه البخاری/الدعوات/الدعاء فی الصلاة: ٦٣٢٦۔ وأخرجه مسلم/الذکر والدعاء/استحباب خفض الصوت بالذکر: ٢٧٠٥

Marfat.com

سوال: ایک اعرابی کو آپ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ))

تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو سب میرے پروردگار کے لیے ہے، مجھے اپنے لیے بھی تو کچھ سکھائیے۔

جواب: فرمایا: یہ دعا مانگو:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ))

''یعنی الٰہی! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے، مجھے عافیت عطا فرما۔''

((فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)) ❶

''سُن! یہ دُعا تیرے لیے دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کر دے گی۔''

جنت کی کیاریاں:

سوال: جنت کی کیاریوں کی بابت آپ ﷺ سے سوال کیا گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَسَاجِدُ)) ''وہ مسجدیں ہیں۔''

پھر اے اللہ کے نبی ﷺ! ان کیاریوں کا پھل کیا ہے؟ فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)) کہنا۔ ❷

سوال: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہو سکتا تو مجھے وہ سکھائیے جو مجھے کفایت کرے۔

---

❶ أخرجه مسلم/الذكر والدعا/فضل التهليل والتسبيح والدعاء: ٢٦٩٦

❷ أخرجه الترمذی /الدعوات/ أسماء اللّٰهِ الحسنٰى: ٣٥٠٩ ضعيفٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.))

اس نے کہا: نبی ﷺ یہ تو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوا پس میرے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگو:

((أَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ))

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا گویا کوئی شخص کوئی چیز لے رہا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ)) [1]

''اس نے اپنے ہاتھ بھلائی سے پُر کر لیے۔''

جنت کے درخت:

سوال: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو درخت بوتے دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جواب:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ : بَلٰى! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.)) [2]

''میں تمہیں اس سے بھی بہتر درخت بونا بتلاؤں؟ کہا: کیوں نہیں۔ اے اللہ کے رسول! فرمایا: سنو:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.))

میں سے ہر کلمہ ایک مرتبہ کہنے سے تیرے لیے جنت میں ایک درخت بویا جائے گا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ایسی صورت بھی ہے جس سے ہم میں سے کوئی شخص

---

[1] أخرجه أبو داود / الصلاة / مايجزىء الأمي والأعجمي في القرآءة: ۸۳۲ حسنٌ / الألبانيؒ

[2] أخرجه ابن ماجه / الأدب / فضل التسبيح: ۳۸۰۷ صحيحٌ / الألبانيؒ

Marfat.com

ہر دن میں ایک ہزار نیکی حاصل کر سکے؟

جواب: فرمایا:

((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةً ، يُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) [1]

''ہاں! سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے والے کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی ایک ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔''

علاج بذریعہ قرأت دم:

سوال: ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا۔ اُس نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شام کو یہ کلمات کہتا تو اُسے یہ ضرر نہ پہنچتا۔

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [2]

سوال: اے رسولِ مقبول ﷺ مجھے تو کوئی تعوذ سکھا دیجیے۔

جواب: فرمایا: یہ کہو:

((أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّي)) [3]

''یعنی یا اللہ میں تجھ سے اپنے کانوں کی، اپنی آنکھوں کی، اپنی زبان کی، اپنے دِل کی، اپنی شرمگاہ کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔''

نبی کریم ﷺ پر درُود کے الفاظ:

سوال: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر درود کن الفاظ میں پڑھیں؟ فرمایا یوں کہو:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ

---

[1] أخرجه مسلم/ الذكر والدعاء/ فضل التهليل والتسبيح الدعاء: ٢٦٩٨

[2] أخرجه مسلم/ الذكر والدعاء/ التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء: ٢٧٠٩

[3] أخرجه النسائی/ الإستعاذة / الإستعاذة من شر السمع والبصر: ٥٤٥٧ صحيح/ الألبانی

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ وَ عَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ عَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.)) [1]

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه البخاری /الدعوات /الصلاة على النبیﷺ : ٦٣٥٧۔ وأخرجه مسلم/الصلاة /الصلاة على النبیﷺ بعد التشهد: ٤٠٦۔ وأخرجه أبو داود/الصلاة /الصلاة على النبیﷺ بعد التشهد: ٩٧٦۔ وأخرجه الترمذی /الصلاة /صفة الصلاة على النبیﷺ :٤٨٣۔ وأخرجه النسائی/السهو/ نوع آخر من الصلاة على النبیﷺ: ٤٧/٣

Marfat.com

تیرھواں باب

اموال، کسب ومعاش اور حلال وحرام کے مسائل

افضل کمائی:

سوال: آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا؛ کون سی کمائی افضل ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ)) ❶

''انسان کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر ایک مطابق شرع تجارت۔''

بیٹے کے مال پر باپ کا حق:

سوال: ابوداؤد میں ہے: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی، میرا باپ میرا مال فنا کر دینا چاہتا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ - إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، وَإِنَّ أَمْوَالَ أَوْلَادِكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، فَكُلُوهُ هَنِيئًا)) ❷

''تُو اور تیرا مال تیرے باپ کی ملکیت ہے، تُو جو کچھ کھاتا ہے اس میں سب سے زیادہ پاک چیز تیری کمائی ہے، تمہاری اولاد کے اموال بھی تمہاری کمائی ہی ہے، بس تم اسے شوق سے بقدرِ ضرورت کھا پی لیا کرو۔''

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۱٤۱/٤

❷ أخرجه أبوداود/الإجارة/فی الرجل یأکل من مال ولده: ۳۵۳۰۔ وأخرجه ابن ماجه / التجارات/ماللرجل من مال ولده: ۲۲۹۱۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۱۷۹/۲ صحیحٌ/ الألبانیؒ واللفظ لأحمد

Marfat.com

عورتوں کے لیے جائز اموال:

سوال: ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے کہتی ہیں کہ ہم تو اپنے باپ دادوں پر، اپنے لڑکوں پر، اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں۔ یہ تو فرمائیے کہ ہمارے لیے ان کے مالوں میں سے کیا کیا حلال ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرُّطَبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ)) ❶

''تر چیز جو تم کھالو یا ہدیے میں دے لو۔''

حدیث میں لفظ ''رطب'' ہے اس کے معنی سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیے ہیں کہ مراد اس سے وہ چیز ہے جو دیر تک اچھی حالت میں نہ رہ سکے۔

کتاب اللہ پر اُجرت:

سوال: نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا ہم کتاب اللہ پر اجرت لے سکتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ)) ❷

''سب سے زیادہ مستحق اجرت چیز تو کتاب اللہ ہی ہے۔''

اس روایت کو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دَم کرنے کے قصے میں ذکر کیا ہے۔

بغیر مانگے ملنے والا مال:

سوال: سلطانی مال کی بابت آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

جواب:

((مَاأَتَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ)) ❸

---

❶ أخرجه أبو داود/الزكاة/المرأة تتصدق من بيت زوجها: ١٦٨٦ ضعيفٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه البخاري/الطب/الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب: ٥٧٣٧

❸ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١٩٥/٥

Marfat.com

"بغیر سوال کیے، بغیر لالچ کے جو کچھ اللہ تعالیٰ تجھے دے وہ لے لے، اور اُسے اپنا مال جان لے۔"

پچھنے لگانے (عمل جراحی و آپریشن وغیرہ) پر اُجرت:

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ پچھنے لگانے والے کی اجرت کی نسبت آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ)) ❶

"اسے اپنے اونٹ کے چارے میں اور اپنے غلاموں کی خوراک میں خرچ کر دو۔"

جانوروں کی جفتی پر اُجرت کا حکم:

سوال: ایک صاحب آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ نر جانور کے مونث سے ملاپ کی اجرت کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ اس نے کہا:

((إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ)) ❷

"ہمیں اس میں بطورِ اکرام لوگ کچھ دے دیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی رخصت دی۔"

یہ حدیث حسن ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے قسامہ سے منع فرمایا تو دریافت کیا گیا کہ قسامہ کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هٰذَا

---

❶ أخرجه مالك /الإستئذان/ماجاء فى الحجامة وأجرة الحجام: ۱۸۲۳ـ وأخرجه أبوداود / البيوع/ فى كسب الحجام: ۳٤۲۲ـ وأخرجه الترمذى /البيوع/ماجاء فى كسب الحجام۱۲۷۷ـ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٥/٤۳٦

❷ أخرجه البخارى/الإجارة / كسب الفحل: ۲۲۸٤ـ وأخرجه الترمذى /البيوع/ماجاء فى كراهية كسب الفحل: ۱۲۷٤ـ وأخرجه النسائى/البيوع/بيع ضراب الجمل: ۷/۳۱۰

Marfat.com

وَحَظَّ هٰذَا.)) ❶

''کوئی شخص جو لوگوں کے قبیلوں پر ہو، پھر اس کے حصّے میں سے اپنا حصّہ لے اور اُس کے حصّے میں سے اپنا حصّہ لے۔''

حلال، حرام کے مسائل:

سوال: اے اللہ کے نبی ﷺ! پالتو گدھوں کی نسبت کیا فرمان ہے؟

جواب: ارشاد ہوا:

((لَاتَحِلُّ لِمَنْ شَهِدَ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) ❷

''جو میری رسالت کی گواہی دیتا ہو اس کے لیے حلال نہیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! لہسن حرام ہے؟

جواب: فرمایا:

((لَا ، وَلٰكِنِّیْ أَكْرَهُهٗ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهٖ)) ❸

''نہیں! حرام تو نہیں، لیکن اس کی بدبو کی وجہ سے وہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا ہمارے لیے پیاز حلال ہے؟

جواب: فرمایا:

((بَلٰی ، وَلٰكِنِّیْ يَغْشَانِیْ مَالَا يَغْشَاكُمْ)) ❹

''ہاں! حلال ہے لیکن میرے پاس فرشتے آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا ضب (گوہ) (جانور) حرام ہے؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه أبوداود/الجهاد/فی كراء المقاسم: ٢٧٨٤ ضعيفٌ/ الألبانیّ

❷ أخرجه البخاری/الذبائح والصيد/لحوم الحُمر الإنسية: ٥٥٢٣۔ وأخرجه مسلم/الصيلو الذبائح/ تحريم أكل لحم الحمر الإنسية: ١٤٠٧

❸ أخرجه مسلم/الأشربة/إباحة أكل الثوم...... : ٢٠٥٣

❹ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٤/ ٤١٤

Marfat.com

((لَا ، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ)) ❶
''نہیں حرام تو نہیں، لیکن چونکہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتا اس لیے مجھے گھن آتی ہے۔''

سوال: ''یا رسول اللہ ﷺ! گھی، پنیر اور مکھن کی بابت آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((اَلْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ ،وَالْحَرَامُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ ، وَمَاسَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)) ❷

''حلال وہ ہے، جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کر دیا ہے۔ جن سے حق تعالیٰ خاموش رہا ہے، وہ اس کا معاف کردہ ہے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ ضبع کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟ (اَلضَّبُعُ...... بجو کو کہتے ہیں)

جواب: فرمایا:

((أَ وَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟)) ❸
''کیا ضبع کو بھی کوئی کھاتا ہے؟''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ بھیڑیے کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟)) ❹
''کیا کوئی بھلائی والا شخص بھیڑیے کو بھی کھائے گا؟''

---

❶ أخرجه البخاري/الذبائح والصيد/الضب: ٥٥٣٧ـ وأخرجه مسلم/الصيد والذبائح/ إباحة الضب ١٩٤٥

❷ أخرجه ابن ماجه / الأطعمة / أكل الجبن والسمن: ٣٣٦٧ حسنٌ / الألبانيؒ

❸ أخرجه الترمذي/الأطعمة/ماجاء في أكل الضبع: ١٧٩٢ـ وأخرجه ابن ماجه/الصيد والذبائح/ الضبع: ٣٢٣٧ ضعيفٌ الاسناد/ الالبانيؒ

❹ أخرجه الترمذي/الأطعمة/ماجاء في أكل الضبع: ١٧٩٢ـ وأخرجه ابن ماجه/الصيد والذبائح/ الذئب والثعلب: ٣٢٣٥ ضعيف الاسناد/ الالبانيؒ

Marfat.com

سوال: یارسول اللہ ﷺ ضبع کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشادِ عالی کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ؟)) ❶

''اسے کون کھاتا ہے؟''

یہ یاد رہے کہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ضبع کی حلت ہے اگر وہ حدیث ثابت ہو جائے، اس کی سند سے ذرا دل میں کھٹکا ہے تو دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ از روئے گھن دِل کے نہ چاہنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی، یہ نہیں کہ حرام کر دیا ہو۔ واللہ اعلم.

سوال: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں ''یارسول اللہ! لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، کیا خبر ذبیحہ کے وقت انہوں نے بسم اللہ بھی کہی ہے یا نہیں تو کیا ہم کھالیا کریں یا نہ کھائیں؟''

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا.)) ❷

''تم بسم اللہ کہو اور کھالو۔''

سوال: یہود بطورِ اعتراض پوچھتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے کسی جانور کی جان لیں تو اس کا کھانا حلال اور جسے خود اللہ موت دے دے تو حرام ہو جائے؟

جواب: اس پر یہ آیت اُتری: ﴿ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ﴾ ..... الخ' (الانعام: ۱۲۱) یعنی نامِ الٰہی جس کے ذبح کے وقت نہیں لیا گیا اس سے نہ کھاؤ۔ اس حدیث میں تو یہود کا ہی ذکر ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ سائل مشرک تھے اور یہی صحیح بھی ہے، اس لیے کہ یہ سورت مکی ہے اور اس لیے بھی کہ یہودیوں کے ہاں بھی مردہ جانور حرام ہے، جیسا کہ مسلمانوں کے ہاں ہے، پھر وہ یہ سوال کیوں کرتے؟ اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قول

---

❶ أخرجه ابن ماجه/ الصيد والذبائح/: ۳۲۳۵ ضعيف الاسناد/ الالبانیؒ

❷ أخرجه البخاري/ الذبائح والصيد/ ذبيحة الأعراب ونحوهم: ۵۵۰۷۔ وأخرجه مالك/ الذبائح/ فاتحة الكتاب: ۱۰۵٤

Marfat.com

ہے: ﴿ وَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ..... لِیُجَادِلُوْکُمْ ﴾ پس یہ سوال بطورِ مجادلہ تھے اور یہود کو اس مسئلے میں مجادلہ کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلمان نے یہ سوال کیا تھا۔ ممکن ہے اصل سوال مشرکین کی طرف سے ہو، کسی مسلمان نے بھی سمجھنے کے لیے اور جواب معلوم کرنے کے لیے آپ ﷺ سے سوال کرلیا ہو، باقی یہود کا ذکر تو کسی راوی کا وہم ہی ہے۔ [1] واللہ اعلم.

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! گوشت کھانے سے میری شہوت بھڑک اٹھتی ہے، اس لیے میں نے گوشت کھانا اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔

جواب: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا ﴾...... الخ (المائدہ: ۸۷) ''اے ایمان والو! اللہ کی حلال کردہ پاک چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرلیا کرو۔ حد سے آگے قدم نہ رکھو ورنہ اللہ کے دشمن ٹھہر جاؤ گے۔ حلال طیب روزی اللہ کا عطیہ ہے کھاؤ پیو۔'' [2]

سوال: مسند احمد میں ہے کہ سیّدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں۔ وہ لوگ سوٗر کا گوشت کھاتے ہیں، شرابیں پیتے ہیں تو ان کے برتنوں کو اور ہنڈیا کو ہم کس طرح استعمال میں لائیں؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا وَاطْبُخُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا.))

''اگر اور برتن تمہیں نہ ملیں تو انہیں دھو کر صاف کرکے ان میں پکالو۔''

اچھا! اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم پر اور کیا حلال ہے؟ فرمایا:

((لَا تَأْكُلُوْا لَحْمَ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ، وَلَا يَحِلُّ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ)) [3]

---

[1] أخرجه أبو داود/ الضحايا/ في ذبائح أهل الكتاب: ۲۸۱۹۔ وأخرجه الترمذي/ التفسير/ ومن سورة الأنعام: ۳۰۶۹

[2] أخرجه الترمذي/ التفسير/ ومن سورة المائدة: ۳۰۵٤ صحيح / الألباني

[3] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٤/ ۱۹۳

Marfat.com

''پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ، کچلیوں والے درندے سب حرام ہیں۔''

فتویٰ: صحیح مسلم شریف میں بروایت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهٗ حَرَامٌ)) ❶

''ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔''

ان دونوں روایتوں سے ان لوگوں کی تاویل بالکل کٹ جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ یہ منع فرمانا بطورِ کراہت کے ہے نہ کہ بطورِ حرمت کے یہ تاویل بالکل فاسد اور محض غلط ہے۔

وباللہ التوفیق.

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا ذبیحہ گلے میں اور زخرے پر ہی ہوتا ہے؟

جواب: فرمایا:

((لَوْطَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ)) ❷

''اگر تو ران میں بھی چرکہ لگا دے تو کافی ہے۔''

یہ یاد رہے کہ یہ صورت ذبیحے کی اس جانور کے بارے میں ہے جو کنوئیں میں یا گڑھے میں گر گیا ہو۔ جہاں ضرورت ہو اور جہاں قدرت نہ ہو۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! اونٹ، بکری یا گائے ہم ذبح کریں اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلے تو کیا ہم اسے پھینک دیں یا کھالیں؟

جواب: فرمایا:

((كُلُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ أُمِّهٖ)) ❸

''اگر چاہو تو کھا سکتے ہو، اس کی ماں کا ذبیحہ اس کا ذبیحہ ہے۔''

---

❶ أخرجه مسلم/الصيد والذبائح/تحريم أكل كل ذی ناب من السباع و كل ذی مخلب من الطير : ١٩٣٣

❷ أخرجه أبوداود/الضحايا/ماجاء فی ذبيحة المتردية : ٢٨٢٥ـ منكر/ الألبانیؒ

❸ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٣١/٣ـ وأخرجه أبوداود/الضحايا/ماجاء فی ذكاة الجنين : ٢٨٢٧ـ صحيحٌ/ الألبانی

Marfat.com

اس سے ان لوگوں کی تاویل باطل ہوگئی جو کہتے ہیں کھا تو لیں لیکن ذبح کر کے، تو یہ غلط ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی ماں کا ذبیحہ اس کی ذبیحہ ہے اور اس لیے کہ یہ اس کا ایک جزو ہے تو جس طرح اس کے اور اعضاء کو الگ الگ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں، اس کی بھی ضرورت نہیں۔

سوال: جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم اجمعین پوچھتے ہیں: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے بھڑ جائیں گے، اور دورانِ سفر ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم شکار کے جانوروں کو بانس کے ٹکڑوں سے ذبح کر سکتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((مَاأَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ)) [1]

''جو چیز خون بہادے اور اس پر نامِ الٰہی بھی لیا جائے اسے کھالو، ہاں دانت اور ناخن سے ذبیحہ نہ ہو، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کی چھری ہے۔''

سوال: سیّدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سائل ہیں کہ شکار ملا، چھری پاس نہیں تو کیا دھار دار پتھر سے ذبح کر لیں اور نوک دار لکڑی سے ذبیحہ کر لیں؟

جواب: فرمایا:

((أَمِرِ الدَّمَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)) [2]

''خون بہادے اور نامِ الٰہی لے لے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ایک بکری مرنے لگی، لونڈی نے دھار دار پتھر لے کر اسے ذبح کر دیا تو کیا اس کا کھا لینا جائز ہے؟

---

[1] أخرجه البخاري/ الذبائح والصيد/ ماأنهر الدم من القصب والمروة والحديد: ٥٥٠٣۔ وأخرجه مسلم/ الأضاحی/ جواز الذبح بكل ماأنهر الدم إلاالسن......: ١٩٦٨

[2] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)) : ٤/ ٢٥٦۔ وأخرجه ابن حبان / البر والإحسان : ٣٣٢

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے اسے کھالینے کا حکم دے دیا۔ ❶

سوال: یارسول اللہ ﷺ بھیڑیے نے بکری پر پنجہ مار دیا، اسے دھار دار پتھر سے ہم نے ذبح کرلیا؟

جواب: فرمایا: جاؤ کھالو۔ ❷

سوال: یارسول اللہ ﷺ پانی ہٹ گیا اور ایک مردہ مچھلی وہاں پڑی پائی؟

جواب: فرمایا:

((كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ ،فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا؟.)) ❸

''شوق سے کھاؤ، اللہ نے تمہارے لیے روزی نکال دی ہے، اگر تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔''

شکار کے مسائل:

سوال: سیّدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سوال کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں شکار بہت ہے، ہم تیر کمان سے ہی شکار کھیلتے ہیں اور اپنے سدھائے ہوئے کتوں سے اور بے سدھائے کتوں سے بھی، تو فرمایئے اس میں کیا کیا درست ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثُمَّ كُلْ ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَاصِدْتَّ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)) ❹

---

❶ أخرجه البخاری/الذبائح والصید/ذبیحة المرأة والأمة: ٥٥٠٥

❷ أخرجه النسائی/الضحایا/إباحة الذبح بالمروة: ٤٤٠٠۔ وأخرجه ابن ماجه/الذبائح/مایذکی به: ٣١٧٦ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه البخاری/الذبائح/قوله تعالیٰ: ﴿أحل لکم صید البحر﴾: ٥٤٩٤۔ وأخرجه مسلم/الصید والذبائح/إباحة میتات البحر: ١٩٣٥۔

❹ أخرجه البخاری/الذبائح والصید/ماجاء فی التصید: ٥٤٨٨۔ وأخرجه مسلم/الصید والذبائح/الصید بالکلاب المعلمة: ١٩٣٠

Marfat.com

”جو شکار تیر کمان سے کھیلا ہے اور نامِ الٰہی بھی اس پر ذکر کیا ہے وہ تو کھالے اور جو شکار سدھائے ہوئے کتوں سے کیا ہے اور نامِ الٰہی اس پر لیا ہے وہ بھی کھالے۔ اور جو شکار بے سدھائے کتے سے کیا ہے اگر اس کے ذبح کرنے کا موقعہ مل جائے تو کھالو۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نامِ الٰہی حلت میں شرط ہے۔ یہ دلالت اس سے بھی زیادہ واضح ہے جتنی دلالت بے سدھائے کتے کے شکار کردہ جانور نہ کھانے کی ہے۔

سوال: سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتا ہوں، وہ میرے لیے شکار کو روک رکھتا ہے، میں اسے نامِ الٰہی پڑھ کر چھوڑتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ))

”جب تو اپنے سدھائے ہوئے شکاری کتے کو شکار پر چھوڑے اور نامِ الٰہی بھی تو نے لیا ہو تو جس جانور کو وہ پکڑ لے تو آپ اُسے کھا سکتے ہیں۔“

میں نے پھر پوچھا اگر کتوں نے اسے مار بھی ڈالا ہو تب؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا))

”گو مار بھی ڈالا ہو، بشرطے کہ اُن میں اُن کا غیر شامل نہ ہوا ہو۔“

میں نے کہا: جو شکار میں اپنے نیزے سے کروں؟ فرمایا:

((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ ، فَخَزَقَ فَكُلْهُ ، وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ)) [1]

”جب نوک سے شکار ہوا ہو تو کھا سکتا ہے اور جب وہ نیزے کی چوڑائی سے شکار ہوا ہو تو نہ کھایئے۔“

---

[1] أخرجه البخاري/الذبائح والصيد/ماجاء في التصيد: ٥٤٨٧۔ وأخرجه مسلم/الصيد والذبائح/ الصيد بالكلاب المعلمة: ١٩٢٩ واللفظ لمسلم

Marfat.com

اس حدیث کے بعض الفاظ صحیح البخاری میں یوں بھی ہیں:

((إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ)) ❶

''اگر کتے نے شکار پکڑ کر اسے کھالیا ہو تو تُو نہ کھا۔ مجھے ڈر ہے کہ اس صورت میں اس نے تیرے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے شکار کو پکڑا ہے۔ اگر شکار پر تیرے چھوڑے ہوئے کتوں کے علاوہ اور کتے بھی لپٹ گئے ہوں تو بھی نہ کھا کیونکہ تُو نے نامِ الٰہی اپنے کتے پر لیا ہے اوروں پر نہیں لیا۔''

اور اس کے بعض الفاظ میں ہے:

((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ ، فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ وَّجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ.)) ❷

''جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑے تو اُس پر نامِ الٰہی لے۔ اگر وہ تیرے لیے شکار کرے اور تو شکار کو زندہ پالے تو اس کو ذبح کرلو اور اگر قتل کر دیا گیا ہو تو اور کتے نے اس سے کچھ کھایا نہ ہو تو اس شکار کو کھا سکتے ہو کیونکہ ایسے کتے کے لے لینے سے وہ پاک ہی رہتا ہے، اور اگر تیرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا مل جائے اور جانور مارا گیا ہو تو پھر اسے مت کھا، اس لیے کہ تجھے نہیں معلوم کہ اس شکار والے جانور کو کس نے مارا ہے؟''

صحیح مسلم کے اگلے الفاظ یوں ہیں:

---

❶ أخرجه البخاری/الذبائح والصید/ماجاء فی التصید: ۵۴۸۷، ح: ۱۷۵۔ وأخرجه مسلم/الصید والذبائح/ الصید بالکلاب المعلمة: ۱۹۲۹

❷ أخرجه مسلم/الصید والذبائح/الصید بالکلاب المعلمة: ۱۹۲۹۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۴/۲۵۵ واللفظ لسملم الا : فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ

Marfat.com

((وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ ،فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ)) ❶

''جب تو تیر چلائے تو اللہ کا نام ذکر کر لے، اگر شکار تیر کھا کر ایک روز بعد تجھے ملے تو اس میں اپنے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی اثر نہ پائے تو اس کے کھانے کا تجھے اختیار ہے۔ اگر تو اُسے پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو نہ کھانا، کیا پتہ غرقابی سے مرا یا تیرے تیر سے؟''

سوال: سیّدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میرے پاس سدھائے ہوئے شکاری کتے ہیں، میں ان سے شکار کھیلتا ہوں۔ ان سے متعلق مجھے فتویٰ دیجیے۔

جواب: تو آپ ﷺ نے فتویٰ دیا:

((إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ ،فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ))

''جس جانور کو وہ تیرے لیے پکڑ لیں تُو اسے کھا سکتا ہے۔''

پوچھا کہ جب اُسے ذبح کر سکوں تب؟ یا ذبح نہ کر سکوں تب؟ فرمایا:

((ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ)) ''دونوں حالتوں میں۔''

پوچھا اگر کتے نے اس میں سے کچھ کھا لیا ہو تب بھی؟ فرمایا:

((وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ)) ''ہاں! کھا لیا ہو تب بھی۔''

''اچھا یا رسول اللہ ﷺ! تیر کمان کے شکار کا بھی فتویٰ عنایت فرمایئے۔'' فرمایا:

((كُلْ مَارَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ))

''تیر سے کھیلا ہوا شکار بھی کھا سکتے ہو۔''

پوچھا: ذبح کیا ہوا اور بے ذبح کیا ہوا دونوں؟ گو تیر کھا کر غائب ہو گیا، ہو پھر ملے جب بھی؟ فرمایا:

((وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَالَمْ يَضَلَّ أَوْتَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ سَهْمِكَ)) ❷

---

❶ أخرجه مسلم/الصيد والذبائح/الصيد بالكلاب المعلمة: ١٩٢٩

❷ أخرجه أبو داود/الصيد/فى الصيد: ٢٨٥٧ حسنٌ صحيحٌ/ سوى: وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ...... منكر/ الألبانيؒ

Marfat.com

''ہاں پھر بھی، لیکن یہ شرط ہے کہ سڑ نہ گیا ہو، اور اس میں تیرے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو۔''

سیّدنا عدی رضی اللہ عنہ کے سوال میں جو گزرا ہے کہ اگر کتے نے اس میں سے کھالیا ہو تو نہ کھا اور اس میں ہے کہ پھر بھی کھالے۔ ان دونوں فرامین میں تطبیق یہ ہے کہ جب کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور کھالے تو کھانا نہیں چاہیے اور اگر سدھایا ہوا کتا کھالے تو اس کا وہی حکم ہے جو حکم ذبح کے بعد کھالینے کا ہے۔

سوال: صحیح مسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: اُس شکار کے بارے میں جو تین دن کے بعد ملے، کیا ارشاد ہے؟

جواب: فرمایا:

((كُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)) ❶

''جب تک سڑ نہ جائے کھا سکتے ہو۔''

سوال: ایک گھر کے لوگ جو مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور بہت محتاج و مفلس تھے، ان کے پاس اس گھرانے کا یا کسی اور کا اونٹ مر گیا تھا۔

جواب: انہیں نبی کریم ﷺ نے اس کے کھالینے کی رخصت دی۔ پس اُس نے ان کی سردیاں بچالیں۔ ❷

سوال: ابوداؤد میں ہے کہ ایک شخص مع اپنے اہل و عیال کے حرہ میں اترا۔ اسے کسی اور نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر مل جائے تو پکڑ لینا، اُسے مل گئی، پکڑ لی لیکن مالک نہیں ملا۔ وہ بیمار پڑ گئی۔ اس کی بیوی نے کہا کہ اسے نحر کر ڈالو۔ لیکن یہ نہ مانا، آخر وہ اونٹنی مر کر پھول گئی۔ اس نے کہا: اس کی کھال اتار لو کہ ہم چربی کے ٹکڑے کرلیں اور گوشت کھائیں۔ اس نے کہا: نہیں جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں پھر وہ حاضر خدمت

---

❶ أخرجه مسلم/الصيد/إذا غاب عنه الصيد ثم وجده: ۱۹۳۱۔ وأخرجه أبوداود/الصيد /في اتباع الصيد: ۲۸۶۱

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۸۸/۵

Marfat.com

نبوی ﷺ ہوا۔ آپ ﷺ سے سوال کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ؟))

''تمہارے پاس اتنا غنا ہے کہ تمہیں بے پروا کر دے؟''

اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا:

((فَكُلُوهَا)) ❶ ''جاؤ کھاؤ۔''

اس کے بعد اس کے مالک سے ملاقات ہوئی، اُس نے سارا قصہ سنایا، اس نے کہا: تم نے اُسے نحر کیوں نہ کر ڈالا۔ اُس نے جواب دیا آپ کے لحاظ سے۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ مضطر مردار کو اپنے لیے روک سکتا ہے۔

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ بعض کھانے کی چیزوں سے طبیعت نفرت کرتی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَخْتَلِجَنَّ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةُ)) ❷

''تیرے دِل میں کوئی چیز ایسی نہ کھٹکنی چاہیے جس میں تجھے نصرانیت سے مشابہت ہو جائے۔''

حقیقی عِلم تو اللہ ہی کو ہے، بظاہر اس کے معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ نہی اس سے ہے جو نصرانیوں کے کھانے سے مشابہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس میں شک نہ کر بلکہ اُسے چھوڑ دے۔ پس یہ جواب خاص ہے۔ یہودیوں کو بیان نہ کرنا صرف اس لیے ہے کہ نصاریٰ کسی طعام کو حرام ہی نہیں سمجھتے بلکہ ان کے ہاں تو ہاتھی سے لے کر مچھر تک سب جانور حلال ہیں۔

سوال: آپ سے گرگٹ کے مار ڈالنے کا سوال ہوا؟

---

❶ أخرجه أبو داود/ الأطعمة/ في المضطر إلى الميتة: ٣٨١٦۔ حسنٌ الاسناد/ الألبانيؒ

❷ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٥/ ٢٢٦

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے جواب میں اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ ❶

سوال: سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم پر ایسے امیر ہوں جو آپ ﷺ کی سنتوں کو سُنت نہ بنائیں۔ آپ ﷺ کے احکام کو نہ لیں تو ان کے بارے میں آپ ﷺ ہمیں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((لَا طَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يُطِعِ اللّٰهَ)) ❷

''جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہ کرے، اس کی کوئی فرماں برداری نہیں۔''

خرید وفروخت کے مسائل:

سوال: جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان پر شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام کر دی ہے تو انہوں نے سوال کیا کہ مردار کی چربی کی نسبت کیا حکم ہے؟ اس سے کشتیاں رنگی جاتی ہیں، کھالوں پر ملا جاتا ہے، راتوں کو چراغ میں جلایا جاتا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، هُوَ حَرَامٌ))

''نہیں، وہ حرام ہے۔''

پھر فرمایا:

((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهَا ثُمَّ بَاعُوْهَا فَأَكَلُوْهَا)) ❸

''اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے، جب ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو انہوں نے

---

❶ أخرجه البخاري/أحاديث الأنبياء/قوله تعالى: ﴿واتخذا لله إبراهيم خليلا﴾: ۳۳۵۹۔ وأخرجه مسلم/السلام/استحباب قتل الوزغ: ۲۲۳۷

❷ اخرجه احمد فی كتاب المسند: ۱۷۹

❸ أخرجه البخاري/التفسير/ ﴿وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذى ظفر﴾: ۴۶۳۳۔ وأخرجه مسلم/ المساقاة/تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام: 1581

Marfat.com

انہیں پگھلا کر بیچ ڈالا اور ان کی قیمت کھائی۔"

آپ ﷺ کے اس فرمان کے کہ وہ حرام ہے، دو مطلب کیے گئے ہیں، ایک تو یہ کہ یہ افعال حرام ہیں، دوسرے یہ کہ یہ بیع حرام ہے، اگرچہ خریدار اُسے اسی لیے خریدتا ہو۔ یہ دونوں قول اس پر مبنی ہیں کہ اُن کا سوال اس فائدے کے لیے بیع کرنے کے متعلق تھا یا اس نفع سے متعلق تھا۔ پہلی بات ہمارے استاد رحمۃ اللہ علیہ کی پسندیدہ ہے اور یہی زیادہ ظاہر ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے انہیں اولاً اس نفع اٹھانے کی حرمت کی خبر نہیں دی تھی کہ وہ اپنی حاجت کا ذکر آپ ﷺ سے کرتے، بلکہ آپ ﷺ نے تو صرف اس کی بیع کی حرمت بیان فرمائی تھی تو انہوں نے بتلایا کہ اس کی خرید و فروخت ان اغراض سے تھی پھر بھی آپ ﷺ نے انہیں بیع کی رُخصت نہیں دی۔ ہاں! ان کے بیان کردہ نفع سے انہیں ممانعت بھی نہیں کی۔ یہ یاد رہے کہ بیع کے جواز میں اور نفع اٹھانے کے حلال ہونے میں تلازم نہیں، واللہ اعلم۔

سوال: سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اُن یتیموں کی بابت آپ ﷺ سے ذکر کیا جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْرِقْهَا))

"اسے بہادو، پھینک دو۔"

انہوں نے پھر کہا کہ اگر نبی کریم ﷺ اجازت دیں تو اس کا سرکہ بنالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)) [1] "ہرگز نہیں۔"

سوال: ایک روایت میں ہے کہ سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری پرورش میں جو یتیم ہیں میں نے ان کے لیے شراب خریدی ہے۔ (فرمایئے! اس بارے میں کیا حکم ہے؟)

---

[1] أخرجه أبو داود/الأشربة/ماجاء فی الخمر تخلل: ٣٦٧٥۔ وأخرجه الترمذی/البیوع/النهی أن یتخذ الخمر خلًا: ١٢٩٤۔ وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ١١٩/٣ صحیحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ)) [1]

''اس شراب کو بہادو اور ان برتنوں کو توڑ دو۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ گاہک میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کسی چیز کا سودا کرتا ہے جو میرے ہاں نہیں تو کیا میں اس سے دام وغیرہ چکا کر بازار سے خرید کر اسے دے دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ)) [2]

''جو تیرے پاس نہیں اس کی بیع نہ کر۔''

سوال: مسند احمد میں ہے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں بیوپاری آدمی ہوں تو مجھے حلال اور حرام بیع کی خبر دیجیے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا ابْنَ أَخِي لَا تَبِيعَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَقْبِضَهُ))

''بھتیجے! کسی چیز کو قبضے میں لانے سے پہلے نہ بیچا کرو۔''

نسائی کی اسی روایت میں ہے کہ میں نے طعام صدقہ میں سے کچھ خریدا، ابھی اسے اپنے قبضے میں نہ لیا تھا کہ اس سے پہلے ہی اسے بہت سے نفع پر مجھ سے لینے والے گاہک آ گئے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بیچنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)) [3]

''جب تک اُسے قبضے میں نہ لاؤ نہ بیچو۔''

سوال: پھلوں کو درختوں پر بیچنا کس حال میں جائز ہے؟

---

[1] أخرجه الترمذی / البیوع / ماجاء فی بیع الخمر والنهی عن ذلك: ۱۲۹۳ حسنٌ / الألبانیؒ

[2] أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ۳/ ۴۰۲

[3] أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ۳/ ۴۰۲

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا)) ①

''جب ان میں سرخی یا زردی آجائے اور ان میں سے کچھ کھانے کے قابل ہو جائیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کس چیز کا منع کرنا جائز نہیں؟

جواب: فرمایا:

((اَلْمَاءُ)) ''پانی کا۔''

اس نے پھر یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمِلْحُ)) ''نمک کا۔''

اس نے کہا پھر اور کیا چیز؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلنَّارُ)) ''آگ کا۔''

اس نے پھر یہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ)) ②

''تو جو بھلائی کرے، وہی تیرے حق میں بہتر ہے۔''

سوال: ایک صاحب بیوپار میں کچھ زیادہ اُونچ نیچ کی سمجھ نہ ہونے کے باعث عموماً دھوکہ کھا جایا کرتے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اس کی بیع روک دی جائے۔ آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا لیکن اس نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

① أخرجه البخاري/ البيوع/ بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها: ٢١٩٦ ـ وأخرجه مسلم/ البيوع/ النهي عن المحاقلة والمزابنة: ١٥٣٦ ـ وأخرجه أبوداود/ البيوع/ بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها: ٣٣٧٠ وأخرجه النسائي/ البيوع/ بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه: ٤٥٢٣

② أخرجه أبو داود/ الزكاة/ مالا يجوز منعه: ١٦٦٩ ـ وأخرجه ابن ماجه/ الرهون/ المسلمون شركاء في ثلاث: ٢٤٧٤ ضعيفٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ.)) ❶

''اچھا جب تو سودا کرے تو کہہ دیا کر کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔''

سوال: ایک صاحب نے ایک غلام خریدا اور وہ اس کے پاس جب تک اللہ نے چاہا رہا۔ پھر اُسے اُس کی عیب داری معلوم ہوئی تو جس سے خریدا تھا اُسے واپس کر دیا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے جو نفع میرے غلام سے اٹھایا ہے وہ مجھے ملنا چاہیے۔؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ)) ❷

''اس کا مستحق وہ ہے جس پر اس کی ذمہ داری ہو۔''

سوال: ابنِ ماجہ میں ہے کہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ میں خرید وفروخت کرتی ہوں تو جو چیز مجھے لینی ہوتی ہے اس کی جو قیمت میں جانچتی ہوں اس سے کم لگاتی ہوں پھر اگر وہ انکار کرے تو بڑھاتے بڑھاتے وہاں تک پہنچا دیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز بیچتی ہوں اس کی جو قیمت مجھے لینی ہوتی ہے اس سے زیادہ بتلاتی ہوں، گاہک نہ مانے تو گھٹا کر وہی لے لیتی ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَفْعَلِيْ يَا قَيْلَةُ ، إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبْتَاعِيْ شَيْئًا فَاسْتَامِيْ بِهِ الَّذِيْ تُرِيْدِيْنَ أُعْطِيْتِ أَوْ مُنِعْتِ ، وَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبِيْعِيْ شَيْئًا فَاسْتَامِيْ بِهِ الَّذِيْ تُرِيْدِيْنَ أُعْطِيْتِ أَوْمَنَعْتِ)) ❸

---

❶ أخرجه البخاری/البیوع/مایکره من الخداع فی البیع: ۲۱۱۷۔ وأخرجه مسلم/ البیوع/من یخدع فی البیوع: ۱۵۳۳۔ وأخرجه أبوداود/الإجارة/فی الرجل یقول عند البیع: لا خلابة: ۳۵۰۰۔وأخرجه النسائی/البیوع/ الخدیعة فی البیوع: ٤٤٨٥۔ وأخرجه مالك/ البیوع/ جامع البیوع: ۲/ ٦٨٥

❷ أخرجه أبوداود/الإجارة/فیمن اشتری عبدً افاستعمله ثم وجد به عیبًا: ۳۵۰۸۔ وأخرجه الترمذی /البیوع/ماجاء فیمن یشتری العبد ویستغله: ۱۲۸۵ حسنٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه ابن ماجه/التجارات/السوم: ۲۲۰٤ ضعیفٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

’’ایسا نہ کرو۔ جب خریدنا چاہو، آخری دام کہہ دو ملے یا نہ ملے۔ اسی طرح بیچتے ہوئے بھی ایک بات کہہ دو، کوئی لے یا نہ لے۔‘‘

سوال: سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ رومی کھجوریں دو صاع دے کر عمدہ کھجوروں کا ایک صاع میں لے لیتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّهْ ، عَيْنُ الرِّبَا ، لَا تَفْعَلْ ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ)) ❶

’’اوہ! یہ تو بالکل ہی سود ہے، ایسا نہ کر۔ اپنی کھجوریں سب بیچ دے اور ان کی قیمت سے اور خرید لے۔‘‘

سوال: سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسولِ کریم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں نے اور میرے شریک نے صرافہ کیا ہے، کچھ تو نقد ہے اور کچھ اُدھار ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَرُدُّوْهُ)) ❷

’’جو نقد ہے اُسے تم لے لو اور جو اُدھار ہے اسے چھوڑ دو۔‘‘

یہ حدیث صاف ہے کہ صرافے میں ادھار اور نقد کے حکم میں تفریق ہے۔

نسائی میں ہے کہ سیّدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تجارت پیشہ تھے۔ ہم نے سونے چاندی کے تبادلے کی نسبت آپ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ ، وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ)) ❸

’’نقد ہو تو کوئی حرج نہیں اور اُدھار ہو تو درست نہیں۔‘‘

---

❶ أخرجه مسلم/ المساقاة/ بيع الطعام مثلا بمثل: ١٥٩٤

❷ أخرجه البخاری/ الشركة: ٢٤٩٧

❸ سنن النسائی، ح: ٤٥٧٦ ـ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

سوال: مسلم شریف میں ہے کہ سیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے خیبر والے دن ایک ہار بارہ دینار میں لیا۔ اس میں سونا بھی تھا اور خرمہرے بھی تھے۔ جب سونا الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ نکلا۔ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ)) ❶

''جب تک خرمہرے اور سونا الگ الگ نہ کر دیا جائے خرید وفروخت نہ کی جائے۔''

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مدعجوہ کا مسئلہ جائز نہیں۔ جب کہ ایک طرف وہی عوض ہو جو دوسری جانب ہے اور کچھ زیادتی ہو، یہ صریح سود ہے۔ ٹھیک بات یہی ہے کہ منع اسی صورت کے ساتھ مخصوص ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے اور جو صورتیں اس جیسی اور ہوں۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ایک گھوڑے کو کئی گھوڑوں کے بدلے اور ایک اونٹنی کو کئی اونٹنیوں کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ارشاد ہوا:

((لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)) ❷

''مطلقاً نہیں، لیکن معاملہ نقداً نقد ہونا چاہیے۔''

سوال: سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے کہتے ہیں کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خریدتا ہوں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((إِذَا أَخَذْتَ وَاحِدًا مِنْهُمَا ، فَلَا يُفَارِقْكَ صَاحِبُكَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ))

''کوئی حرج نہیں، لیکن لین دین والا معاملہ چکا کر، صاف کر کے، ختم کر کے الگ

---

❶ أخرجه مسلم/ المساقاة/ بيع القلادة فيها خرز وذهب: ١٥٩١

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١٠٩/٢

Marfat.com

ہوں، کچھ بھی درمیان میں اٹکاؤ یا اُلجھاؤ نہ ہو۔''

ایک روایت میں ہے: میں اونٹ فروخت کرتا تھا اور سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے لیا کرتا تھا۔ دینار درہموں سے اور درہم دیناروں سے بدلا کرتا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک بار مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَخَذْتَ أَحَدَهُمَا وَأَعْطَيْتَ الْآخَرَ فَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ)) ❶

''نقدا نقدی لین دین ہو۔ دونوں میں سے ایک بھی دوسرے سے اس حال میں جدا نہ ہو کہ ابھی معاملہ کچھ باقی ہو۔''

سوال: اسی کی تفسیر گویا ابوداؤد کی اس حدیث کے الفاظ میں ہے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں۔ دیناروں کے بدل بیچتا ہوں اور درہم لیتا ہوں اور درہموں کے بدل بیچتا ہوں اور دینار لیتا ہوں۔ یہ اِس کے بدل اور وہ اُس کے بدل دیتا رہتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ)) ❷

''اسی دن کے بھاؤ سے لینے دینے میں کوئی حرج نہیں۔ جب تک تم دونوں اس حالت میں جدا ہوتے ہو کہ تم میں کچھ بھی باقی نہ رہتا ہو۔''

سوال: خشک کھجوروں کو تر کھجوروں کے بدلے لینے کی بابت آپ ﷺ سے سوال کیا گیا۔

جواب: جواب دیا:

((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) ❸

---

❶ أخرجه ابن ماجه/التجارات/اقتضاء الذهب من الورق، والورق من الذهب : ٢٢٦٢ ضعيفٌ الألبانیؒ

❷ أخرجه أبوداود / البيوع / فى اقتضاء الذهب من الورق : ٣٣٥٤۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٨٤/٢ ضعيفٌ/الألبانیؒ

❸ أخرجه أبوداود/البيوع/فى التمربالتمر: ٣٣٥٩۔ وأخرجه الترمذى/البيوع/ماجاء فى النهى عن المحاقلة والمزابنة: ١٢٢٥۔ وأخرجه ابن ماجه/التجارات /بيع الرطب بالتمروغيرهم: ٢٢٦٤ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''کیا تر کھجوریں خشک ہونے کے بعد کم ہو جاتی ہیں؟''

لوگوں نے کہا: یقیناً۔ تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

سوال: ایک شخص نے کھجوروں کا باغ دوسرے کو اَجارے پر دیا۔ اس سال کھجوریں پیدا ہی نہیں ہوئیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ:

((أُرْدُدْ إِلَيْهِ دَرَاهِمَهُ))

''اس کا مال اسے لوٹا دے''

پھر عام حکم دے دیا کہ:

((وَلَا تُسْلِمَنَّ فِيْ نَخْلٍ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)) [1]

''جب تک کھجوریں قابل پختگی نہ ہو جایا کریں باغ اجارے پر نہ دیے جائیں۔''

سوال: ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص نے اپنا کھجوروں کا باغ کھجوریں لگنے سے پہلے ہی دوسرے کو اجارے پر دے دیا۔ اتفاق سے اس سال درخت پر (پھل نہیں لگا) ہی نہیں۔ اب اجارہ دار کہنے لگا کہ جب تک یہ نہ پھلے تب تک میرا ہی ہے اور باغ والا کہنے لگا کہ میں نے تو تجھے صرف اسی سال کے لیے دیا ہے۔ آخر جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔

جواب: آپ ﷺ نے باغ والے سے پوچھا:

((أَخَذَ مِنْ نَّخْلِكَ شَيْئًا؟))

''اس نے تیرے باغ سے کچھ لیا بھی ہے؟''

اس نے کہا: کچھ نہیں۔ فرمایا:

((فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ؟ أُرْدُدْ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ))

''پھر تو کس چیز کے بدلے اس کا مال ہضم کر رہا ہے؟ حکم دیا کہ اس کی اجارے کی کل رقم اسے واپس دے دو۔''

پھر قانون جاری فرما دیا کہ:

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۲/۱٤٥

Marfat.com

((لَا تُسْلِمُوا فِی النَّخْلِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ)) ❶

''جب تک کھجوروں کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، ہرگز کوئی اجارے پر نہ چڑھائے۔''

یہ حدیث اُن حضرات کی دلیل ہے جو بیوپار کی جنس کی موجودگی کے بغیر جائز نہیں جانتے جیسے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اصحابِ رائے رحمۃ اللہ علیہ۔

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ فلاں قبیلے کے لوگوں نے یہود سے کچھ قرض لیا ہے، اب وہ بالکل مفلس ہو گئے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں مرتد نہ ہو جائیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عِنْدَهٗ؟))

''کوئی ہے جس کے پاس ہو؟''

ایک یہودی نے کہا: ہاں! میرے پاس اتنی رقم ہے غالباً تین سو دینار کی بتلائی۔ میں اس بھاؤ سے فلاں باغ کا پھل خریدتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا إِلٰى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ)) ❷

''بھاؤ یہ اور یہ فلاں مدت تک اور فلاں ہی کے باغ کی قید نہیں۔''

سچائی کی فضیلت اور قرض کی مذمت:

سوال: سیّدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے درخواست کرتے ہیں کہ مجھے کسی ایسی چیز پر مقرر کر دیجیے، جس سے میرے کھانے پینے کا کام چلتا رہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا حَمْزَةُ نَفْسٌ تُحْيِيْهَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ نَفْسٌ تُمِيْتُهَا))

---

❶ أخرجه ابن ماجه/التجارات/إذا أسلم فی نخل بعینه لم یطلع: ٢٢٨٤ ضعیفٌ / الألبانیؒ

❷ أخرجه ابن ماجه/التجارات/السلف فی کیل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم: ٢٢٨١ ضعیفٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

''اے حمزہ! کسی نفس کا زندہ رکھنا تجھے پسند ہے یا اس کا مار ڈالنا؟ عرض کیا: زندہ رکھنا۔''

فرمایا: ((عَلَيْكَ بِنَفْسِكَ)) ❶

''پس تو پھر اپنے نفس کو لازم پکڑ لے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ جنت کا عمل کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلصِّدْقُ ، وَإِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ ، وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''سچ، جب بندہ سچا ہو جاتا ہے تو نیک بن جاتا ہے اور جب نیک بن جاتا ہے تو مؤمن ہو جاتا ہے اور جب مؤمن ہو جاتا ہے تو جنتی بن جاتا ہے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! جہنمیوں کا عمل کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلْكَذِبُ ، إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ ، وَإِذَا كَفَرَ دَخَلَ يَعْنِيَ النَّارَ)) ❷

''جھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فاجر بن جاتا ہے اور جب فاجر، فاسق ہو گیا تو کافر ہو جاتا ہے اور جب کافر ہو تو جہنمی بن گیا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے خوشنما بالا خانے جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر پڑتا ہے کس کے لیے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَبَاتَ لِلّٰهِ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) ❸

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲/ ۱۷۵

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲/ ۱۷۶ ❸ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲/ ۱۷۳

Marfat.com

''نرم کلام کرنے والوں اور کھانا کھلانے والوں اور لوگوں کے سوتے ہوئے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے تہجد ادا کرنے والوں کے لیے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں صبر اور سہار کے ساتھ نیکی کا طالب بن کر، آگے بڑھ بڑھ کر، پیچھے نہ ہٹ کر، اپنے مال سے اور اپنی جان سے راہِ الٰہی میں جہاد کروں تو میں جنتی بن جاؤں گا؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((نَعَم.)) ''ہاں! یقیناً۔''

دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا۔

پھر فرمایا:

((إِلَّا إِنْ مُتَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ وَلَيْسَ عِنْدَكَ وَفَاؤُهُ))

ہاں یہ شرط ہے کہ تجھ پر قرض نہ ہو اور ہو تو اس کی ادائیگی کا سامان بھی ہو، چنانچہ قرض کی ادائیگی کے ضمن میں جو سختی اتری ہے اس کی آپ ﷺ نے انہیں خبر دی۔ تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

((اَلدَّيْنُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ عَاشَ ، ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ عَاشَ ، ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ.)) [1]

''قرض۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؛ اگر کوئی شخص راہِ الٰہی میں شہید کیا جائے، پھر جی جائے، پھر قتل کیا جائے، پھر جی جائے، پھر راہِ الٰہی میں مارا جائے، جب بھی جنت میں نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔''

یہ دونوں حدیثیں مسند احمد میں ہیں۔

سوال: یا رسول اللہ! میرے بھائی جان فوت ہو گئے ہیں۔ ان پر قرض رہ گیا ہے۔

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۳۲۵/۳

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ ، فَاقْضِ عَنْهُ))

''تمہارا بھائی اپنے قرض میں قید ہے، جاؤ اس کی طرف سے ادائیگی کرو۔''

اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اور قرض تو ادا کر دیا لیکن ایک عورت اپنے دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ فرمایا:

((أَعْطِهَا فَإِنَّهَا مُحِقَّةٌ)) ❶

''دے دے وہ سچ کہتی ہے۔''

اس حدیث میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ وصی کو جب کسی صورت سے میت کے ذمے کسی قرض کا پتہ چل جائے اور وہ ثابت ہو جائے تو اس کے ذمے اس کی ادائیگی ضروری ہے، گو کوئی پختہ ظاہری ثبوت نہ بھی ہو۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب چیزوں کا بھاؤ مقرر کر دیجیے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْخَالِقُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ الْمُسَعِّرُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ ، وَلَا يَطْلُبُنِي أَحَدٌ بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي دَمٍ أَوْ مَالٍ)) ❷

''سنو! خالق، قابض، باسط، رزاق مسعر (بھاؤ مقرر کرنے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ میری تو چاہت یہ ہے کہ اللہ سے اس حال میں ملوں کہ کسی کے خون یا مال کا کوئی مطالبہ میرے ذمے نہ ہو۔''

ناحق ظلم کی مذمت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میری زمین میں کسی کی شرکت نہیں، نہ تقسیم ہے۔ ہاں! پڑوسی ہیں۔

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۵/۷

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۳/۱۵۶

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ)) ❶

''پڑوسی اپنی نزدیکی کے باعث زیادہ حقدار ہے۔''

ٹھیک بات یہی ہے کہ اس فتوے پر عمل کیا جائے، جب کہ راستے میں یا ملکیت کے کسی حق میں شرکت ہو۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ يَنْتَقِصُهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَيْسَتْ حَصَاةٌ مِنَ الْأَرْضِ أَخَذَهَا إِلَّا طُوِّقَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى قَعْرِ الْأَرْضِ، وَلَا يَعْلَمُ قَعْرَهَا إِلَّا الَّذِي خَلَقَهَا)) ❷

''کسی کی زمین دبالینا گو وہ ایک گز ہی ہو۔ سنو! ایک کنکر کے برابر بھی دوسرے کی زمین ناحق دبالینے والے کے گلے میں وہاں سے لے کر زمین کی تہ تک کا ایک طوق بنا کر ڈالا جائے گا اور زمین کی تہ کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔''

سوال: ایک بکری ذبح کر کے آپ ﷺ کے سامنے اس کا گوشت رکھا گیا۔ اس بکری والے سے اس کے ذبح کرنے کی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔

جواب: اس لیے آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ:

((أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى.)) ❸

''اسے قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔''

رہن کے مسائل:

سوال و جواب: آنحضرت ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

---

❶ أخرجه احمد فی کتاب المسند: ٤/ ٢٨٩

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ١/ ٣٩٧

❸ أخرجه أبوداود/ البیوع/ فی احتناب الشبهات: ٣٣٣٢ صحيحٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ)) ❶

''جو جانور گروی رکھا جائے اس پر جو خرچ ہو اس کے بدلے جس کے پاس گروی ہے وہ سواری کرسکتا ہے۔ اسی طرح جب کہ چارہ دے رہا ہے تو اس کا دودھ بھی وہ پی سکتا ہے۔ خرچ اس کے ذمے ہے جو سواری لے اور دودھ پیے۔''

امام احمد وغیرہ ائمہ حدیث نے اسی فتوے کو لیا ہے اور یہی ٹھیک اور درست بھی ہے۔

سوال وجواب: آنحضرت ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

((بِأَنَّ الرَّهْنَ لَا يَغْلَقُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ ، لَهُ غُنْمُهُ ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)) ❷

''جس نے کوئی چیز رہن رکھی ہے اس سے وہ چیز بند نہ کر لی جائے، اس کا نفع نقصان اسی کے ذمے ہے۔''

سوال: کسی نے باغ کے پھل خریدے، اس میں قدرتی نقصان آ گیا اور یہ بہت ہی مقروض ہو گیا۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فتویٰ دیا کہ:

((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ)) ❸

''خیرات کے مال سے اس کی مدد کی جائے۔''

لوگوں نے اُسے مال دیا، لیکن پھر بھی پورا قرض ادا ہو سکے، اتنا مال جمع نہ ہوا، تو آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جو مل رہا ہے لے لو، بس اس کے سوا اور نہ ملے گا۔

سوال وجواب: آنحضرت محمد ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ

---

❶ أخرجه البخاري/الرهن/الرهن مركوب ومحلوب: ٢٥١٢

❷ أخرجه مالك/الأقضية/مالايجوز من غلق الرهن: ١٤٣٧۔ وأخرجه ابن ماجه/الرهون/لايغلق الرهن: ٢٤٤١ یہ حدیث حسن ہے۔

❸ أخرجه مسلم/المساقاة/استحباب الوضع من الدين: ١٥٥٦

Marfat.com

غَیْرُہٗ)) ❶

''جو شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا مال بجنسہٖ موجود نکلے تو صرف اس کا مالک ہی اس کا حق دار ہے۔''

اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عورت اپنا مال بھی خیرات نہ کرے:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا زیور اللہ کی راہ میں دے دیا ہے۔

جواب: فرمایا:

((لَا یَجُوْزُ لِاِمْرَأَۃٍ عَطِیَّۃً فِیْ مَالِھَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِھَا)) ❷

''کسی عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال خیرات کرنا بھی جائز نہیں۔''

اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فتویٰ دیا:

((لَا یَجُوْزُ لِلْمَرْأَۃِ أَمْرٌ فِیْ مَالِھَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُھَا عِصْمَتَھَا))

''جب اس کا خاوند اس کی عصمت تک کا مالک ہے پھر اسے اپنی مِلک میں کوئی امر جائز نہیں۔''

سوال: ابنِ ماجہ میں ہے کہ سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیوی صاحبہ سیّدہ خیرہ رضی اللہ عنہا اپنے زیورات لے کر رسولِ مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! میں انہیں بطورِ خیرات دے رہی ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((ھَلِ اسْتَأْذَنْتِ کَعْبًا؟))

''کیا تم نے اپنے خاوند کعب بن مالک کی اجازت حاصل کر لی ہے؟''

---

❶ أخرجه البخاری / الإستقراض / إذا وجد ماله عند مفلس فی البیع...... : ۲٤۰۲۔ وأخرجه مسلم/ المساقاة/من أدرك ما باعه عند المشتری...... : ۱۵۵۹

❷ أخرجه أبوداود/البیوع/فی عطیة المرأة بغیر إذن زوجها: ۳۵٤٦۔ وأخرجه النسائی/ الزکاة/ عطیة المرأة بغیر إذن زوجها: ۲۵٤۱۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۲/۲۲۱۔ وأخرجه ابن ماجه/ کتاب الهبات: ۲۳۸۸

Marfat.com

انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیج کر پچھوایا:

((هَلْ أَذِنْتَ لِخَيْرَةَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا؟)) ❶

''کیا تم نے اپنی بیوی کو ان کے زیورات راہِ للہ دینے کی اجازت دے دی ہے؟''

انہوں نے کہا: ہاں! تب آپ ﷺ نے وہ زیورات قبول فرمائے۔

مالِ یتیم:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میں مالدار آدمی نہیں ہوں، میری پرورش میں یتیم بچے ہیں۔

جواب: فرمایا:

((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَذِّرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ مَالًا ، وَمِنْ غَيْرِ أَنْ تَقِيَ مَالَكَ تَفْدِيْ مَالَكَ بِمَالِهِ)) ❷

''تم اپنے یتیموں کے مال سے اپنا پیٹ پال سکتے ہو، اسراف اور زیادتی نہ ہو، مال جمع نہ کرو، اپنا مال بچاؤ نہیں کہ اس کا کھا جاؤ اور اپنا سنبھال رکھو۔''

سوال: جب آیت: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ (الانعام: ۱۵۲) اتری ہے ''یعنی یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو بہتر سے بہتر ہو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا مال اپنے مال سے بالکل علیحدہ کر دیا یہاں تک کہ ان کے لیے پکا ہوا کھانا چاہے بگڑ جائے، گوشت چاہے سڑ جائے لیکن یہ اس سے الگ رہتے تھے۔ آخر رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کر کے فتویٰ طلب کیا۔

جواب: پھر یہ آیت اتری: ﴿ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ﴾ (البقرة: ۲۲۰) ''یعنی تم اپنے مال سے ان کے مال ملا لو تو کوئی حرج نہیں۔ آخر وہ بھی تو تمہارے بھائی ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو اور اصلاح کرنے

---

❶ أخرجه ابن ماجه / الهبات / عطية المرأة بغير إذن زوجها: ۲۳۸۸ صحيحٌ / الألبانیؒ

❷ أخرجه أبوداود / الوصايا: ۲۸۷۲۔ وأخرجه النسائی / الوصايا / ماللوصی من مال اليتيم إذا قام عليه: ۳۶۶۸۔ وأخرجه ابن ماجه / الوصايا / قوله تعالى: ﴿ومن كان فقيرًا فليأكل﴾: ۲۷۱۸۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ۲/ ۲۱۶۔ صحيحٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

والوں کو خوب جانتا ہے۔'' ❶

گری پڑی چیز اٹھا لینے کے مسائل:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کسی کی گری پڑی کھوئی ہوئی چاندی یا سونا ہم پالیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ لَّمْ تُعْرَفْ أَسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا ، وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.))

''جس چیز میں وہ ہے اسے خوب پہچان لو پھر سال بھر تک اس کی شناخت کرواؤ، اگر کوئی مالک نہ ملے تو خود اپنے کام میں لاؤ، لیکن رہے گا یہ تمہارے ذمے۔ عمر بھر میں کسی دن بھی اس کا مالک مل جائے اور اپنی چیز کا صحیح نشان دے تو تمہیں واپس دینا ہوگا۔''

یارسول اللہ ﷺ گم شدہ اونٹ کی بابت کیا فرمان ہے؟ ارشاد ہوا:

((مَالَكَ وَلَهَا؟ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَائَهَا وَسِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَآءَ ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدُهَا رَبُّهَا))

''تمہیں اُس سے کیا مطلب؟ اسے نہ پکڑو، اس کے ساتھ ہی اس کے موزے ہیں اور اس کی مشک ہے۔ پانی پی لیا کرے گا اور درختوں کے پتے کھالیا کرے گا، آخر اُس کا مالک اسے پکڑ لے گا۔''

یارسول اللہ ﷺ! گمشدہ بکری کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا:

((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ))

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲/ ۱۸۷۔ وأخرجه أبوداود/ الوصایا/ مخالطة الیتیم فی الطعام: ۲۸۷۱۔ وأخرجه النسائی/ الوصایا/ ماللوصی فی مال الیتیم إذا قام علیه: ۳۶۶۹ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''اسے پکڑ لو کہ، وہ یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے اور کسی بھائی کے لیے ہے یا بھیڑیے کے لیے۔''

صحیح مسلم میں ہے کہ:

((فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ))

''تھیلی کو، گنتی کو، برتن اور سر بند کو جو پہچان لے اور ان کا صحیح نشان اس کا مالک جب بتلا دے تو اسے دے دو ورنہ وہ تمہاری چیز ہے۔''

مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ:

((ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) [1]

''پھر اسے کھا لو، پھر بھی اس کا مالک آجائے تو ادا کرنا پڑے گی۔''

سوال: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ مقبول ﷺ کے زمانے میں ایک سو دینار کی ایک تھیلی پائی۔ میں اسے لے کر سرکارِ نبوت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَرِّفْهَا حَوْلًا))

''سال بھر تک شناخت کرواؤ۔''

میں ایک سال تک شناخت کراتا رہا، پھر حاضر ہو کر عرض کی کہ اس کا مالک کوئی نہیں ملا۔ فرمایا:

((عَرِّفْهَا حَوْلًا))

''ایک سال تک اور بھی شناخت کراؤ۔''

میں نے یہ بھی کیا۔ پھر آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَرِّفْهَا حَوْلًا))

---

[1] أخرجه البخاري/ الأدب/ مايجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى: ٦١١٢ و كتاب في اللقطة، ح: ٢٤٢٦، ٢٤٣٨۔ وأخرجه مسلم/ اللقطة: ١٧٢٢

Marfat.com

''اور سال تک شناخت کراؤ۔''

میں نے یہ بھی کیا، لیکن اب بھی اس کا مالک نہ آیا۔ جب چوتھی دفعہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَ هَا وَوِعَاءَ هَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)) [1]

''اس کی گنتی، اس کا سر بند، اس کا برتن نگاہ میں رکھ لو، اس کا مالک مل جائے تو اسے دے دینا ورنہ اس سے خود فائدہ حاصل کرنا۔ چنانچہ میں اس رقم کو اپنے کام میں لایا۔''

یہ لفظ بخاری شریف کے ہیں۔

سوال: قبیلہ مزینہ کا ایک شخص حبیب کبریا، شافع روزِ جزاء محمد مصطفیٰ ﷺ سے گم شدہ اونٹ کی بابت سوال کرتا ہے۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَأْكُلُ الشَّجَر وَتَرِدُ الْمَاءَ ، فَدَعْهَا حَتّٰى يَأْتِيهَا بَاغِيهَا))

''اس کے ساتھ اس کی جرابیں ہیں، اس کے ساتھ اس کی مشک ہے، وہ پتے چرتا ہے اور پانی پی لیتا ہے تو اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔''

اس نے کہا: گمشدہ بکری جو مل جائے اس کی بابت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا:

((لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ، تَجْمَعُهَا حَتّٰى يَأْتِيهَا بَاغِيهَا))

''وہ یا تو تیری ہے یا تیرے کسی اور بھائی کی یا بھیڑیئے کی، اسے پکڑ لے اور باندھ لے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے۔''

---

[1] أخرجه البخاری/ اللقطة/ هل يأخذ اللقطة ولا يدعها تضيع...... : ٢٤٣٧ـ وأخرجه مسلم/ اللقطة : ١٧٢٣

Marfat.com

اس نے کہا: رات کو چرائی ہوئی بکری جو چراگاہ میں پائی جائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

((فِيهَا ثَمَنُهَا مَرَّتَيْنِ ، وَضَرْبُ نِكَالٍ ، وَمَا أُخِذَ مِنْ عَطَنِهِ فَفِيهِ الْقَطْعُ إِذَا بَلَغَ مَايُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ))

''اس کی دُگنی قیمت اور کوڑوں کی سزا۔ اور جو اس کی حفاظت کی جگہ سے لے لیا جائے اس میں ہاتھ کا کٹنا جب کہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔''

یارسول اللہ ﷺ! پھلوں کی بابت کیا فرمان ہے؟ اور جو خوشوں میں سے توڑے جائیں، ان کی بابت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا:

((مَا أُخِذَ بِفَمِهِ وَلَمْ يَتَّخِذْ خَبِيَّةً ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَمَنِ احْتَمَلَ فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ مَرَّتَيْنِ وَضَرْبًا نَكَالًا وَمَا أُخِذَ مِنْ أَجْرَانِهِ ، فَفِيهِ الْقَطْعُ ، إِذَا بَلَغَ مَا يُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ))

''جو کھالیا جائے اور جھولی بھر کر نہ لے جائے اس پر تو کچھ نہیں۔ اور جو لے جائے اس کے ذمے دُگنی قیمت اور سزا اور ڈانٹ ڈپٹ۔ اور جو کھلیان میں سے چرایا جائے اس میں ہاتھ کٹنا جب کہ اتنی قیمت کا مال چرایا گیا کہ جتنی قیمت ڈھال کی ہے۔''

یارسول اللہ ﷺ! راستوں میں سے گری پڑی چیز کسی کو مل جائے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ فرمایا:

((عَرِّفْهَا حَوْلًا ، فَإِنْ وَجَدَ بَاغِيَهَا ، فَأَدِّهَا إِلَيْهِ ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ))

''سال بھر تک اسے شناخت کرواؤ، اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دے دے ورنہ وہ تیری ہے۔''

یارسول اللہ ﷺ! جو غیر آباد جنگل میں سے ملے؟ فرمایا:

((فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) [1]

---

[1] أخرجه أبوداود/اللقطة/فاتحته: ۱۷۱۰۔ وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲/ ۱۸۰ حسنه الألبانیؒ

Marfat.com

''اس میں اور دفینے میں پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔''

اصل فتویٰ یہی ہے اور یہی قابل عمل ہے گو بعض لوگوں نے اس کے برخلاف فتویٰ دیا ہے لیکن اس کے خلاف حدیث سے اور بات ثابت نہیں جس سے یہ قابلِ ترک ہو جائے۔

سوال: حبیبِ ربانی ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

((مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَىْ عَدْلٍ ، وَلْيَحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ، وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ ، فَإِنْ وَّجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ)) ❶

''جسے کسی کی گری پڑی، بھولی بھالی چیز مل جائے وہ دو عادل گواہ رکھ لے اور جس چیز میں وہ ہے اور جس طرح بندھی ہوئی ہے، اسے خوب خیال میں رکھ لے، پھر نہ چھپائے، نہ غائب کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو وہی اس کا حق دار ہے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہے دے۔''

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ (اللہ ان سے خوش رہے) آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! میں جنگل میں پاخانہ کر رہا تھا۔ ایک چوہے نے سوراخ میں سے ایک دینار نکالا، پھر گیا ایک اور لے آیا۔ اسی طرح سترہ اشرفیاں نکالیں۔ آخر میں ایک سرخ رنگ کپڑے کی دھجی اپنے منہ میں نکال لایا۔ میں نے ان سب کو سمیٹ لیا اور انہیں لے کر حاضر ہوا ہوں، اس میں جو زکوۃ ہو وہ لے لیجیے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِرْجِعْ بِهَا ، لَا صَدَقَةَ فِيْهَا ، بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا لَعَلَّكَ أَتْبَعْتَ يَدَكَ فِى الْجُحْرِ)) ❷

''اس میں زکوۃ کچھ بھی نہیں، تم خود انہیں لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے۔ دیکھو تم نے خود تو سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالا؟''

---

❶ أخرجه أبوداود/اللقطة/فاتحته: ١٧٠٩۔ وأخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٤/١٦٢ صحيحٌ الألباني

❷ أخرجه ابن ماجه/اللقطة/التقاط ما أخرج الجرذ: ٢٥٠٨ شیخ البانیؒ نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا: بالکل نہیں، اُس اللہ کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو نوازا ہے۔

چنانچہ وہ رقم انہی کے پاس رہی اور نبی کریم ﷺ کی دُعا سے ان کے آخری وقت تک اس میں برکت ہی رہی، وہ رقم ختم ہی نہ ہوئی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ دریافت فرمانا کہ شاید تو نے اپنا ہاتھ سوراخ کی طرف بڑھایا ہو؟ اس سے غالباً آپ ﷺ کی مراد یہ ہوگی کہ اگر ایسا کیا تو پھر یہ دفینے کے ملنے کے حکم میں ہو جائے گا، لیکن جب یہ نہیں تو اس مال کو صرف اللہ نے اپنے فضل سے بغیر تمہاری کوشش کے تمہیں دیا ہے جیسا کہ زمین سے اور برکتیں نکلتی ہیں، یہ بھی انہی میں داخل ہے۔ صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے گری پڑی چیز کے حکم میں نہیں رکھا، اس لیے کہ شاید آپ ﷺ کو کفار کا دفینہ ہونا معلوم ہو گیا ہوگا۔

ہدیے اور عطیے کا بیان:

سوال: عیاض بن حماد اپنے اسلام لانے سے پہلے نبی کریم ﷺ کو بطورِ ہدیہ ایک اونٹ دیتا ہے۔ آپ ﷺ اس کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جواب:

((إِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ)) [1]

''ہم مشرکوں کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔''

حدیث میں لفظ ((زبد)) ہے۔ اس کے معنی جب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیے گئے تو آپ ﷺ نے ((رِفْدُهُمْ وَهَدِيَّتُهُمْ)) تحفہ اور ہدیہ بتلایا۔ اکیدر وغیرہ اہل کتاب کا ہدیہ آپ ﷺ نے قبول فرمایا ہے۔ مشرکوں کے ہدیے کا انکار کیا ہے تو جمع و تطبیق یہی ہے کہ مشرک کا ہدیہ نامقبول اور اہل کتاب کا مقبول۔

سوال: سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے بطورِ تحفہ ایک کمان دی ہے۔ میں نے اسے لکھنا اور قرآن سکھایا ہے۔ وہ کمان کوئی قیمتی چیز

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٢/١٦٢

Marfat.com

نہیں۔ میں اسے جہاد میں کام لاؤں گا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا)) ❶

''اگر تو آگ کا طوق پہننا پسند کرتا ہے تو اسے قبول کر لے۔''

دوسری حدیث میں جو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ)) ❷

''جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے سب سے بہتر چیز کتاب اللہ ہے......''

وہ اس کے خلاف نہیں اس لیے کہ وہ دَم کر کے اس پر اجرت لینے کے بارے میں ہے۔ تو علاج کی اجرت اور چیز ہے گو وہ قرآن سے ہی ہو اور قرآن سکھانے کی اجرت اور چیز ہے۔ پس پہلی جائز، دوسری منع۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے؟ ﴿ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴾ (الانعام: ۹۰) ''میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا'' اور آیت میں ہے: ﴿ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ﴾ (سبا: ۴۷) میں تم سے جو اجرت چاہوں وہ تمہارے لیے ہی ہے۔ فرمان ہے: ﴿ اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا ﴾ (یٰسٓ: ۲۱) ''اس کی پیروی کرو جو تم سے اجرت نہیں مانگتا'' پس تبلیغ اسلام اور قرآن پر اُجرت لینا جائز نہیں۔

سوال: ابو نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام دیتے ہیں اور اس پر آپ ﷺ کو گواہ رکھنا چاہتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ گواہ نہیں رہتے اور فرما دیتے ہیں:

((لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ))

''مجھے ظلم کا گواہ نہ بنا۔''

---

❶ أخرجه أبوداود/ الإجارة/ في كسب المعلم: ٣٤١٦۔ وأخرجه ابن ماجه/ التجارات/ الأجر على تعليم القرآن: ٢١٥٧ صحيحٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه البخاري/ الطب/ الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب: ٥٧٣٧

Marfat.com

اور روایت میں ہے کہ:

((إِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ)) ''یہ ٹھیک نہیں۔''

اور روایت میں ہے کہ:

((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا ؟))

''کیا تو نے اپنی اور اولاد کو بھی اسی جیسا عطیہ دیا ہے؟''

جواب دیا کہ نہیں۔ فرمایا:

((إِتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ))

''اللہ سے ڈرو، اپنی تمام اولاد میں عدل کرو۔''

اور روایت میں ہے:

((فَارْجِعْهُ)) ''اسے لوٹا لو۔''

ایک میں ہے:

((فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ)) [1]

''میرے سوا کسی اور کو اس پر گواہ کرلے۔''

یہ فرمان بطور ڈانٹ کے ہے نہ کہ جواز کے طور پر۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے اسے ظلم فرمایا ہے اور عدل کے خلاف قرار دیا ہے۔ خبر دی ہے کہ یہ درست نہیں، حکم دیا ہے کہ اس عطیے کو واپس لے لو۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ باوجود ان تمام باتوں کے آپ ﷺ حکم دیں کہ کسی اور کو گواہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ توفیق خیر دے۔

سوال: سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! میری بیماری جس حد تک پہنچ چکی ہے وہ تو آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں، مال دار آدمی ہوں اور سوائے ایک لڑکی کے میرا اور کوئی وارث نہیں، تو کیا آپ ﷺ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے مال کی دو تہائیاں اللہ کے نام پر دے دوں؟

---

[1] أخرجه البخاری/الهبة/الهبة للولد: ۲۵۸٦۔ وأخرجه مسلم/الهبات/كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة: ۱٦۲۳

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں!

اچھا: تو آدھا مال صدقہ کردوں؟ فرمایا: آدھا بھی نہیں۔

پوچھا: پھر ایک تہائی؟ فرمایا:

((اَلثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ، إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيَضُرَّ بِكَ آخَرُوْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ.)) [1]

''خیر ایک تہائی اللہ کے لیے دے دو، یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں مسکین چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب تم اپنی کوئی چیز (اللہ کے لیے خرچ کروگے) تو وہ خیرات ہے حتی کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (وہ بھی خیرات ہے اور ابھی وصیت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے اور اس کے بعد تم سے بہت سارے لوگوں کو فائدہ ہو اور دوسرے بہت سے لوگ (اسلام کے مخالف) نقصان اُٹھائیں۔''

اس وقت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صرف ایک بیٹی تھی۔ اس بیماری کے بعد آپ تقریباً پچاس سال زندہ رہے اور تاریخ اسلام میں آپ رضی اللہ عنہ نے بڑے عظیم کارنامے سرانجام دیے۔ مؤرخین نے آپ رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے اور بارہ بیٹیاں شمار کی ہیں۔

سوال: سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسولِ کریم ﷺ سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مرتے وقت اپنی طرف سے ایک سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔

---

[1] أخرجه البخاري/ الوصايا/ أن يترك ورثته أغنياء خيرٌ من أن يتكففوا......: ٢٧٤٢۔ وأخرجه مسلم/ الوصية/ الوصية بالثلث: ١٦٢٨ واللفظ للبخاري

Marfat.com

ان کے لڑکے میرے بھائی ہشام نے اپنے حصے کے پچاس غلام آزاد کر دیئے، اب جو پچاس میرے ذمے ہیں، ان کے متعلق اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں انہیں آزاد کر دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فتویٰ دیا:

((إِنَّهُ لَوْكَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ ،أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ)) [1]

''اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو اُسے اس کا ثواب ملتا۔''

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه أبوداود/ الوصايا/ ماجاء في وصية الحربي يسلم وليه......: ۲۸۸۳ حسنٌ/ الألبانيؒ

Marfat.com

چودھواں باب

میراث کے فتوے

بیٹے کی وراثت سے باپ کا حصہ:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا مر گیا، مجھے اس کے مال میں سے ورثہ کیا ملے گا؟

جواب: فرمایا:

((لَكَ السُّدُسُ)) ''چھٹا حصہ۔''

جب وہ جانے لگا تو اسے بلا کر فرمایا:

((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ)) ''چھٹا حصہ اور بھی۔''

پھر جب وہ جانے لگا تو بلا کر فرمایا:

((إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ.)) [1]

''یہ دوسرا سدس......۱/۶......بطورِ خوراک ہے۔''

کلالہ کا مسئلہ:

سوال: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کلالہ کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ)) [2]

''تجھے اس کے لیے گرمی کے موسم میں اتری ہوئی سورۂ نساء کی آخر والی آیت کافی ہے۔''

---

[1] وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٤/٤٣٦

[2] أخرجه مالك/الفرائض/میراث الکلالة: ١١٢٢ـ وأخرجه أبو داود/الفرائض: ٢٨٨٩ صحیحٌ/ الأل

Marfat.com

سوال: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں، میں تو کلالہ ہوں؟

جواب: اس پر یہ آیت:

﴿ وَيَسْتَفْتُونَكَ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ﴾ (النساء: ۱۷۶) اُتری۔ [1]

اس آیت کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے، پہلے ترجمہ سمجھیں:

''(اے نبی محترم!) لوگ آپ سے کلالہ کا حکم دریافت کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں (یوں فتویٰ اور) حکم دیتا ہے: ''اگر کوئی مرد ہلاک ہو جائے کہ جس کی اولاد نہ ہو (اور نہ باپ)، البتہ اس کی ایک بہن ہو (چاہے حقیقی ہو یا علاتی) تو اُسے آدھا ترکہ ملے گا۔ (یعنی اس وارث بہن کو) اور اگر اس بہن کی کوئی اولاد نہ ہو (اور نہ ہی باپ زندہ ہو) اور وہ فوت ہو جائے تو اس کا بھائی اس کا وارث بنے گا (اور اس کا سارا مال لے لے گا) اور اگر مرنے والے مرد (کلالہ) کی دو بہنیں ہوں تو انہیں اس کے ترکہ میں سے دو تہائی وراثت کا مال ملے گا۔ (اور یہی حکم دو سے زیادہ بہنوں کا ہے) اور اگر کوئی کلالہ ہو کر مر جائے (نہ اولاد ہو اور نہ ہی باپ) اور اس کے وارث (مرد اور عورتیں دونوں طرح کے) بہن بھائی ہوں تو مرد (ہر بھائی کو) دوہرا حصہ ملے گا اور عورت کو اکہرا حصہ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے بھٹکنے کو برا جان کر یہ حکم بیان فرما رہا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

وضاحت: اوپر جو ذکر ہوا: اگر کوئی مرد ہلاک ہو جائے کہ جس کی اولاد نہ ہو (اور نہ ہی باپ، وہ کلالہ ہوتا ہے) تو یہاں اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور ان کے بعد والے اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ مرنے والے کی بیٹی کی موجودگی میں بہن بحیثیت عصبہ اپنا حصہ لے گی، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو (اس کے باپ کی

---

[1] أخرجه البخاري/المرض/عيادة المغمى عليه: ۵۶۵۱۔ وأخرجه أبوداود/الفرائض/في الكلالة: ۲۸۸۶

Marfat.com

وراثت سے) نصف اور باقی ترکہ (مرنے والے کی) بہن کو بطورِ عصبہ دیا تھا۔ اور دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود بھی مرنے والے کی بیٹی کو نصف، پوتی کو سدس (یعنی ۱/۶) اور باقی ماندہ بہن کو دیا۔ پس یہاں: اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ...... میں وَلَدٌ سے مراد صرف لڑکے ہی ہیں۔ ❶

''عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد'' میں اس حدیث پر آئمہ کرام کی آراء اور علمائے عظام کی بحث درج کی گئی ہے، جس میں سے امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل قول سب سے ثقہ اور صحیح بات کے قریب تر ہے:

((وَدَلَالَةُ الْحَدِيثِ مُبْهَمَةٌ وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ يَرِثُهُ وَإِنَّمَا فِيهِ أَنَّهُ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ. فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي الْمِيرَاثِ وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي رَعْيِ الذِّمَامِ وَالْإِيثَارِ وَالْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا مِنَ الْأُمُورِ وَقَدْ عَارَضَهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ" وَقَالَ أَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ لَا يَرِثُهُ.)) ❷

''اس حدیث کا مفہوم غیر واضح (مبہم) ہے۔ اس حدیث میں اس حدیث کی وضاحت نہیں ہے کہ اس فوت ہونے والے نومسلم کا وارث وہ مسلمان ہوگا کہ جس کے ہاتھ پر وہ ایمان لایا ہو اور اس کا کوئی حقیقی وارث نہ ہو، بلکہ اس حدیث میں تو یہ بات مذکور ہے کہ اس نومسلم کو دین حق پر لا کر اسے مسلمان کرنے والا مسلمان شخص، باقی سارے لوگوں سے زیادہ اس کی حیات و ممات میں اولیٰ ہو گا۔ تو اس عبارت کے معنی و مفہوم کی تعیین میں اس بات کا احتمال بھی ہے کہ اس کی حیات و ممات میں اوّلیت اس کی میراث میں ہوگی، اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد نومسلم کی امان و حفاظت (ضمانت و کفالت اور حرمت و عزت) اس کے لیے ایثار، نیکی، بھلائی اور صلہ رحمی جیسے اُمور کی نگرانی و حفاظت

❶ دیکھیے فتح القدیر للشوکانی۔ یہ تفصیل اصل کتاب میں نہیں ہے۔ اسے ہم نے ضرورت کے تحت درج کیا ہے۔ ابو یحییٰ

❷ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ص ۷۲ ج ۸ طبع دار احیاء التراث العربی / بیروت

Marfat.com

اور ذمہ داری ہو۔ اور پھر نبی معظم ﷺ کا یہ فرمان بھی اس عبارت سے معارض ہے ''آزاد کردہ غلام کی ولایت اس کے پاس ہی رہے گی جس نے اُسے آزاد کیا ہو'' اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے کہ یہ نو مسلم کو مسلمان کرنے والا اُس کا وارث نہیں ہوگا۔''

یہاں عون المعبود میں اس حدیث کی اسناد پر بھی بحث ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ نہ معلوم مکتبہ المعارف بالریاض والوں نے علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے اس حدیث پر ''حسنٌ صحیحٌ'' کا حکم کیسے طبع کر دیا ہے؟ (ابو یحییٰ)

نو مسلم کی وراثت کا حکم:

سوال: سیّدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سرورِ رُسل محمد مصطفیٰ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ مشرکوں میں سے جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلے اس کے بارے میں سُنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)) [1]

''اس کی موت اور زندگی میں سب سے زیادہ اولیٰ وہی ہے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کلالہ کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَا خَلَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ)) [2]

''جس کا والد اور اولاد نہ ہو۔ اسے ابو عبداللہ مقدسی نے احکام میں ذکر کیا ہے۔''

ہبہ کردہ لونڈی وغلام کا حکم:

سوال: ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا رسولِ اکرم ﷺ سے پوچھتی ہیں کہ میں نے اپنی ماں کو اپنی لونڈی بطورِ خیرات دی تھی۔ ماں کا انتقال ہو گیا اور لونڈی ان کے مال کے طور پر موجود ہے؟

---

[1] أخرجه أبو داود/ الفرائض/ في الرجل يسلم على يدي الرجل: ۲۹۱۸ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانيؒ

[2] أخرجه الدارمي في كتابه((السنن)): ۲/ ۳۶۵۔ وأخرجه عبدالرزاق في كتابه ((المصنف)): ۱۹۸۹ وأخرجه البيهقي في كتابه((السنن الكبرى)) ۶/ ۲۲۳

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدُ وَجَبَ أَجُرُكِ وَرَجَعَتُ إِلَيُكِ فِی الُمِیُرَاثِ)) ❶

''تیرا ثواب تجھے مل گیا اور وہ لونڈی بطورِ میراث کے اب تیری طرف واپس ہو گئی۔''

یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور صحیح فتویٰ یہی ہے کہ اس صورت میں چیز لوٹ آئے گی۔

میت کی دو بیٹیوں، ایک بیوی اور بھائی کا حصہ:

سوال: سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہا رسولِ اکرم ﷺ سے کہتی ہیں کہ یہ ہیں دونوں لڑکیاں سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی، ان کے والد سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے لشکر میں اُحد والے دن تھے اور میدانِ جنگ میں راہِ الٰہی میں شہید ہوئے۔ ان کے چچا نے ان کے باپ کا تمام ترکہ لے لیا۔ ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے نکاح مال پر ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

جواب: آپ ﷺ نے سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بلایا اور فرمایا:

((أَعُطِ بِنُتَیُ سَعُدٍ ثُلُثَیُنِ ، وَأُمَّهُمَا الثُّمُنَ ، وَمَابَقِیَ فَهُوَ لَكَ)) ❷

''سعد کی دونوں لڑکیوں کو دو تہائیاں میراث دو۔ ان لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچے تم لو۔''

بیٹی، پوتی اور بہن کا حصہ:

سوال: بخاری شریف میں ہے کہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا: ایک میّت کے وارث یہ ہیں: بیٹی، پوتی اور بہن۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لِلُبِنُتِ النِّصُفُ ، وَلِلُأُخُتِ النِّصُفُ ، وَأْتِ ابُنَ مَسُعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِی)) ❸

---

❶ أخرجه أبوداود/ الزكاة/ من تصدق بصدقة ثم ورثها: ١٦٥٦ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❷ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٣٥٢/٣

❸ أخرجه البخاری/ الفرائض/ ميراث ابنة ابن مع ابنة: ٦٧٣٦

Marfat.com

''بیٹی کے لیے آدھا ہے اور آدھا بہن کا ہے۔ تم جا کر سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی فتویٰ لے لو، وہ بھی میری موافقت کریں گے۔''

جب سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا اور یہ فتویٰ بھی انہیں سنایا گیا تو فرماتے ہیں: اگر میں اس کی موافقت کروں تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ نہ ہو سکوں۔ میں تو اس بارے میں وہی فتویٰ دوں گا جو خود رسولِ کریم ﷺ کا ہے کہ بیٹی کے لیے آدھا، پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائیاں پوری ہو جائیں اور جو بچا وہ بہن کا حق ہے۔''

قبیلہ والوں کا حق:

سوال: مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے رسولِ کریم ﷺ سے کہا کہ میرے پاس ایک ازدی شخص کی میراث ہے۔ میں نے قبیلہ ازد کا کوئی شخص اب تک نہ پایا کہ اسے میں وہ مال دے دوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا))

''جاؤ! سال بھر تک اس قبیلے کے کسی شخص کو تلاش کرو۔''

سال تمام ہونے کے بعد وہ پھر آیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! اب تک کوئی ازدی مجھے نہیں ملا کہ میں اسے دے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ : عَلَيَّ الرَّجُلَ.)) [1]

''پہلا شخص جو قبیلہ خزاعہ کا ملے اسے دے دو۔ جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے پھر بلوایا......''

جب وہ آ گیا تو فرمایا:

((اُنْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ))

''خزاعہ قبیلے کے کسی بڑے آدمی کو تلاش کر کے اسے دے آؤ۔''

---

[1] أخرجه أبو داود / الفرائض / ميراث ذوي الأرحام: ۲۹۰۳ ضعيفٌ / الألباني

Marfat.com

آزاد کردہ غلام کے لیے میراث:

سوال: مسند احمد اور سنن میں ایک حسن حدیث ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ سے سوال ہوا: ایک شخص مر گیا ہے، بجز ایک غلام کے اس کا کوئی وارث نہیں، جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔

جواب: آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((هَلْ لَهُ أَحَدٌ؟)) ❶

''کوئی نہیں؟

کہا: کوئی نہیں۔'' بجز اس آزاد غلام کے۔ حکم دیا کہ اس کی کل میراث اسی کو دے دی جائے۔ یہی فتویٰ ہم بھی لیتے ہیں۔

ایک عورت کے لیے ایک سے زیادہ وراثتیں:

سوال: اللہ کے رسول، تمام نبیوں کے سردار ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

جواب:

((اَلْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ، عَتِيْقَهَا، وَلَقِيْطَهَا، وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ)) ❷

''عورت تین شخصوں کی میراث سمیٹ لے گی۔ اپنے آزاد کردہ غلام کی، اور جسے بچپن میں اس نے راستے میں پا کر لے لیا ہے اور اس کی پرورش کی ہے اور اپنے اس بچے کی جو اس کی گود میں تھا اور اس نے اپنے خاوند سے لعان کیا۔''

سوال: اللہ کے رسول ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

جواب: عورت اپنے خاوند کی دیت کی بھی وارث ہوگی اور اس کے مال کی بھی، جب تک ان میں سے کوئی دوسرے کو عمداً قتل نہ کرے۔ ہاں! اگر ایسا ہو گیا ہے تو دیت کا ورثہ قاتل کو ملے گا نہ مال کا۔ اور اگر خطا سے ایسا ہو گیا ہے تو مال کا ورثہ ملے گا لیکن دیت کا پھر بھی

---

❶ أخرجه أبوداود / الفرائض / ميراث ذوى الأرحام: ٢٩٠٥ ضعيفٌ / الألبانیؒ

❷ أخرجه أبوداود / الفرائض / ميراث ابن الملاعنة: ٢٩٠٦۔ وأخرجه الترمذى / الفرائض / ماجاء مايرث النساء من الولاء: ٢١١٥۔ وأخرجه ابن ماجه / الفرائض: ٢٧٤٢۔ ووأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)): ٣ / ٤٩٠ ضعيفٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

نہ ملے گا۔ اسے ابنِ ماجہ نے ذکر کیا ہے اور یہی فتویٰ ہم لیتے ہیں۔ ❶

ولدزنا کی میراث کا حکم:

سوال: اللہ کے پیغمبر، خاتم النّبیین ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

جواب:

((أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ)) ❷

''جو شخص کسی آزاد عورت سے یا لونڈی سے بدکاری کرے تو اولاد زنا کی اولاد ہے۔ نہ یہ اس کا وارث ہو سکتا ہے نہ وہ اس کا۔''

ملاعن بچے کی وراثت:

لعان کرنے والے میاں بیوی کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ بچہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس کا ورثہ لے گی۔ جو ایسی عورت کو بدکاری کی تہمت لگائے اس پر اسی کوڑے پڑیں گے۔ جو ایسے بچے کو حرامی کہے اُسے بھی اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

فتویٰ: ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے لعان کرنے والی کے بچے کی میراث اس کی ماں کے لیے ہی کر دی اور اس کے بعد اس کی ماں کے وارثوں کے لیے۔ ❸

❁❁❁❁❁

❶ أخرجه ابن ماجه / الفرائض / ميراث القاتل: ٢٧٣٦ موضوعٌ / الألبانیؒ

❷ أخرجه الترمذی / الفرائض / ماجاء فی إبطال ميراث ولد الزنا: ٢١١٣ صحيحٌ / الألبانیؒ

❸ أخرجه أبوداود / الفرائض / ميراث ابن الملاعنة: ٢٩٠٧۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ٢/٢١٦ صحيحٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

پندرھواں باب

لونڈی، غلام کی آزادی اوران کے مسائل

مومنہ کی آزادی:

سوال: سیّدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں نے ایک مؤمن لونڈی کے آزاد کرنے کی وصیت کی ہے۔ میرے پاس ایک نوبیہ قبیلے کی حبشن لونڈی ہے، کیا میں اسے آزاد کردوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِئتِنِیْ بِهَا)) ''اسے میرے سامنے پیش کرو۔''

جب وہ آئی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا:

((مَنْ رَبُّكِ ؟)) ''تیرا رب کون ہے؟''

اس نے جواب دیا: اللہ! پوچھا:

((مَنْ أَنَا؟.)) ''میں کون ہوں؟''

اس نے کہا: اللہ کے رسول (ﷺ)۔ آپ نے اسی وقت اسے آزاد کرنے کو یہ کہہ کر فرمایا:

((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) [1]

''یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کردو۔''

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہیں کہ میرے ذمے ایک مؤمن عورت کی آزادی ہے پھر آپ ﷺ کے سامنے ایک عجمی حبشن کو لائے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا:

---

[1] أخرجه أبوداود/الأيمان والنذور/في الرقبة المؤمنة: ٣٢٨٣۔ وأخرجه النسائي/الوصايا/فضل الصدقة عن الميت: ٣٦٨٣ حسنٌ/ صحيحٌ

Marfat.com

((أَيْنَ اللّٰهُ؟)) ''اللہ کہاں ہے؟''

اس نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔آپ ﷺ نے اس پھر پوچھا کہ:

((مَنْ أَنَا؟.))...... ''میں کون ہوں؟''

اس نے اپنی انگلی سے آپ ﷺ کی طرف پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

جواب: فرمایا:

((أَعْتِقْهَا)) [1] ''اسے آزاد کردو۔''

سوال: سیّدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! میری لونڈی نجد اور جوابیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ایک دن جو میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔آخر میں بھی تو انسان ہی ہوں، انسانوں کی طرح مجھے بھی غصہ اورافسوس ہوتا ہے۔میں نے اسے ایک تھپڑ مارا۔آنحضرت ﷺ کو یہ بہت بُرا معلوم ہوا۔ میں نے کہا: پھر اگر آپ ﷺ فرمائیں تو میں اُسے آزاد کردوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِئْتِنِيْ بِهَا)) ''اسے میرے پاس لے آؤ۔''

(جب وہ آ گئی تو) اس سے دریافت فرمایا:

((أَيْنَ اللّٰهُ؟.)) ''اللہ کہاں ہے؟''

اس نے کہا: ''آسمان میں۔''

فرمایا: ''میں کون ہوں؟''

جواب دیا کہ آپ ﷺ رسول اللہ ہیں۔فرمایا:

((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) [2]

---

[1] وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٣٨٨/٤

[2] أخرجه مسلم/المساجد ومواضع الصلاة/تحريم الكلام فی الصلاة......: ٥٣٧۔ وأخرجه البيهقی / العتق/عتق المؤمنة فی الظهار: ٣٨٧/٧

Marfat.com

''اسے آزاد کر دو یہ ایمان والی عورت ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وصف ایمان کے وقت اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا آسمان میں ہونا بیان کیا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے۔ اس جواب سے آپ ﷺ خوش ہوئے۔ اسی سے آپ ﷺ نے حقیقت ایمان معلوم کر لی۔ خود آپ ﷺ نے بھی جس نے اللہ تعالیٰ کی نسبت پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس کے سوال کا انکار نہیں کیا۔ جہمیہ کے نزدیک یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نسبت اس کے رنگ یا مزہ یا جنس یا اصل وغیرہ کا سوال کرے جو سوالات محال اور باطل ہیں۔

لونڈی غلام کا اپنے عزیزوں کو دے دینا:

سوال: اُمّ المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ کو معلوم نہیں کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ)) ❶

''اگر تم اس لونڈی کو اپنی ننہیال والوں کو دے دیتیں تو اس میں تمہیں بہت زیادہ ثواب ملتا۔''

قتل کے بدلے غلام آزاد کرنا:

سوال: بنو سلیم کے کچھ افراد نبی کریم ﷺ سے اپنے میں سے ایک شخص کی نسبت سوال کرتے ہیں جو بوجہ قتل کے مستوجب دوزخ ہو گیا تھا۔

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

((أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ)) ❷

---

❶ أخرجه البخاري/ الهبة/ هبة المرأة لغير زوجها...... : ٢٤٥٢۔ وأخرجه مسلم/ الزكاة/ فضل النفقة والصدقة على الأقربين...... : ٩٩٩۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٦/ ٣٢٢

❷ أخرجه أبوداود / العتق / فى ثواب العتق : ٣٩٦٤۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٤/ ٤٩٠ ضعيف/ الألباني

Marfat.com

''اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو۔ اس غلام کے ہر ہر جوڑ کے بدلے اس کا ہر ہر جوڑ جہنم سے آزاد ہو جائے گا۔''

سوال: ایک صاحب کسی بڑے عذاب کے مستحق ہو چکے تھے۔ ان کی بابت جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعۡتِقُوۡا عَنۡهُ رَقَبَةً يُعۡتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضۡوٍ مِنۡهَا عُضۡوًا مِنۡهُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو' اس غلام کے ہر ہر عضو کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ہر ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا۔''

غلام، نوکر کو معاف کرنا:

سوال: اے رسولِ اکرم ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر ہمیشہ درود وسلام نازل فرمائے۔ میں اپنے خادم کی کتنی تقصیروں سے درگزر کر لیا کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے پھر سے سوال کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((أُعۡفُوۡ عَنۡهُ كُلَّ يَوۡمٍ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً)) ❷

''ہر دن میں ستر مرتبہ۔''

ولد زنا کی آزادی:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ولد الزنا کی بابت کیا ارشاد ہے؟

جواب: فرمایا:

((لَا خَيۡرَ فِيۡهِ ، نَعۡلَانِ أُجَاهِدُ فِيۡهِمَا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنۡ

---

❶ أخرجه الحاكم فی كتابه((المستدرك)): ۲/۲۱۲۔ وأخرجه ابن حبان فی : ((صحيحه)): ۴۳۰۷

❷ أخرجه أبوداود/الأدب/حق المملوك: ۵۱۶۴۔ وأخرجه الترمذی/البر والصلة/ماجاء فی العفو عن الخادم: ۱۹۵۰ صحيح/ الألبانی

Marfat.com

أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا)) ❶

''وہ خیر سے خالی ہوتا ہے۔ دو جوتیاں جنہیں پہن کر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں میرے نزدیک تو وہ بھی اس سے محبوب ہیں کہ میں ولد الزنا کو آزاد کردوں۔''

فوت شدگان کی طرف سے غلام آزاد کرنا:

سوال: سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کہتے ہیں کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمے ایک نذر باقی رہ گئی ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کفایت ہوسکتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ)) ❷

''ہاں! اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کردو۔''

مؤطا امام مالک میں ہے کہ میری ماں مرگئی ہے، کیا میں ان کی طرف سے کسی غلام کو آزاد کردوں تو اسے کچھ نفع پہنچ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ)) ❸ ''ہاں!''

آزادی کی نسبت:

سوال: ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن لونڈی کے مالک نے کہا: اس شرط پر اُسے بیچتا ہوں کہ نسبت آزادی کی میری طرف رہے۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) ❹

---

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٦/ ٤٦٣

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٦/ ٧

❸ أخرجه مالك/العتق/عتق الحی من الميت: ١٣- وأخرجه النسائی/الوصايا/فضل الصدقة عن الميت: ٣٦٨٣

❹ أخرجه البخاری/البيوع/الشراء والبيع مع النساء: ٢١٦٩

Marfat.com

''تم اس بات سے نہ رکو۔ وِلا تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔''

علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ شرط اور لین دین صحیح ہے اور اس کا پورا کرنا واجب ہے لیکن اس جماعت کا یہ قول غلط ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ لین دین اور شرط دونوں باطل ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ لین دین صحیح اس لیے رکھا گیا کہ شرط لین دین میں نہ تھا بلکہ لین دین اس پر مقدم تھا۔ یہ تو گویا قائم مقام وعدے کے تھا جسے پورا کرنا ضروری نہیں۔ گویا یہ قول پہلے سے زیادہ قریب ہے لیکن یہ بھی ہے غلط۔ نہ تو آنحضرت ﷺ نے اسے علت کے طور پر بیان فرمایا نہ کسی اور وجہ سے اس کی طرف کوئی اشارہ کیا اور یہ بھی کہ شرطِ متقدم بھی مثل شرطِ مقارن کے ہے۔ تیسری جماعت کا قول ہے کہ حدیث میں حذف بھی ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے کہ تو ان کے لیے وِلا کی شرط کر یا نہ کر شرط کرنا بھی بے سود ہے۔ اس لیے وِلا کا مستحق تو آزاد کرنے والا ہی ہے۔ گویا یہ قول دوسرے قول سے بھی زیادہ قریب ہے لیکن یہ بھی غلط کیونکہ ظاہر لفظوں کے خلاف ہے۔ چوتھی جماعت کہتی ہے کہ اس میں لام بمعنی علیٰ ہے، یعنی ان کے لیے وِلاء کی شرط اپنے لیے کرلو کیونکہ آزاد تم ہی کر رہی ہو اور نسبت آزادی کا مستحق آزاد کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ قول گو اس سے پہلے کے قول سے بھی کم تکلف والا ہے لیکن ہے یہ بھی غلط۔ کیونکہ اس میں تو شرط ہی کو لغو کر دینا ہے، پس اگر شرط ہوتی ہی نہیں تو بھی حکم یہی تھا۔ پانچویں جماعت کا خیال ہے کہ یہ زیادتی آنحضرت ﷺ کے فرمان میں نہیں بلکہ یہ ہشام بن عروۃ کا اپنا قول ہے۔ یہی جواب خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ حقیقت میں یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمّ المؤمنین سے شرط کر لینے کا جو فرمایا وہ اس شرط کو صحیح قرار دینے کے لیے یا مباح کرنے کے لیے نہ تھا بلکہ دراصل شرط کرنے والے کے لیے بطورِ سزا یہ فرمان صادر ہوا تھا کیونکہ وہ اس لونڈی کو مائی صاحبہ کے ہاتھ آزادی کے لیے فروخت کرنے پر بغیر اس شرط کے رضا مند ہی نہیں ہوتا تھا اور خلافِ حکم الٰہی اور خلافِ شرع اس شرط کے کرنے پر ضد اور اصرار کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے بھی رخصت دے دی کہ اِس باطل شرط کو اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ظاہر کر کے توڑ دیں

Marfat.com

اور دنیا کو معلوم کرا دیں کہ دین الٰہی کے خلاف جو شرائط ہوں ان کا پورا کرنا لازم نہیں بلکہ پورا کرنا ہی نہ چاہیے اور ایسی شرطیں خرید و فروخت کو باطل نہیں کر سکتیں اور یہ بھی کہ جسے فسادِ شرط معلوم ہو پھر شرط کرے تو وہ شرط لغو ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب ہمارے شیخ کے اس فرمان پر اور اس سے قبل کے اقوال پر غور کی نظر دوبارہ ڈال جاؤ، واللہ اعلم۔

❀❀❀❀❀

Marfat.com

سولھواں باب

نکاح وغیرہ کے متعلق سوالات وجوابات

اس باب میں دو چیزیں خصوصیت سے قابل غور ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دی کہ وہ اپنی منسوبہ (منگیتر) کو نکاح سے پہلے دیکھ لیں اور ارشاد فرمایا کہ اس طرح محبت باہمی کے رشتے زیادہ اُستوار ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ دین جسے بجا طور پر دینِ فطرت کہا جا سکتا ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوئی اشکال رونما نہیں۔ اس کی بنیاد تسہیل اور تیسیر پر رکھی گئی ہے اور اس میں ان بنیادی انسانی تقاضوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے، ان کے معقول ہونے میں کوئی شبہ نہیں، یعنی نکاح چونکہ ایک دائمی تعلق ہے اس لیے شریعت نے اجازت دے دی کہ جس خاتون سے عمر بھر کا نباہ ہے اس کو ایک نظر دیکھ تو لیا جائے تاکہ پہلے ہی قدم پر طے ہو جائے کہ یہ رشتہ پسند ہے۔ شریعت کی اس اجازت سے بہت سی ان تکلیفوں کا سد باب ہو جاتا ہے جو پسند اور ناپسندیدگی سے اُبھرتی ہیں۔ وہ کرے یہ کہ مہر کے لیے یہ شرط نہیں۔ وہ نقدی کی صورت میں ہو، قرآنِ حکیم کی تعلیم و تدریس پر بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

محبوب اور اچھی بیوی:

سوال: یارسول اللہ ﷺ کون سی بیوی سب سے بہتر ہے؟

جواب: جواب دیا کہ:

((اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ إِذَا نَظَرَ ، وَتُطِیْعُہٗ إِذَا أَمَرَ ، وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْمَا یَکْرَہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ)) [1]

''وہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے وہ اُسے خوش کر دے۔ جب اس کا شوہر اسے کچھ حکم دے تو فوراً بجا لائے، خاوند کے مال میں اور اپنی ذات کے

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۲/ ۲۵۱

Marfat.com

بارے میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو خاوند کی مرضی کے خلاف ہو۔"

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا مال جمع کیا جائے؟

جواب:

((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا ، وَلِسَانًا ذَاكِرًا ، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُهُ عَلٰى أَمْرِ الْآخِرَةِ)) (1)

"شکر گزار دِل، ذکر اللہ کرنے والی زبان، ایماندار بیوی جو امرِ آخرت پر اپنے خاوند کی مدد کرے۔"

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ایک عورت حسب نسب والی، خوبصورتی اور جمال والی ہے، مجھ سے نکاح کرنے پر بھی رضا مند ہے لیکن ہے بانجھ، تو کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟

جواب: نہ کرو۔ پھر سوال کیا: تو آپ ﷺ نے پھر منع کیا۔

وہ پھر آیا اور یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)) (2)

"ان عورتوں سے نکاح کرو جن سے بکثرت اولاد ہو اور ہوں بھی بچوں سے محبت کرنے والیاں۔ اس لیے کہ میں اپنی اُمت کی کثرت پر بروزِ قیامت فخر کرنے والا ہوں۔"

خصی ہونے کی ممانعت:

سوال: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سوال کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں جوان آدمی ہوں۔ ہر وقت خوف لگا رہتا ہے۔ اتنا پاس نہیں کہ نکاح کرلوں تو کیا میں خصی ہو جاؤں؟ آپ ﷺ خاموش ہو رہے، پھر یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر خاموشی اختیار کی۔

جواب: آخر میں فرمایا:

---

(1) أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٥/٢٨٢۔ وأخرجه الترمذی/تفسیر القرآن سورة (٩): ٣٠٩٤

(2) أخرجه أبوداود/النكاح/النهی عن تزویج من لم یلد من النسآء: ٢٠٥٠۔ وأخرجه النسائی/النكاح/كراهية تزويج العقيم: ٣٢٢٩ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

((يَاأَبَا هُرَيْرَةَ ،جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ ، فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ)) ❶

''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تجھے جو ملنے والا ہے وہ اللہ کے قلم سے پہلے ہی نکل چکا ہے۔اب خواہ خصی ہو خواہ نہ ہو۔''

سوال: ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے خصی ہو جانے کی اجازت دیجیے۔

جواب: فرمایا:

((خِصَاءُ أُمَّتِيَ الصِّيَامُ وَالْقِيَامُ.)) ❷

''میری امت کے لیے روزہ رکھنا اور قیام (تہجد) خصی ہونا ہے۔''

بیویوں سے جماع کرنے میں اجر وثواب:

سوال: یارسول اللہ ﷺ مالدار اجر وثواب میں ہم سے بہت ہی سبقت کر گئے ہیں، وہ بھی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، ساتھ ہی ان کے پاس مال کی زیادتی ہے، جسے خیرات کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهِ ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَأَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ ، وَفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ))

''پھر کیا تم خیرات نہیں کر سکتے؟ سنو! ہر تسبیح، ہر تکبیر، ہر حمد، اللہ کا ہر کلمۂ توحید، ہر بھلی ہدایت، ہر خلافِ شرع امر سے روکنا بھی صدقہ ہے بلکہ تمہارا اپنی بیویوں سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔''

---

❶ أخرجه البخاري/النكاح/مايكره من التبتل والخصاء: ٥٠٧٦

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١٧٣/٢

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کہ ہماری شہوت میں اجر کیسے ہوسکتا ہے۔ فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) ❶

''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا اگر تم اس کو حرام میں استعمال کرو تو تم پر گناہ ہوگا؟ اسی طرح اگر اس کو حلال میں استعمال کرے گا تو اس کے لیے اجر ہوگا۔''

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا:

آنحضرت ﷺ نے فتویٰ دیا کہ جو کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے وہ اُسے دیکھ لے۔ ❷

سوال: سیّدہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو شادی کا پیغام دیا اور نبی کریم ﷺ سے مشورہ لیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) ❸

''جاؤ اسے دیکھ لو، اس سے تم میں محبت ہمیشگی کی ہو جائے گی۔''

انہوں نے آ کر نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث لڑکی کے ماں باپ کو سنائی تو گویا انہیں اپنی لڑکی کا دکھانا اچھا نہ لگا، لیکن لڑکی نے پس پردہ یہ کل بات سن لی، وہیں سے اس نے کہا کہ اگر فی الواقع رسول کریم ﷺ نے تمہیں یہ فرمایا ہے تو دیکھ لو ورنہ تمہیں اللہ کی قسم ہے ہرگز نظر نہ اٹھانا، گویا کہ خود اُسے بھی یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی تھی، چنانچہ انہوں نے اسے دیکھا پھر نکاح ہوگیا اور دونوں میاں بیوی میں اس قدر موافقت تھی کہ گھر گھر ان کی محبت مشہور ہوگئی۔

---

❶ أخرجه مسلم/ الزكاة/ بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف: ١٠٠٦

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤/ ٢٤٤۔ وأخرجه الحاكم فى كتابه: ((المستدرك)) ٣؛ ٤٩٢

❸ أخرجه الترمذى/ النكاح: ١٠٨٧۔ وأخرجه النسائى/ النكاح: ٣٢٣٧۔ وأخرجه ابن ماجه النكاح: ١٨٦٥۔ وأخرجه البيهقى فى كتابه: ((السنن)) ٧/ ٨٤۔ وأخرجه الدار قطنى فى كتاب ((السنن)): ٣/ ٢٥٢۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤/ ٢٤٥ صحيحٌ/ الألبانىؒ

Marfat.com

غیر محرم کی طرف نظر کا عمومی حکم:

سوال: سیّدنا جریرؓ اچانک نظر پڑ جانے کی بابت رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِصْرِفْ بَصَرَكَ)) ❶ ''اپنی نگاہ پھیر لو۔''

شرم گاہ کی حفاظت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ ہماری شرمگاہوں کی نسبت آپ کا فتویٰ کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ))

''ان کی حفاظت کرو مگر اپنی بیوی سے اور اپنی ملکیت کی لونڈی سے۔''

یا رسول اللہ ﷺ! جب کہ قوم ہی کے لوگ آپس میں ہوں تو؟ فرمایا:

((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرِيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرِيَنَّهَا))

''جہاں تک ہو سکے اس امر کی کوشش کرو کہ کسی کی نگاہ نہ پڑے۔''

جب کہ ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو؟ فرمایا:

((اَللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)) ❷

''اللہ بہت زیادہ مستحق ہے کہ اس کا لحاظ اور اس کی شرم کی جائے۔''

حق مہر کا حکم:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میرا فلاں عورت سے نکاح کرا دیجئے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ مہر دو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اسے وہ بھی نہ

---

❶ أخرجه مسلم/الأدب/نظرا لفجأة: ۲۱۵۹۔ وأخرجه أبوداود/النكاح/مايؤمر من غض البصر: ۲۱۴۸۔وأخرجه الترمذی/الأدب/ماجاء فی نظر المفاجأة: ۲۷۷۶۔ وأخرجه الدارمی/ الإستئذان/ فی نظر الفجأة: ۲۶۴۳

❷ أخرجه أبوداود/الحمام/ماجاء فی التعری: ۴۰۱۷۔ وأخرجه الترمذی/الأدب/ماجاء فی حفظ العورة: ۲۷۶۹ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟))

''کچھ قرآن بھی پڑھا ہے؟''

جواب دیا کہ ہاں! فلاں فلاں سورت۔ دریافت فرمایا کہ:

((تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟))

''وہ زبانی یاد ہے؟''

جواب دیا کہ جی ہاں! فرمایا:

((اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) [1]

''جاؤ! میں نے تمہیں اُس عورت کا مالک بنا دیا۔ اس مہر پر جو تمہیں قرآن یاد ہے۔''

سوال: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ نہیں جو میں نکاح کروں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ؟))

کیا تمہیں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ یاد نہیں؟ کہا: وہ تو ہے۔ فرمایا:

((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) ''چوتھائی قرآن ہو گیا۔''

فرمایا:

((أَلَيْسَ مَعَكَ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ؟))

''کیا: ﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ یاد نہیں؟''

کہا: ہاں ہے۔ فرمایا:

((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) ''چوتھائی قرآن یہ ہو گیا۔''

فرمایا: ((أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ؟))

---

[1] أخرجه البخاری/النكاح/التزويج على القرآن بغير صداق: ٥١٤٩۔ وأخرجه مسلم/ النكاح/ الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد: ١٤٢٥

Marfat.com

''کیا: ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ ﴾ یاد نہیں؟''

کہا: وہ بھی ہے۔ فرمایا:

((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) ''پاؤ قرآن یہ ہو گیا۔''

فرمایا:

((أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ؟))

''کیا: ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ﴾ تمہیں یاد نہیں؟''

کہا: وہ بھی ہے۔ فرمایا:

((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) ''پاؤ قرآن یہ ہوا۔''

فرمایا:

((أَلَيْسَ مَعَكَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ؟))

''کیا تمہیں ﴿ آية الكرسى ﴾ یاد نہیں؟''

کہا: وہ بھی ہے۔ فرمایا:

((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) ''چوتھائی قرآن یہ ہوا۔''

((تَزَوَّجْ، تَزَوَّجْ، تَزَوَّجْ.)) [1]

''نکاح کرلے، نکاح کرلے، تین بار فرمایا۔''

سوال: کیا فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے نکاح کیا، مہر نامزد نہیں کیا اور مر گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فتویٰ دیا:

''اس کے قبیلے کی اور عورتوں کے مہر کے اندازہ سے اسے مہر ملے گا اور اس پر اپنے فوت شدہ خاوند کی عدت بھی ہے اور وہ اس کے مال کی میراث بھی پائے گی۔''

اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صحیح بتلاتے ہیں۔ اس فتوے کے خلاف کچھ بھی ثبوت نہیں، پس

---

[1] أخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)): ٣/ ٢٢١

Marfat.com

اس سے ہٹنے کی کوئی وجہ نہیں۔ (1)

عورت کا محرم سے علاج کروانا:

فتویٰ: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ابو طیبہ کو پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ غالباً وہ مائی صاحبہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ تھے۔ (2)

غیر محرم نابینا مرد سے پردہ:

سوال: ارشاد فرمایا: کہ اے اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا)! اور اے میمونہ (رضی اللہ عنہا)! تم اُم مکتوم سے پردہ کرو۔ دونوں نے کہا: یا نبی ﷺ! وہ تو نابینا ہیں، نہ ہمیں دیکھیں نہ ہمیں پہچانیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِه؟)) (3)

''لیکن تم تو نابینا نہیں ہو، کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں؟''

ایک جماعت نے تو اسی فتوے کو لیا ہے اور عورت کا مردوں کو دیکھنا حرام کہا ہے۔ دوسری جماعت نے اس کے خلاف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ مسجد میں جو حبشی بانک بنوٹ (گتکہ) کھیل رہے تھے، وہ آپ رضی اللہ عنہا دیکھ رہی تھیں، لیکن اس معارضے میں نظر ہے، اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ حبشیوں کے ان کرتبوں کے دیکھنے کا قصہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہو۔ ایک اور جماعت نے اسے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے ہی مخصوص کر دیا ہے۔

---

(1) أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٤/ ٢٨٠۔ وأخرجه أبوداود/النكاح/فيمن تزوج ولم يسم صداقًا حتى مات: ٢١١٤۔ وأخرجه الترمذی/النكاح/ماجاء فی الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها: ١١٤٥۔ وأخرجه النسائی/النكاح/ إباحة التزويج بغير صداق: ٣٣٥٦۔ وأخرجه ابن ماجه/النكاح: ٣٥٢٤

(2) أخرجه مسلم/السلام/لكل داء دواء: ٢٢٠٦

(3) أخرجه أبوداود/اللباس/فی قوله عزوجل: ﴿وقل للمؤمنات يغضضن......﴾: ٤١١٢۔ وأخرجه الترمذی/الأدب/ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال: ٢٧٧٨

Marfat.com

عورت سے نکاح کی اجازت:

سوال: سیدہ عائشہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ جس لڑکی کا نکاح اس کے ماں باپ کرنا چاہیں وہ کیا اس لڑکی سے دریافت کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ))

''ہاں! اس سے اجازت لیں۔''

یارسول اللہ ﷺ! وہ تو بہت شرمیلی ہوتی ہے۔ فرمایا

((فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ)) [1]

''یہی اس کی اجازت ہے، جب کہ وہ خاموش ہو جائے۔''

ہم اسی فتوے کو لیتے ہیں، کنواری لڑکی سے بھی اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ:

((اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا ، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا))

''بیوہ عورت بنسبت اپنے دِل کے اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت چاہی جائے، اس کی اجازت اس کا چپ رہنا ہے۔''

ایک روایت میں ہے:

((وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا ، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا))

''اس کا باپ اس سے اس کی رضامندی طلب کرے، اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔''

بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ:

((لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ))

---

[1] صحيح البخاري/ كتاب النكاح/ باب: لا ينكح الأب وغيره البكر ...... حديث: ٥١٣٧۔ صحيح مسلم/ كتاب النكاح/ حديث: ١٤٢٠

Marfat.com

''باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔''

لوگوں نے پوچھا: اس کی اجازت کی کیفیت کیا ہے؟ فرمایا:

((أَنْ تَسْكُتَ)) ''اس کا چپ رہنا۔''

ایک کنواری لڑکی رسولِ مقبول ﷺ سے دریافت کرتی ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کرا دیا ہے اور وہ اسے ناپسند رکھتی ہے، پس آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا۔ اب غور کرلو کہ باکرہ سے اجازت طلب کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دینا منع کیا۔ جس کا نکاح اس طرح بے اجازت کر دیا گیا تھا اسے اختیار دیا گیا کہ اگر چاہے اس نکاح کو برقرار رکھے چاہے توڑ دے۔ پھر ان تمام حدیثوں سے روگردانی کر کے اس کے خلاف کہنا اور دلیل میں نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کہ:

((اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا))

''بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے بنسبت اس کے ولی کے'' مفہوم ہی کو لے کر ان صاف صریح احادیث کا خلاف کرنا کیسے صحیح ہوگا؟ باوجودے کہ اس کے صاف الفاظ کا مطلب بھی اس بات میں بہت واضح ہے کہ جس نے اس کا یہ مفہوم سمجھا کہ اُسے اپنے نکاح میں کوئی اختیار نہیں۔ یہ مراد نہیں، کیونکہ اس کے بعد ہی اللہ کے رسول ﷺ نے فرما دیا ہے کہ:

((وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا))

''باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔''

بلکہ حق تو یہ ہے کہ گویا اللہ کے رسول ﷺ نے ان لوگوں کے کلام کو رد کر دیا ہے، جنہوں نے آپ ﷺ کے کلام کا یہ مفہوم لیا ہے۔ یہی عادت نبی کریم ﷺ کی اور کلام میں بھی کہ جس غلط مفہوم کے لینے کا احتمال ہوتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ، وَلَا ذُوْعَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ.))

''کسی مسلمان کو کسی بھی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کوئی معاہدہ والا اپنے معاہدہ میں۔''

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جب ایک مسلمان کے قتل کی نفی کافر کے بدلے فرما دی تو اس

Marfat.com

حکم نے کافر کے خون کا ناحق گرانا شک میں ڈال دیا کہ شاید یہ جائز ہو گیا اور اس کی کوئی حرمت نہ رہی؟ ...... تو رسول اللہ ﷺ نے یوں فرما کر: ((وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ)) ...... کہ جس کافر کے ساتھ امن کا معاہدہ ہوا سے بھی اس معاہدہ کی پابندی میں قتل نہیں کیا جائے گا۔'' آپ ﷺ اسے باطل کرنے کے لیے اس جملے کے ساتھ ہی اور جملہ فرما دیتے مثلاً فرمایا کہ:

((لَاتَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ ، وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا))

''قبروں پر نہ بیٹھو، ساتھ ہی فرما دیا کہ ان کی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔''

کیونکہ ان پر بیٹھنے کی ممانعت سے کہیں لوگ ان کی تعظیم میں مبالغہ نہ کرنے لگیں۔ اس لیے بتلا دیا کہ انہیں قبلہ بھی نہ بنالو۔ پس اسی طرح یہاں بھی آپ ﷺ کا مقصود بالکل ظاہر ہے کہ باکرہ سے اجازت ضرور لینی چاہیے۔ [1] اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر اُسے پوچھے بغیر اس کا نکاح کر دیا گیا تو وہ بالکل باطل ہے۔ دراصل ان صاف احادیث کے خلاف کوئی دلیل کلامِ رسول ﷺ میں مطلقاً نہیں۔ پس ہر ایک پر واجب ہے کہ یہی فتویٰ دے، جو اس حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ عورتوں کا مہر کیا ہونا چاہیے؟

جواب: فرمایا:

((هُوَ مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ أَهْلُوْهُمْ))

''جو بھی آپس میں مقرر ہو جائے۔''

دارقطنی ہی کی روایت میں ہے کہ: لوگو!

((أَنْكِحُوا الْيَتَامٰى))

''اپنی یتیم بچیوں کا نکاح کر دیا کرو۔''

تو سوال ہوا کہ ان کے مہر کیا ہونے چاہئیں۔ فرمایا:

---

[1] أخرجه البخاري/ النكاح/ لاينكح الأب وغيره البكر...... : ٥١٣٧ ـ وأخرجه مسلم/ النكاح/ استئذان الثيب في النكاح بالنطق ...... : ١٤٢٠

Marfat.com

((مَاتَرَاضٰی عَلَیْہِ الْأَھْلُوْنَ وَلَوْ قَضِیْبًا مِنْ أَرَاكٍ)) ❶

''جو فریقین میں رضامندی سے طے ہو جائیں گو پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔''

سوال: ایک عورت آنحضرت ﷺ سے فتویٰ پوچھتی ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے کہ اس کی خست میری وجہ سے دور کر دے۔

جواب: پس آپ ﷺ نے کام اسی کو سونپا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے میرے لیے جو کیا ہے میں اسے جائز رکھتی ہوں۔ میرا ارادہ تو صرف یہ تھا کہ عورتیں یہ معلوم کرلیں کہ ان کے والد کے ہاتھ میں ان کا کوئی امر نہیں۔ ❷

سوال: سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی صاحبزادی کا نکاح ان کے چچا قدامہ نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا لیکن اس لڑکی نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور چاہا کہ اس کا نکاح سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ہو۔

جواب: چنانچہ چچا نے سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے انہیں ہٹا کر سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا اور فرمایا:

((إِنَّھَا یَتِیْمَةٌ ، وَلَا تُنْکَحُ إِلَّا بِإِذْنِھَا)) ❸

''یہ یتیم لڑکی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔''

زانیہ عورت سے پاک باز مرد کے نکاح کی ممانعت:

سوال: سیّدنا مرثد غنوی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں کہ کیا میں عناق نامی عورت سے اپنا نکاح کرلوں؟ یہ عورت مکہ شریف میں بدکار عورت تھی۔ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور یہ آیت: ﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً..... الخ ﴾(نور :۳) نازل

---

❶ أخرجه الدار قطني في كتابه ((السنن)) ٣/ ٢٤٤

❷ وأخرجه النسائي/ النكاح/ البكر يزوجها أبوها وهي كارهة: ٣٢٧١۔ وأخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٦/ ١٣٦

❸ اصل کتاب میں مسند احمد: ۱/۱۳۱ کا حوالہ دیا گیا ہے مگر یہ حدیث مسند میں نہیں ہے۔

Marfat.com

ہوئی۔ (زانی اسی زانیہ سے نکاح کرے اور زانیہ نہ نکاح کرے مگر زانی سے یا مشرک سے۔)

آپ ﷺ نے انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا:

((لَا تَنْكِحْهَا)) ❶

''اس سے نکاح نہ کرو۔''

سوال: ایک اور شخص آپ ﷺ سے اجازت چاہتا ہے کہ میں اُم مہزول سے نکاح کرلوں؟ یہ بھی باعصمت نہ تھی۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے جواب میں وہی اوپر والی آیت پڑھ دی۔ ❷

سوال: نبی کریم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ حد لگایا ہوا زانی اپنی جیسی ہی عورت سے نکاح کرے۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اور ان کے موافقین نے نبی کریم ﷺ کا یہی فتویٰ لیا ہے جس کے خلاف اور کوئی بات نبی کریم ﷺ نے بیان نہیں فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی خوبی ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی شخص کو کسی قحبہ سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس مسئلے کی تائید کچھ اوپر بیس دلیلوں سے ہوتی ہے جنہیں ہم نے اور جگہ بیان کر دیا ہے۔ ❸

ایک وقت میں صرف چار بیویوں کی اجازت:

سوال: سیّدنا قیس بن حارث رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے نکاح میں آٹھ بیویاں ہوتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے سوال کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں:

---

❶ أخرجه أبوداود/النكاح/في قوله تعالى: ﴿الزاني لا ينكح إلا......﴾: ٢٠٥١۔ وأخرجه الترمذي/التفسير/في سورة النور: ٣١٧٦۔ وأخرجه النسائي/النكاح/تزويج الزانية: ٣٢٣٠۔ وأخرجه الحاكم في كتابه((المستدرك)): ١٦٦/٢ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانيّ

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١٥٩/٢۔ وأخرجه الحاكم في كتابه: ((المستدرك)): ١٩٤/٢

❸ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١٥٩/٢۔ وأخرجه أبوداود/النكاح/في قوله تعالىٰ: ﴿الزاني لاينكح إلا زانية﴾: ٢٠٥١۔ وأخرجه النسائي/النكاح/تزويج الزانية: ٦٦/٦۔ وأخرجه الحاكم في كتابه: ((المستدرك)) ١٦٦/٢ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

((إِخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)) ❶

''ان میں سے پسند کر کے چار رکھ لو۔''

سوال: سیّدنا غیلان رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے نکاح میں دس عورتیں ہوتی ہیں۔

جواب: آپ ﷺ انہیں فتویٰ دیتے ہیں:

''ان میں سے چار رکھ لو۔''

یہ دونوں روایتیں امام احمد رحمہ اللہ نے ذکر کی ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صاف دلیل ہیں اس پر کہ اسے اختیار ہے ان میں سے جنہیں چاہے رکھے، خواہ پہلے کے نکاح کی ہوں خواہ بعد کے نکاح کی ہوں۔ ❷

ایک نکاح میں سگی بہنیں رکھنے سے ممانعت:

سوال: سیّدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! میں مسلمان ہو گیا ہوں، میرے نکاح میں دو عورتیں ہیں جو آپس میں سگی بہنیں ہیں۔؟

جواب: آپ ﷺ نے حکم دیا:

((طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)) ❸

---

❶ أخرجه مالك فى كتابه: ((الموطأ)) ۵۸۲/۲۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۱۳/۲۔ وأخرجه الترمذى /النكاح/ماجاء فى الرجل يُسلم وعنده عشر نسوة: ۱۱۲۸۔ وأخرجه ابن ماجه/ النكاح: ۱۹۵۳۔ وأخرجه الحاكم فى كتابه: ((المستدرك)): ۱۹۳،۱۹۲/۲۔ وأخرجه ابن حبان / النكاح: ٤١٥٦.

❷ أخرجه مالك فى كتابه: ((الموطا)): ۵۸۲/۲۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۱۳/۲۔ وأخرجه الترمذى/النكاح/ماجاء فى الرجل يسلم وعنده عشر نسوة: ۱۱۲۸۔ وأخرجه ابن ماجه/ النكاح: ۱۹۵۳۔ وأخرجه الحاكم فى كتابه: ((المستدرك)) :۱۹۳،۱۹۲/۲۔ وأخرجه ابن حبان/النكاح: ۳۱۵٦

❸ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲۳۲/٤۔ وأخرجه أبوداود/الطلاق/فى من أسلم وعنده نساء أكثر من أربع أو أختان: ۲۲٤۳۔ وأخرجه الترمذى/النكاح/الرجل يسلم وعنده أختان: ۱۱۲۹۔ وأخرجه ابن ماجه/الطلاق/المتعة التى لم يفرض لها: ۵۰۳۵

Marfat.com

''ان میں سے کسی ایک کو جسے تو چاہے طلاق دے دے۔''

بعض جدائیوں کی صورتیں:

سوال: سیدنا بصرہ بن اکثم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے ایک پردہ نشین باکرہ سے نکاح کیا ہے لیکن جب دخول کیا تو دیکھا کہ وہ حمل سے ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَهَا الصِّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ ، فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوْهَا ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا)) ①

''چونکہ تم نے اسے اپنے لیے حلال کیا، اسے مہر دینا پڑے گا اور وہ لڑکا تمہارا غلام ہے، جب وہ حمل سے فارغ ہو جائے تو اسے زنا کاری کی حد لگاؤ اور ان میاں بیوی میں آپ ﷺ نے جدائی کرادی۔''

اس فتوے میں صرف بچے کو غلام بنا لینے کا اشکال ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال: ایک عورت آپ ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوتی ہے اور اپنا نکاح کر لیتی ہے۔ اُس کا خاوند نبی کریم ﷺ کے پاس آکر کہتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہو چکا تھا اسے میرے اسلام کا علم تھا، پھر بھی اُس نے ایسا کیا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے اسی وقت اس عورت کو اس کے نئے خاوند سے جدا کر دیا اور اس کے پہلے خاوند کو اُسے دلا دیا۔ ②

مصنوعی بال لگانے والیوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ اس عورت کے بارے میں جس کا نکاح

---

① سنن ابی داؤد ، کتاب النکاح، باب فی الرجل یتزوج المرأة فیجدها حبلی ، ح: ۲۱۳۱۔ ضعیفٌ/ الألبانیؒ

② أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۱/ ۲۳۲۔ وأخرجه أبوداود/ الطلاق: ۲۲۳۸۔ وأخرجه الترمذی/ النکاح: ۱۱۴۴۔ وأخرجه ابن ماجه/الطلاق/الزوجین یسلم أحدهم قبل الآخر: ۱/ ۲۰۰۸۔ وأخرجه الحاکم فی کتابه :((المستدرک)): ۲:۴، ۲۰۰۔ وأخرجه ابن حبان فی ((صحیحه)) : ۴۱۵۹ ضعیف الاسناد/ الألبانیؒ

Marfat.com

ہوااوراس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں کیا اس میں اور بال ملا لیے جائیں؟

جواب: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) ❶

''اللہ کی لعنت ہے اس عورت پر جو بالوں میں بال ملائے اور جو ملوائے۔''

عزل پر فتویٰ و حکم:

سوال: کیا فتویٰ ہے رسول اللہ ﷺ کا اس بارے میں کہ جماع میں اپنے خاص پانی کو باہر گرا دیا جائے؟

جواب: جواب دیا:

((أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ؟ مَامِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ))

''تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ کیا تم نے یہ فعل کیا ہے؟ کیا تم اسے کرتے ہو؟''

سنو! جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گی۔

صحیح مسلم میں اس سوال کا جواب یوں ہے:

((أَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَاكَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُوْنَ)) ❷

''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم ایسا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جس جان کا قیامت تک پیدا ہونا لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر ہی رہے گی۔''

سوال: اسی سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَامِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)) ❸

''ہر ایک پانی سے اولاد نہیں ہوا کرتی اور جب اللہ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو کوئی

---

❶ أخرجه البخاری/اللباس/وصل الشعر: ٥٩٣٤۔ وأخرجه مسلم/اللباس/تحريم ففعل الواصلة والمستوصلة: ٢١٢٣.

❷ أخرجه البخاری النكاح/العزل: ٥٢١٠۔ وأخرجه مسلم/النكاح/حكم العزل: ١٤٣٨

❸ أخرجه مسلم/النكاح/حكم العزل: ١٤٣٨

Marfat.com

روک نہیں سکتا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ میری لونڈی ہے، میں اُس سے مباشرت کرتا ہوں لیکن عین موقعہ پر اپنا پانی باہر ڈال دیتا ہوں کیونکہ مجھے اس کا حمل سے ہوجانا ناپسند ہے اور جو خواہش مردوں کی ہے وہ مجھے بھی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ یہودی کہتے ہیں ایسا کرنا زندہ درگور کرنا ایسا فعل ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَبَتْ يَهُودُ ، لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ .)) [1]

''یہودی بکتے ہیں، اگر اللہ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے اس کے حکم سے پھیر نہیں سکتے۔'' یہ دونوں جوابات مسند احمد و ابوداوٗد میں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے آکر اپنی لونڈی سے اسی کام کے کرنے کا ذکر آپ سے کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ شَيْئًا إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ))

''یہ (عزل) حمل کو روک نہیں سکتا، جب کہ اللہ کا ارادہ ہو۔''

کچھ مدت کے بعد وہی صاحب پھر آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری وہ لونڈی حمل سے ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) [2]

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)) : ٣/ ٥١ـ وأخرجه أبو داود/ النكاح/ ماجاء في العزل : ٢١٧١

[2] أخرجه مسلم/ النكاح/ حكم العزل : ١٤٣٩ـ

صحیح مسلم کی اس سے قبل والی حدیث میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا تھا: ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا......)) میں نے تجھے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے، وہ ضرور آئے گا۔ اور یہاں اس روایت میں جو فرمایا کہ: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ: یہ تقدیری معاملات خاص اللہ عزوجل کے اپنے اختیار میں ہیں۔ ان کے اندر کسی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ میں تو اس کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے والا اس کا بندہ ہوں، بس۔ علامہ وحید الزمان یہاں اس حدیث کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے، نہ کہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔'' (ابو یحییٰ)

Marfat.com

''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہوں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میری ایک ہی لونڈی ہے۔ وہی ہماری خدمت گزار ہے۔ وہی ہمارے جانوروں کو پانی پلانے والی ہے، میں اس سے مباشرت بھی کرتا ہوں اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو جائے۔

جواب: آپ ﷺ نے اسے عزل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا:

((اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَاقُدِّرَلَهَا))

''اگر مقدر میں ہے تو آ ہی جائے گا چاہے تو اس سے عزل کرتا ہی رہے۔''

اس نے کچھ عرصے کے بعد خدمت میں حاضر ہو کر اس لونڈی کے حاملہ ہونے کی خبر پہنچائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)) [1]

''میں نے تو پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ آ کر ہی رہے گا۔''

سوال: ایک اور صاحب بھی آپ ﷺ سے عزل کا حکم دریافت کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ جواب میں فرماتے ہیں:

((لَوْ أَنَّ الْمَاءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهُ الْوَلَدُ أَهْرَقْتَهُ عَلٰى صَخْرَةٍ لَأَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهَا ،وَلَيَخْلُقَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَفْسًا هُوَ خَالِقُهَا)) [2]

''جس پانی سے بچہ پیدا ہوتا ہے اسے اگر تو کسی پتھر پر بھی ڈال دے تو اللہ اسی سے نکالے گا، جس جان کو وہ پیدا کرنے والا ہے تو اُسے پیدا کرے گا۔''

سوال: مسلم شریف میں ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

---

[1] أخرجه مسلم/النكاح/حكم العزل: ١٤٣٩

[2] اخرجه احمد فی كتاب المسند: ١٤٠/٤

Marfat.com

((لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟)) ''ایسا کیوں کرتے ہو؟''

اُس نے جواب دیا مجھے اس کے بچے کا خوف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ)) ❶

''اگر یہ کام نقصان دہ ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کو بھی نقصان دیتا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ:

((إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا ، مَا ضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَالرُّوْمَ))

''اگر ایسا ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کو ضرر دیتا۔''

میاں بیوی کے تعلقات کا بیان:

سوال: انصار یہ عورت آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہے کہ پیچھے کی طرف سے اگلی جانب وطی کرنا جائز ہے؟

جواب: آپ ﷺ آیت قرآنی: ﴿ نِسَآئُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ﴾(البقرۃ: ۲۲۳) پڑھ کر سناتے ہیں ، یعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں ، اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو، آؤ۔

((صِمَامًا وَاحِدًا)) ❷ ''ہاں جگہ ایک ہی ہو۔''

سوال: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ:

''یارسول اللہ ﷺ! میں تو ہلاک ہو گیا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا أَهْلَكَكَ ؟)) ''کیا بات ہوئی؟''

جواب دیا کہ رات میں نے اُلٹی جانب سے اصلی جگہ مباشرت کی۔

جواب: آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی

---

❶ أخرجه مسلم/النكاح/جواز الغيلة وهي وطء المرضع وكراهة العزل: ١٤٤٣

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٦/٣١٩۔ وأخرجه الترمذي/التفسير/من سورة آل عمران: ٢٩٨٠ صحيحٌ/ الألباني

Marfat.com

طرف وحی نازل فرمائی کہ: ﴿ نِسَآئُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الخ، ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، ان میں جس طرح چاہو آؤ“۔

((أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقُوا الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ))

”آگے سے یا آگے کی جگہ میں پیچھے سے۔ ہاں حیض کی حالت میں نہ آؤ اور دُبر میں نہ آؤ۔“

یہی ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے مباح کیا ہے یعنی پیچھے کی طرف سے بچہ ہونے کی جگہ وطی کرنا نہ کہ دُبر میں وطی کرنا۔ اس کی بابت تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا))

”ملعون ہے جو اپنی بیوی کی دُبر میں وطی کرے“

اور حدیث ہے:

((مَنْ أَتٰى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)) [1]

”جو حائضہ عورت سے وطی کرے اور جو دُبر میں وطی کرے اور جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات سچی مانے، اس نے اُس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر اُتری ہے۔“

اور ارشاد ہے کہ:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ)) [2]

”اللہ تبارک وتعالیٰ حق امر سے شرم نہیں کرتا۔ عورتوں کی دُبر میں وطی نہ کرو۔“

فرمانِ رسولِ مقبول ﷺ ہے:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ))

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ١/ ٢٩٧۔ وأخرجه الترمذي/التفسير/من سورة آل عمران: ٢٩٨٠ صحيح/ الألباني

[2] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٥/ ٢١٤

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی دُبر میں وطی کرے۔''

اور فرمان ہے کہ:

((هِيَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى)) ❶

''چھوٹی لواطت یہ ہے کہ کوئی اپنی بیوی کی دُبر میں کرے۔''

سوال: کیا فرماتے ہیں اللہ کے پیارے، اُمت کے دُلارے حضرت محمد ﷺ کہ عورتوں کے حقوق مردوں پر کیا ہیں؟

جواب:((أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ ، وَأَنْ يَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسٰى ، وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا يُقَبِّحْ ، وَلَا يَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)) ❷

''جب خود کھاتا ہو تو عورت کو بھی کھلائے، جب آپ پہنتا ہو تو عورت کو بھی پہننے کو دے۔ اس کے منہ پر نہ مارے، اُسے گالی گلوچ نہ دے، اس سے ترکِ تعلق نہ کرے مگر اپنے ہی مکان میں۔''

احکام رضاعت:

سوال: اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت فرماتی ہیں کہ ابو قیس کا بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت طلب کرتا ہے تو کیا میں اسے آنے دوں؟ اس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ عَمُّكِ ، فَأْذِنِي لَهُ)) ❸

''بے شک اسے اجازت دے دو۔ وہ تو تمہارے رضاعی چچا ہو گئے۔''

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۲/ ۱۸۲ یہ سب حدیثیں مسند احمد میں ہیں۔

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۵/ ۳۔ وأخرجه أبوداود/النكاح/في حق المرأة على زوجها : ۲۱۴۲۔ وأخرجه ابن ماجه/النكاح: ۱۸۵۰

❸ أخرجه البخاري/النكاح/مايحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع: ۵۲۳۹۔ وأخرجه مسلم/الرضاع/تحريم الرضاعة من ماء الفحل: ۱۴۴۵

Marfat.com

سوال: صحیح مسلم شریف میں ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ میری ایک پہلی بیوی تھی۔ اب میں نے دوسرا نکاح کیا تو پہلی بیوی کہتی ہے کہ اس نئی عورت کو اس نے ایک دو مرتبہ دودھ پلایا ہے۔ اب فرمایئے: کیا کیا جائے؟

جواب: آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)) ❶

''ایک دو مرتبہ کے دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

سوال: سیّدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سالم اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں اور خاصے جاننے بوجھنے والے ہو گئے ہیں۔ وہ ہمارے ہاں آیا کرتے ہیں۔ میں گمان کرتی ہوں کہ اب میرے خاوند حذیفہ ان کے آنے جانے سے کچھ ناراض سے ہو جاتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ)) ❷

''انہیں اپنا دودھ پلا دو، ان پر تم حرام ہو جاؤ گی اور حذیفہ کے دِل میں جو ہے وہ بھی جاتا رہے گا۔''

وہ پھر آئیں اور کہا: میں انہیں اپنا دودھ پلا دیا اور الحمد للہ! اب میرے شوہر کے دِل میں بھی کوئی بات نہیں رہی۔

سلف کی ایک جماعت کا یہی فتویٰ ہے۔ ان میں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ اکثر اہل علم نے یہ نہیں لیا۔ ان کا عمل ان حدیثوں پر ہے جن میں حرمت کرنے والی رضاعت کو دودھ چھوٹنے سے پہلے کی عمر کے ساتھ مقید کیا ہے اور صغرسنی کے ساتھ اور دو سال سے پہلے کے ساتھ ہے۔ اس میں کئی وجوہ ہیں۔

ایک تو یہ کہ یہ حدیثیں بکثرت ہیں اور سالم کی حدیث ایک ہی ہے۔

دوسرے یہ کہ سوائے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور سب اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن منع کی

---

❶ أخرجه مسلم/الرضاع/فی المصة والمصتان: ۱۴۵۱

❷ أخرجه مسلم/الرضاع/رضاعة الكبير: ۱۴۵۳

Marfat.com

طرف ہیں۔

تیسرے یہ کہ احتیاط منع ہی میں ہے۔

چوتھے یہ کہ بڑے آدمی کی رضاعت نہ تو خون پیدا کرتی ہے، نہ اس سے ہڈی ہی بنتی ہے۔ پس رضاعت جو باعث ہے حرمت کی اس سے حاصل نہیں ہوتی۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ ممکن ہے یہ حکم سیّدنا سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی مخصوص ہو کیونکہ ان کے واقعہ کے سوا کسی اور میں نہیں ہے

ایک وجہ سنیے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اکرم ﷺ جاتے ہیں، وہاں ایک شخص کو بیٹھا پاتے ہیں۔ آپ ﷺ پر یہ گراں گزرتا ہے اور آپ ﷺ ناراض ہو جاتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرے دودھ بھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُنظُرنَ مَن إِخوتكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ)) [1]

''رضاعی بھائیوں کو اچھی طرح جان پہچان لو، رضاعت وہی معتبر ہے جو دودھ پینے کے زمانے میں ہو۔''

یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں۔ ان چھ وجوہات کے سوا سیّدنا سالم رضی اللہ عنہ والے قصے میں ایک اور مسلک بھی ہے وہ یہ کہ یہ بیانِ ضرورت کے لیے تھا۔ سیّدنا سالم رضی اللہ عنہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لے پالک لڑکے تھے۔ انہوں نے ہی ان کی پرورش کی تھی۔ ان کا آنا جانا ضروری تھا تو جہاں کوئی ایسی ہی صورت ضرورت کی آ پڑے وہاں تو ایسا اجتہادی مسئلہ چل جائے گا۔ کیا عجب کہ یہی مسلک سب سے زیادہ قوی ہو۔ ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی جانب مائل تھے۔ واللہ اعلم.

سوال: نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کر لیں۔

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

---

[1] أخرجه البخاری/النكاح/من قال: لارضاع بعد حولين: ۵۱۰۲۔ وأخرجه مسلم/الرضاع/إنما الرضاعة من المجاعة: ۱۴۵۵

Marfat.com

((إِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) ❶

''وہ مجھے حلال نہیں وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں، جونسب سے حرام ہوجاتے ہیں۔''

سوال: سیّدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سرکارِ نبوت ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک حبشن اب آئی ہے، کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ جھوٹی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے اُن سے منہ پھیرلیا۔ انہوں نے پھر کہا: نبی کریم ﷺ وہ غلط بیان کررہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ بِأَنَّهَا أَرْضَعَتْكُمَا ؟دَعْهَا عَنْكَ))

''اب کیسے اُس (بیوی) سے ملوگے جب کہ وہ کہہ رہی ہے کہ اُس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اب تم اس عورت کو چھوڑ دو۔''

چنانچہ انہوں نے اسے الگ کردیا اور اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کرلیا۔ دارقطنی میں ہے کہ:

((دَعْهَا عَنْكَ فَلَا خَيْرٌ لَكَ فِيهَا)) ❷

''اسے الگ کردو، تیرے لیے اب اس میں کوئی بھلائی نہیں۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ میں دودھ پلائی کا حق کیسے اُتاروں؟

جواب: فرمایا:

((غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)) ❸

---

❶ أخرجه مسلم/الرضاع/تحريم ابنة الأخ من الرضاعة: ١٤٤٧

❷ أخرجه البخارى/النكاح/شهادة المرضعة: ٥١٠٤۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٣٨٣/٤۔ وأخرجه الترمذى/الرضاع/ماجاء فى شهادة المرأة الواحدة فى الرضاع: ١١٥١

❸ أخرجه أبوداود/النكاح/فى الرضخ عندا لعضال: ٢٠٦٤۔ وأخرجه الترمذى/الرضاع/ماجاء ما يذهب مذمة الرضاع: ١١٥٣۔ وأخرجه النسائى/النكاح/حق الرضاع وحرمته: ١٠٨/٦ ضعيفٌ/ الألبانىؒ

Marfat.com

''ایک جان آزاد کر کے، غلام ہو یا لونڈی (یعنی غلام یا لونڈی خرید کر اپنی دایہ کو دے دے۔)''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مسئلہ تو بتلایئے کہ رضاعت کے بارے میں کن کی گواہی جائز ہے؟

جواب: فرمایا:

((رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ)) [1]

''ایک مرد کی یا ایک عورت کی۔''

❀❀❀❀❀

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۲/ ۱۰۹

Marfat.com

سترھواں باب

طلاق کے بارے میں فتاویٰ

حالت حیض میں طلاق اور خلع وظہار کا حکم:

سوال: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میرے بیٹے عبداللہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے اُسے لوٹا لینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ .)) [1]

’’پھر اسے رکھ لے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر جب اُسے حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے۔‘‘

عورت کی بدزبانی پر مرد کو طلاق دینے کا اختیار:

سوال: ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی کی بدزبانی بیان کرتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((طَلِّقْهَا)) ’’اسے طلاق دے دو۔‘‘

وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! مدت سے میرے پاس ہے، اس سے مجھے اولاد بھی ہے۔ فرمایا:

((فَأَمْسِكْهَا وَأْمُرْهَا ، فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَتَكَ)) [2]

---

[1] أخرجه البخاری/ کتاب التفسير، ح: ۴۹۰۸۔ وأخرجه مسلم/ الطلاق: ۱۴۷۱

[2] أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۴/ ۳۳

Marfat.com

''پھر اسے نصیحت کرو، سمجھاؤ، اگر اس میں خیر ہے تو مان لے گی۔ اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جیسے کوئی اپنی لونڈی کو مارتا ہے۔''

مرد کو طلاق کا مکمل اختیار:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی کسی چھونے والے ہاتھ کو لوٹاتی نہیں۔

جواب: فرمایا:

((غَرِّبْهَا))

''پھر اگر تو چاہے تو اس کے بدلے کسی اور سے نکاح کر لے۔''

ایک روایت میں کہ:

((طَلِّقْهَا)) ''اسے طلاق دے دے۔''

وہ کہنے لگا: اے اللہ کے حبیب و خلیل نبی کریم ﷺ مجھے خوف ہے کہ پھر اس کی محبت میں میں پریشان نہ پھروں؟ فرمایا:

((فَاسْتَمْتِعْ بِهَا)) [1] ''پھر اس سے نفع اٹھاتا رہ۔''

اس متشابہ حدیث کے برخلاف بہت سی محکم اور صریح حدیثیں ہیں جن میں بدکار عورتوں سے نکاح کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اب اس حدیث کے مطلب میں بھی بہت سے مسلک ہیں۔ ایک تو یہ کہ ٹٹولنے والے ہاتھ سے مراد صدقہ و خیرات کے لیے پھیلانے والا ہے، نہ کہ فحاشی کے لیے۔ دوسرا مسلک یہ ہے کہ دوام کے بارے میں اس بات کا اثر نہیں، یہ تو زانیہ سے عقد نکاح باندھنے کے بارے میں ہے جو حرام ہے۔ تیسرا یہ کہ اس موقع پر دو فساد تھے۔ ان میں جو ہلکا تھا اُسے منظور کر لیا گیا۔ دیکھیے پہلے تو آپ ﷺ نے طلاق کا حکم دے دیا، لیکن جب دیکھا کہ یہ اس پر فدا ہے تو ڈر لگا کہ کہیں اس کے بعد ان میں بدکاری نہ ہونے لگے جو اس سے بھی بُری چیز ہے اس لیے نکاح کے باقی ہی رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ کیونکہ زنا سے تو بہر حال یہ آسان اور ہلکی چیز ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، ثابت ہی نہیں۔ پانچویں

[1] أخرجه أبوداود/النكاح/النهى عن تزويج من لم يلد من النساء: ۲۰۴۹۔ وأخرجه النسائي/النكاح/ تزويج الزانية: ۳۲۳۰ صحيحٌ/ الألباني

Marfat.com

جماعت کہتی ہے کہ حدیث میں یہ تو ہے ہی نہیں جس سے اس عورت کا زانیہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔ اس میں تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ چھونے والے کے اور اس پر ہاتھ رکھنے والے کے ہاتھ کو نہیں جھٹکتی وغیرہ۔ پس اس میں ایک قسم کی نرمی ہے، نہ یہ کہ وہ بدکار ہو۔ لیکن چونکہ خطرہ ہے کہ کہیں اس سے آگے نہ بڑھ جائے اس لیے اسے الگ کر دینے کا سرکارِ نبوت ﷺ سے حکم ہوا کہ کیوں شک وشبہ میں پڑے؟ جب معلوم ہوا کہ میاں اپنی اس بیوی پر فریفتہ ہیں اور اس کی جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے تو آپ ﷺ نے اس کے روک رکھنے میں ہی مصلحت سمجھی اور اس کو چھوڑ دینے پر ترجیح دی۔ کیونکہ وہ اس کے ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ سے اپنے تئیں نہ بچانے کو مکروہ سمجھتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اسے نکاح باقی رکھنے کو فرمایا۔ ان شاء اللہ سب مسلکوں میں راجح مسلک یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میری مالکہ نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کرا دیا۔ اب وہ ہم دونوں میں جدائی کرنا چاہتی ہے تو شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کر کے فرمایا:

((مَابَالُ أَقْوَامٍ يُزَوِّجُونَ عَبِيدَهُمْ إِمَاءَ هُمْ ، ثُمَّ يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ ، أَلَا إِنَّمَا يَمْلِكُ الطَّلَاقَ مَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)) [1]

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے غلاموں کا نکاح اپنی لونڈیوں سے کر دیتے ہیں، پھر انہیں الگ کر دینا چاہتے ہیں؟ سنو! طلاق اس کے ہاتھ میں جو ران تھامتا ہے۔''

طلاق بائنہ کے بعد:

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھے تیسری طلاق دے دی، اس کے بعد میں نے اور شخص سے نکاح کر لیا، وہ میرے پاس آیا لیکن اس کے پاس مثل کپڑے کے پھندنے کے ہی ہے۔ پس وہ مجھ سے بجز ایک مرتبہ کے قریب ہی نہیں ہوا، نہ وہ کامیابی کے ساتھ کچھ کر سکا ہے، تو کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو گئی؟

[1] أخرجه الدارقطني في كتابه: ((السنن)) ٤/ ٣٧

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ وَتَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ)) ❶

''تُو اپنے اگلے خاوند کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی جب تک دوسرا خاوند تجھ سے لطف اندوز نہ ہو اور تُو اس سے۔''

سوال: نسائی شریف میں ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک عورت کو تین طلاقیں ہو گئیں، اس نے اور شخص سے نکاح کرلیا، وہ وداع کر کے اپنے گھر لے گیا، دروازہ بند کیا، پردے ڈال دیے، پھر دخول سے پہلے ہی طلاق دے دی۔ تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟

جواب: جواب دیا کہ:

((لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتّٰی یُجَامِعَهَا الْآخَرُ)) ❷

''جب تک دوسرا اس سے صحبت نہ کرلے پہلے کے لیے حلال نہ ہوگی۔''

حلالہ ایک ملعون فعل ہے:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ اُدھار لیا ہوا سانڈ کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((هُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ)) ❸

''حلالہ کرنے والا۔ اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور حلالہ کرانے والے پر۔''

ناشکری عورت:

سوال: ایک عورت نبی کریم ﷺ سے نعمتوں کے باوجود ناشکری کرنے والے کی

---

❶ أخرجه البخاری/اللباس/الإزار المهدب: ٥٧٩٢۔ وأخرجه مسلم/النكاح/لاتحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتی تنكح زوجًا غيره...... : ١٤٣٣

❷ أخرجه النسائی/الطلاق/إحلال المطلقة ثلاثا والنكاح الذی يحلها: ٣٤١٥ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه الترمذی/النكاح/ماجاء فی المحلل والمحلل له : ١١٢٠۔ وأخرجه النسائی/ الطلاق/ إحلال المطلقة ثلاثا ومافيه من التغليظ: ٣٤٤٥۔ وأخرجه ابن ماجه: النكاح/المحلل والمحلل له: ١٩٣٤ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

نسبت دریافت کرتی ہے۔

جواب: آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ:

((لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيِّمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا وَ تَعْنُسَ ، فَيَرْزُقُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زَوْجًا ، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ مَالًا وَوَلَدًا ، فَتَغْضَبَ الْغَضْبَةَ فَرَاحَتْ مِنْهُ تَقُولُ : مَارَأَيْتُ مِنْهُ يَوْمًا خَيْرًا قَطُّ)) ❶

''کیا ایسا ناممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے رنڈاپے کے دن اپنے ماں باپ کے گھر جس طرح کاٹ رہی ہو پھر اللہ کریم اس کا جوڑ کہیں لگا دے۔ وہاں اسے مال بھی ملے، اولاد بھی ہو پھر کسی بات پر غصے ہو جائے اور اپنے خاوند سے کہہ دے کہ میں نے تو اس مردود سے کبھی سکھ کی گھڑی نہیں دیکھی۔''

ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا حکم:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں۔

جواب: آپ ﷺ غصہ کی وجہ سے کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے:

((أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ)) ❷

''میری موجودگی ہی میں کتاب اللہ کے ساتھ کھیل ہونے لگا۔''

یہاں تک کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! مجھے حکم دیجیے کہ میں اسے قتل کردوں۔

سوال: سیدنا رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے جو کہ بنو المطلب میں سے تھا اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دے دیں۔ پھر بڑے ہی نادم ہوئے۔ ان سے رسولِ کریم ﷺ نے دریافت فرمایا:

((كَيْفَ طَلَّقْتَهَا؟))

''تو نے طلاقیں کیسے دیں؟''

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٦/٤٥٢

❷ أخرجه النسائی/ الطلاق/ الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ: ٣٤٠١- ضعيف/ الألبانی

Marfat.com

انہوں نے کہا: تین دے دی ہیں۔ فرمایا:

((فِیُ مَجُلِسٍ وَاحِدٍ؟))

''ایک ہی مجلس میں؟''

کہا ہاں! فرمایا:

((إِنَّمَا تِلُكَ وَاحِدَةٌ فَأَرُجِعُهَا إِنُ شِئُتَ)) [1]

''پھر تو یہ تینوں ایک ہی ہیں۔ اگر تو چاہے تو رجوع کر لے۔''

چنانچہ انہوں نے رجوع کر لیا۔ پس سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا مسلک یہی تھا کہ ہر طہر میں ایک طلاق ہو۔ یہ حدیث بروایت مولیٰ ابنِ عباس مسند میں مروی ہے کہ یہی وہ سند ہے جسے امام احمد صحیح مانتے ہیں اور اس سے دلیل لیتے ہیں اور اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی۔

سوال: مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ عبد یزید نے اُمِ رکانہ کو طلاق دے دی اور قبیلہ مزینہ کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ یہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تو مجھے وہی فائدہ دیتا ہے جو فائدہ میرے سر کا یہ بال دے سکتا ہے، تو آپ ﷺ مجھ میں اور اس میں تفریق کرا دیجئے۔

جواب: آپ ﷺ کو حمیت آ گئی اور رکانہ، اس کے بہن بھائیوں کو یعنی عبد یزید کے بچوں کو بلا کر اپنے ہم مجلس سے دریافت فرمایا کہ:

((أَتَرَوُنَ فُلَانًا يُشُبِهُ مِنُهُ كَذَا وَكَذَا مِنُ عَبُدِ يَزِيُدٍ، وَفُلَان يُشُبِهُ مِنُهُ كَذَا وَكَذَا؟))

''بتلاؤ اس سب میں تم عبد یزید کی شبیہ پاتے ہو یا نہیں؟''

سب نے جواب دیا کہ ہاں بے شک یہ اسی کی اولاد ہے۔ آپ ﷺ نے اسی وقت سیّدنا عبد یزید رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((طَلِّقُهَا)) ''تم اسے طلاق دے دو۔''

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۱/ ۲٦۵ صحيحٌ

Marfat.com

انہوں نے دے دی۔ حکم دیا کہ:

((رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ))

''اپنی بیوی اُمِ رکانہ سے رجوع کرلو۔''

انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں تو اُسے تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ عَلِمْتُ، رَاجِعْهَا)) [1]

''مجھے علم ہے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس سے رجوع کرلو۔''

پھر آپ ﷺ نے قرآن کی آیت: ﴿ يَآ يُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ﴾ (الطلاق: ۱) کی تلاوت فرمائی۔ یعنی ''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دے دو تو اُن کی میعادِ عدت میں دو۔

سوال: سنن ابوداؤد میں ایک اور سند سے ابن اسحاق کی متابعت بھی آئی ہے۔ ابنِ اسحاق سے صرف خوفِ تدلیس ہے۔ وہ جب ((حَدَّثَنَا)) کے لفظ سے روایت کرتے ہیں تو وہ خوف بھی جاتا رہا۔ یہی ان کا اپنا فتویٰ ہے اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مذہب بھی دو روایتوں میں سے ایک میں یہی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے یہ صحیح سند سے مروی ہے اور یہ بھی صحت کو پہنچا ہے کہ آپ تینوں کو مانتے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتے تھے۔ یہ بھی اپنی جگہ صحت کو پہنچ چکا ہے کہ اس قسم کی تین طلاقیں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع کے زمانے میں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ ہم اگر مخالفین کی سب کچھ دوراز کار باتیں بھی تسلیم کرلیں تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دستور یہی تھا کہ تین طلاقیں جو ایک ساتھ دی جائیں وہ ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ یہ اور بات ہے کہ آپ ﷺ تک یہ خبر نہ پہنچی ہو۔ گو یہ سخت مشکل ہی نہیں بلکہ قطعاً محال ہے اس لیے کہ آپ ﷺ کی ساری عمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ رہا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک خلافت میں پورے وقت تاحیاتِ صدیق

---

[1] أخرجه أبو داود / الطلاق / نسخ المراجعة بعدا لتطليقات الثلاث: ۲۱۹۶ حسنٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی فتویٰ رہا بلکہ خود رسولِ محترم ﷺ نے بھی یہی فتویٰ دیا جیسے کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔ پس یہ ہے آپ ﷺ کا فتویٰ آپ ﷺ کے اصحاب کا فتویٰ اور ان کا اجماعی طور پر عمل۔ پس معاملہ تو ہاتھ کی طرح صاف اور بالکل واضح ہو گیا جس کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ رہا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی خلافت کے اول زمانے کے بعد تینوں کو تین کر دینا یہ صرف ایسا کرنے والوں کو سزا دینے اور انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے لیے تھا اور پھر تھا بھی آپ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد۔ زیادہ سے زیادہ یہاں بھی ہم مخالفین کی مان کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک مصلحت کی وجہ سے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تینوں کو جاری کر دینے کو فرمایا تھا لیکن اس سے رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ، آپ ﷺ کے زمانے کا عمل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کے بعد پوری خلافتِ صدیقی تک کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل اور خود سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع زمانے کا عمل ترک نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہے حقیقت جو میں نے کھول دی۔ اب جس کا جو جی چاہے کرے اور کہے۔ اللہ توفیق خیر دے۔ ❶

نکاح سے پہلے طلاق کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں اللہ کے سچے رسول ﷺ کہ میں نے زُبان سے نکال دیا ہے: اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس پر تین طلاقیں؟

جواب:

((تَزَوَّجْهَا فَإِنَّهُ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ النِّكَاحِ،)) ❷

''اس سے نکاح کرلو، طلاق نکاح کے بعد دی جا سکتی ہے نہ کہ نکاح سے پہلے۔''

سوال: کیا فرماتے ہیں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ! اس شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے۔

---

❶ أخرجه مسلم/الطلاق/طلاق الثلاث: ١٤٧٢۔ وأخرجه أبوداود/الطلاق/نسخ المراجعات بعدا لتطليقات الثلاث: ٢٢٠٠۔ ابوداؤد کا یہ حوالہ درست نہیں ہے۔ (محمد امین الرحمٰن) وأخرجه النسائی / الطلاق / طلاق الثلاث المتفرقة قبل الدخول بالزوجة: ٦/١٤٥

❷ أخرجه ابن ماجه/الطلاق: ٢٠٤٩۔ وأخرجه الدار قطنی فی کتابه((السنن)) ٤/٣٥ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((طَلَّقَ مَالَا يَمْلِكُ)) [1]

''اس نے اسے طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں ہوا۔''

یہ دونوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں۔

خلع کا بیان:

سوال: ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں کہ اگر میں اپنی عورت سے اپنا دیا ہوا کچھ مال واپس لے کر اسے الگ کر دوں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ)) ''کوئی حرج نہیں۔''

کہا: میں نے اس کے مہر میں دو باغ دیئے، جواب تک اس کے قبضے میں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خُذْهُمَا فَفَارِقْهَا))

''لے لو اور اُسے الگ کر دو۔''

بخاری شریف میں ہے کہ آپ کی بیوی نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تھی اور اُن سے علیحدگی چاہتی تھی۔ کہا کہ میں اپنے خاوند قیس کا کوئی عیب تو نہیں بیان کرتی، نہ وہ اخلاق میں برے، نہ دینداری کے لحاظ سے بد ہیں، ہاں میں مسلمان ہو کر ناشکری کو پسند نہیں کرتی۔

آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا:

((أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ؟))

''پھر کیا تم تیار ہو کہ ان کا باغ انہیں واپس کر دو؟''

کہا: ہاں! میں بالکل تیار ہوں۔ آپ ﷺ نے سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ

((اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً)) [2]

---

[1] أخرجه الدارقطني في كتابه ((السنن)): ۴/ ۱۶

[2] أخرجه أبو داود / الطلاق / في الخلع: ۲۲۲۸۔ ابوداؤد میں یہ الفاظ نہیں مفہوم یہی ہے۔ (محمد امین الرحمٰن) وأخرجه ابن ماجه / الطلاق / المختلعة تأخذ ما أعطاه: ۲۰۵۶۔ صحيح / الألباني

Marfat.com

''باغ قبول کرلو اور اسے طلاق دے دو۔''

ابنِ ماجہ میں ہے کہ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے یہ بھی کہا تھا کہ میرے دِل میں ان کی طرف سے بے حد نفرت ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اپنا باغ واپس لے لیں اور زیادہ نہ لیں۔

نسائی میں ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا۔ ابوداؤد میں بھی ایک ہی حیض کی عدت کا بیان ہے۔

سوال: ابن ماجہ میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فتویٰ منقول ہے کہ:

((أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا ادَّعَتْ طَلَاقَ زَوْجِهَا ، فَجَاءَتْ عَلٰی ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا ، فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ ، وَجَازَ طَلَاقُهُ)) [1]

''عورت جب دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہے اور ایک گواہ بھی پیش کر دے اور گواہ بھی عادل ہو تو اس کے خاوند کو قسم دی جائے گی۔ اگر وہ طلاق نہ دینے کی قسم کھائے تو شاہد کی شہادت باطل ہو گئی اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر جائے تو یہ انکار قائم مقام دوسرے گواہ کے ہے اور طلاق ثابت ہے۔''

اس کے راوی سیّدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں جن سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی صحیح مسلم میں حدیث لائے ہیں۔

ظہار اور لعان:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کا فتویٰ کیا ہے جس نے اپنی بیوی سے کہہ دیا تھا کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے پھر اس کا کفارہ دینے سے پہلے ہی اُس نے اِس سے صحبت بھی کر لی۔

جواب: آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ:

((وَمَا حَمَلَكَ عَلٰی ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟))

---

[1] أخرجه ابن ماجه / الطلاق / الرجل يجحد الطلاق : ۲۰۳۸ ۔ ضعيفٌ / الالباني رحمه الله

Marfat.com

''اللہ تجھ پر رحم کرے تُو نے ایسا کیوں کیا؟''

اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! چاندنی رات تھی، اس کی پنڈلی چمک رہی تھی میں نہ رہ سکا۔ فرمایا:

((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ❶

خبردار! اب قربت نہ کرنا جب تک جو اللہ نے فرمایا ہے، بجا نہ لاؤ۔''

یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے اور زبان سے اگر نکالے تو لوگ اُسے کوڑے لگائیں گے، اگر وہ اُسی وقت اس کا کام تمام کردے تو آپ ﷺ اسے قتل کردیں گے، اگر وہ بالکل ہی خاموش رہے تو ظاہر ہے کہ یہ بات غصہ پی جانے کے قابل نہیں پھر خود ہی دعا کرنا شروع کردی:

((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ)) ❷ ''الٰہی تو فیصلہ فرمایا۔''

اس پر لعان کی آیت اتری اور وہی شخص اس بارے میں مبتلا کیا گیا اور میاں بیوی نے آکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کیا۔

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی کے سیاہ رنگ کا بچہ ہوا ہے اور ہمارے تو خاندان بھر میں کوئی سیاہ رنگ نہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟))

''کیا تیرے ہاں اونٹ ہیں؟''

اس نے کہا: بہت، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه أبوداود/الطلاق/فی الظهار: ۲۲۲۱۔ وأخرجه الترمذی/الطلاق/ماجاء فی المظاهر یواقع قبل أن یُکفر: ۱۱۹۹۔ وأخرجه النسائی/الطلاق/فی الظهار: ۳٤۸۷۔ وأخرجه ابن ماجه/الطلاق/المظاهر یجامع قبل أن یکفر: ۲۰٦۵ حسنٌ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه البخاری/الطلاق/اللعان ومن طلق بعدا للعان: ۵۳۰۸۔ وأخرجه مسلم/ اللعان: ۱٤۹۲ وأخرجه الترمذی/الطلاق/ماجاء فی اللعان: ۱۲۰۲

Marfat.com

((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) ''کس رنگ کے؟''

کہا: سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟))

''ان میں کوئی چت کبرا بھی ہے؟''

کہا: ہاں! پوچھا:

((فَأَنَّى ذٰلِكَ؟)) ''یہ کہاں سے آیا؟''

کہا: ممکن ہے کوئی رگ کھینچ لے گئی ہو، فرمایا:

((فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ)) ❶

''پھر ممکن ہے تیرے لڑکے کو بھی کوئی رگ کھینچ لے گئی ہو۔''

فتاویٰ: لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان آپ ﷺ نے جدائی کا حکم جاری کر دیا۔ اور یہ بھی کہ اب یہ کبھی نہیں مل سکتے۔ عورت مہر لے لے گی۔ اس بچے کی جو اُس کے حمل میں ہے باپ سے نسبت کٹ جائے گی۔ وہ اپنی ماں سے ملا دیا جائے گا۔ جو اس بچے کو یا اس کی ماں کو بدکار کہے اس پر شرعی حد لگے گی۔ اس کے خاوند پر جس نے لعان کیا ہے کوئی حد نہیں۔ نہ اس پر نان ونفقہ اور مکان کا خرچ ہے جب کہ فرقت ہو چکی۔ ❷

سوال: سیّدنا سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے جب تک کہ رمضان شریف نہ گزر جائے۔ ایک رات وہ میری خدمت میں مشغول تھی کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کھل گیا۔ میں بے تاب ہو کر اس پر واقع ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((أَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ)) ''ابو سلمہ تم نے ایسا کیا؟''

میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایسا ہو گیا۔ اب جو اللہ کا حکم ہو میں اسے صبر سے برداشت کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه البخاري/الطلاق/إذا عرّض بنفي الولد: ٥٣٠٥۔ وأخرجه مسلم/اللعان: ١٥٠٠

❷ أخرجه مسلم/اللعان: ١٤٩٢

Marfat.com

((حَرِّرْ رَقَبَةً)) ''ایک غلام آزاد کردو۔''

میں نے کہا: اس اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے کی سوا اپنی گردن کے میں کسی اور گردن کا مالک نہیں۔

فرمایا: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))

''اچھا دو مہینے کے پے در پے روزے رکھو۔''

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! جو ہوا ہے وہ روزے سے ہی ہوا ہے۔ فرمایا:

((فَأَطْعِمْ وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا))

''اچھا ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔''

میں نے کہا: اس کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو سچا نبی بنایا ہے کہ رات بھر میں نے اور میرے سب گھر والوں نے بالکل بھوکوں گزاری ہے۔ ہمارے پاس ایک دانہ اناج کا نہیں۔ فرمایا:

((فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا)) [1]

''اچھا قبیلہ بنی زُریق کے فلاں صاحب کے پاس جاؤ جو سخی مرد ہیں، وہ تجھے دے دیں گے۔ تو ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا اور جو بچے وہ تُو اور تیرے گھر والے کھالیں۔''

میں لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے تمہارے پاس تو تنگی اور برائی پائی لیکن رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور نیک نظر پائی۔ مجھے آپ ﷺ نے بھیجا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اپنا صدقہ مجھے دے دو۔

سوال: سیّدہ خولہ بنت مالک رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے عرض کرتی ہیں کہ ان کے خاوند سیّدنا اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کیا ہے۔ اب وہ شکایت کر رہی ہیں اور نبی

---

[1] أخرجه أبوداود/ الطلاق/ فی الظهار: ٢٢١٣۔ وأخرجه ابن ماجه/ الطلاق/ فی الظهار: ٢٠٦٢۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ٤/ ٣٧ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

کریم ﷺ ہیں کہ انہیں ٹھنڈا کر رہے ہیں۔

جواب: فرماتے جا رہے ہیں کہ:

((اِتَّقِی اللّٰهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ))

''اللہ سے ڈرو علاوہ خاوند کے وہ تیرے چچا کا لڑکا بھی ہے۔''

لیکن وہ برابر آپ ﷺ سے گفتگو جاری رکھتی ہیں یہاں تک کہ ﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ﴾ (مجادله : ۱) سے کئی آیتوں تک نازل ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((يَعْتِقُ رَقَبَةً)) ''وہ ایک غلام آزاد کریں۔''

یہ کہتی ہیں ان کے پاس غلام کہاں؟ فرماتے ہیں:

((فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))

''پھر دو مہینے کے متصل روزے رکھیں۔''

کہا: وہ بہت بوڑھے معمر آدمی ہیں، انہیں روزے رکھنے کی طاقت کہاں؟ فرماتے ہیں:

((فَلْيُطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.))

''پس ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔''

کہتی ہیں ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں جو کسی کو خیرات دیں۔ اسی وقت آپ ﷺ کے پاس ایک بورا کھجور کا آیا اور آپ ﷺ نے انہیں دیا۔ انہوں نے کہا: اچھا ایک بورا کھجوروں کا انہیں میں اپنے پاس سے اور دوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت بہتر جاؤ۔ ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور اپنے چچا کے لڑکے کی طرف لوٹ جاؤ۔ مسند احمد میں ہے کہ سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں واللہ! میرے خاوند اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں سورۂ مجادلہ کے شروع کی آیتیں ہیں۔ میں ان کے گھر میں تھی۔ یہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے۔ مزاج میں سختی اور چڑچڑاپن آ گیا تھا۔ ایک روز کہیں سے آئے، مجھے کچھ کہا، میں نے بھی پلٹ کر جواب دیا۔ بس غصے ہو گئے اور کہہ دیا کہ تو مجھ پر ایسی ہی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ پھر گھر سے چلے گئے۔ دو گھڑی لوگوں میں بیٹھ کر واپس آئے اور مجھ سے خاص بات کرنی چاہی۔ میں نے کہا: نہیں نہیں! واللہ اب یہ نہیں ہونے کا، جب کہ تم اپنی زبان سے اتنی بڑی بات نکال چکے ہو تو اب جب تک رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کا حکم نہ معلوم ہو کچھ نہیں ہو سکتا، لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی۔ مجھ پر زبردستی کرنے لگے اور دبوچ لیا۔ آخر آپ جانیے وہ تھے تو کمزور بڑی عمر کے، میں نے بھی پوری طاقت سے دھکا دے کر گرا دیا اور جھٹ گھر سے نکل کر پڑوس سے کپڑا مانگ رسول اللہ ﷺ کے گھر پہنچی۔ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر سارا واقعہ بیان کیا اور ان کی بدخلقی کی شکایت کرنے لگی۔ آپ ﷺ مجھے سمجھانے لگے کہ:

((یَاخُوَیْلَةُ ابْنُ عَمِّكِ شَیْخٌ كَبِیْرٌ ، فَاتَّقِی اللّٰهَ فِیْهِ))

''اے خولہ! یہ تیرے چچا کے لڑکے ہیں، بوڑھے ہیں، اللہ سے ڈر جا، ان کا خیال کر۔''

میں بھی آپ ﷺ سے کہتی سنتی ہی رہی یہاں تک کہ قرآن اترنا شروع ہوا جو حالت بوقت وحی آپ ﷺ کی ہو جاتی تھی وہی ہو گئی۔ وحی ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((یَا خُوَیْلَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْكِ وَفِیْ صَاحِبِكِ))

''خولہ تیرے اور تیرے خاوند کے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے ﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ سے وَلِلْكَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾ تک پڑھ کر سنایا اور فرمایا:

((مُرِیْهِ فَلْیُعْتِقْ رَقَبَةً .)) [1]

''اسے کہو کہ ایک غلام آزاد کریں (وغیرہ جو تقریباً اوپر بیان ہو چکا۔)''

ابنِ ماجہ میں سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں یہ بھی ہے کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ میرا شباب کھا گئے، میرا پیٹ نچوڑ لیا، جب میں بڑھیا ہو گئی، اولاد ہونا بند ہو گئی تو جھٹ سے مجھے ماں کے برابر کہہ کر مجھ سے ظہار کر لیا۔ میرا شکوہ تیری طرف ہے الٰہی! میں تیری عدالت میں فریادی ہوں، یہی چیخ پکار کرتی رہیں، حتی کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیتیں لے کر اترے۔

عدت سے متعلق فتوے:

سوال: سیّدہ سُبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کے انتقال پر جب کہ انہیں بچہ تولد ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔

[1] أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٦/ ٤١٠ـ وأخرجه أبوداود/ الطلاق/ فی الظهار: ٢٢١٤ـ

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ ہوتے ہی تم عدت سے نکل گئی۔ اب اگر تم چاہو تو اپنا نکاح بھی کر سکتی ہو۔ بخاری شریف میں ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ کا یہ فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے آپ ﷺ نے بچہ ہو جانے کے بعد نکاح کر لینے کا فتویٰ دیا ہے۔ [1]

سوال: سیّدہ اُمِ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں۔ حالتِ حمل میں ایک روز اپنے خاوند سے کہنے لگیں کہ صرف میرا دِل بہلانے کے لیے مجھے ایک طلاق دے دیجیے۔ انہوں نے دے دی۔ پھر نماز کے لیے گئے۔ آئے تو یہاں بچہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہنے لگے تو نے میرے ساتھ دھوکہ کیا، اللہ تجھ سے دھوکہ کرے۔ پھر آ کر رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَبَقَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، أُخْطُبْهَا إِلَى نَفْسِهَا)) [2]

''اب کیا ہو سکتا ہے؟ کتاب اپنے وقت کو پہنچ چکی ہے۔ اب تو منگنی کا پیغام بھیجو اور قبول کرے تو نکاح کر سکتے ہو۔''

سوال: سیّدہ فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے پوچھتی ہیں کہ ہمارے غلام بھاگ گئے تھے، ان کے ڈھونڈنے کے لیے میرے خاوند گئے۔ علاقہ قدوم کے پاس وہ انہیں مل گئے، لیکن سب نے مل کر انہیں قتل کر ڈالا، مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں، میرے خاوند نے میرے رہنے سہنے کا کوئی مکان بھی نہیں چھوڑا، نہ کھانے پینے کی کوئی چیز چھوڑی ہے۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ)) ''ہاں! تم جا سکتی ہو۔''

---

[1] أخرجه البخاري/الطلاق/قوله تعالىٰ: ﴿وأولات الأحمال أجلهن......﴾: ٥٣١٩۔ وأخرجه مسلم/الطلاق/انقضاء عدة التوفى عنها زوجها وغيرها: ١٤٨٤۔ وأخرجه النسائي/الطلاق/عدة الحامل المتوفى عنها زوجها إذا وضعت: ٣٥٣٦۔ وأخرجه ابن ماجه/الطلاق/الحامل المتوفى عنها زوجها إذا وضعت......حلت: ٢٠٢٩

[2] أخرجه ابن ماجه/الطلاق/المطلقة الحامل إذا وضعت ذا بطنها بانت: ٢٠٢٦ صحيح/ الألبانيؒ

Marfat.com

جب وہ لوٹ کر حجرے میں یا مسجد میں پہنچیں تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا یا بلوایا اور فرمایا:

((کَیْفَ قُلْتِ؟)) ''تم نے کیا پوچھا تھا؟''

انہوں نے دوبارہ اپنا سوال دُہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اُمْکُثِیْ فِیْ بَیْتِكِ ، حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ أَجَلَهٗ.)) ❶

''اپنے گھر میں ٹھہری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔''

چنانچہ انہوں نے وہیں چار ماہ دس دن گزار دیئے۔ سیّدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں آپ نے قاصد بھیج کران سے اس فتوے کو دریافت کیا تو انہوں نے کہہ سنایا۔ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اسی کا اتباع کیا اور اسی پر فیصلہ صادر فرمایا۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، سنن میں موجود ہے۔

فتاویٰ: نسائی میں ہے کہ سیّدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی اور جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی نے جب اپنے خاوند سے خلع لیا تو انہیں رسول کریم ﷺ نے ایک حیض تک عدت گزارنے کو فرمایا اور حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں میں چلی جائیں۔ ❷

فتاویٰ: ترمذی میں ہے کہ سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حیض کی عدت بتلائی۔ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں خلع کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حیض عدت میں رہنے کو فرمایا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اسے صحیح بتلاتے ہیں۔ ❸

فتاویٰ: نسائی اور ابنِ ماجہ میں ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا۔ پھر میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور دریافت کیا کہ مجھ پر کتنی عدت ہے؟ آپ نے فتویٰ دیا

---

❶ أخرجه أبوداود/ الطلاق/ فی المتوفی عنها تنتقل: ۲۳۰۰۔ وأخرجه الترمذی/ الطلاق/ ماجاء أنی تعتد المتوفی عنها زوجها: ۱۲۰۴۔ وأخرجه النسائی/ الطلاق/ مقام المتوفی عنها زوجها فی بیتها حتی تحل: ۳۵۲۸۔ وأخرجه ابن ماجه/ الطلاق/ أین تعتد المتوفی عنها زوجها: ۲۰۳۱ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه النسائی/ الطلاق/ عدة المختلعة: ۳۴۹۷۔ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه أبوداود/ الطلاق/ فی الخلع: ۲۲۲۹۔ وأخرجه الترمذی/ الطلاق/ ماجاء فی الخلع ۱۱۸۵

Marfat.com

کہ کوئی عدت نہیں، لیکن صرف اس صورت میں کہ تو اس سے قریب کے زمانے میں ملی ہو۔ پس تو اس کے پاس ٹھہری رہ۔ یہاں تک کہ ایک حیض آجائے۔ کہتی ہیں کہ آپ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی اطاعت کی جو آپ نے سیدہ مریم مغالیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا تھا جو سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں اور ان سے خلع لیا تھا۔ ❶

ثبوتِ نسب:

سوال: سیدنا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما ایک لڑکے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے پاس جھگڑا لے گئے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا تو یہ دعویٰ تھا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھے وصیت کی ہے کہ یہ ان کا لڑکا ہے۔ اس کی صورت تو دیکھیے۔ عبد بن زمعہ کا قول تھا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر تولد ہوا ہے۔ ان کی لونڈی کے پیٹ سے ہے۔

جواب: آنحضرت ﷺ نے اس کی شبیہ بعینہٖ عتبہ سے ملتی جلتی پائی۔ پھر فرمایا:

((هُوَ لَكَ يَاعَبْد ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ، وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ.))

''اے عبد! یہ تیرا بھائی ہے، اسے لے جا۔ سنو! بچہ اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ اور زانی کے لیے تو پتھر ہی ہیں۔ اے سودہ! تم اس سے پردہ کرنا۔''

پس سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے تو آخری دم تک اس کی شکل ہی نہ دیکھی۔ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ أَخُوكَ يَاعَبْدُ)) ❷

''اے عبد! یہ تیرا بھائی ہے۔''

---

❶ أخرجه النسائی/الطلاق/عدة المختلعة: ۳۴۹۷۔ وأخرجه ابن ماجه/الطلاق/عدة المختلعة: ۲۰۵۸ صحیح / الألبانیؒ

❷ أخرجه البخاری /البیوع/شراء المملوك من الحربی وهبته وعتقه: ۲۲۱۸۔ وأخرجه مسلم/ الرضاع/ الولد للفراش ،وتوقی الشبهات: ۱۴۵۷

Marfat.com

سوال: نسائی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَاسَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ))

''اے سودہ! تو اس سے پردہ کر، یہ تیرا بھائی نہیں۔''

مسند احمد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ ، وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ))

''میراث تو اس کی ہے لیکن اے سودہ! تو اس سے پردہ کر، کیونکہ یہ تیرا بھائی نہیں ہے۔''

پس آپ ﷺ کا حکم اور فتویٰ یہی ہے کہ بچہ صاحب فراش کو ملے گا کیونکہ فراش کے عمل کا موجب یہی ہے اور اس کی مشابہت عتبہ سے بالکل ظاہر تھی۔ اس لیے سیّدنا سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کرنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے ان سے فرمادیا کہ:

((لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ)) [1] ''یہ تیرا بھائی نہیں۔''

ہاں! میراث کے بارے میں بھائی قرار دیا۔ آپ ﷺ کے فتوے میں ضمناً یہ بات بھی ہے کہ لونڈی فراش ہے اور احکام ایک ہی واقعہ میں شبہ کی وجہ سے جدا گانہ ہوسکتے ہیں، جیسے کہ رضاعت میں ان کے حصے ہوتے ہیں اور اس کے ثبوت میں بھی اس سے حرمت اور محرمیت ثابت ہو جائے گی، لیکن میراث اور نفقہ ثابت نہیں۔ ان دونوں میں وہ لڑکے کے حکم میں نہیں اور جیسے کہ ولد الزنا کہ وہ حرمت میں لڑکے کا حکم رکھتا ہے لیکن ورثے کے بارے میں اس کا یہ حکم نہیں اور یہ بھی کہ اس کی مثالیں بے شمار ہیں پس لازمی ہے کہ اس حکم اور فتویٰ کو یوں ہی تسلیم کرلیا جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق خیر عنایت فرمائے، آمین۔

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه النسائي / الطلاق / إلحاق الولد بالفراش إذا لم ينفه صاحب الفراش : ٣٥١٥

Marfat.com

اٹھارھواں باب

اموات اور میت پر سوگ سے متعلقہ مسائل

عدت والی پر شرعی پابندیاں:

سوال: ایک عورت آپ ﷺ سے سوال کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ وہ عدت گزار رہی ہے، اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، کیا ہم سرمہ لگا دیں؟

جواب: آپ ﷺ نے دو تین بار منع فرمایا:

((لَا)) ① ''نہیں۔''

سوال: نبی کریم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ ہاں! اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے، نہ سرمہ لگائے، نہ خوشبو ملے، نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے، ہاں! جب غسل حیض سے فارغ ہو تو قسط یا اظفار کا ٹکڑا رکھ سکتی ہے۔ ②

سوال: ابوداؤد اور نسائی میں ہے:

((وَلَا تَخْتَضِبُ)) ''مہندی بھی نہ لگائے۔''

نسائی میں ہے:

((وَلَا تَمْتَشِطُ))

---

① أخرجه البخاری/ الطلاق/ مراجعة الحائض: ٥٣٣٦۔ وأخرجه مسلم/ الطلاق/ وجوب الإحداد فی عدة الوفاة وتحريمه فی غير ذلك: ١٤٨٩

② أخرجه البخاری/ الطلاق/ القسط للحادة عند الطهر: ٥٣٤١۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)) : ٥/ ٨٥۔ وأخرجه أبوداود/ الطلاق/ فيما تجتنب المعتدة فی عدتها: ٢٣٠٢۔ وأخرجه النسائی/ الطلاق/ ماتجتنب الحادة من الثياب المصبغة: ٣٥٦٤۔ وأخرجه ابن ماجه/ الطلاق/ هل تحد المرأة على غير زوجها: ٢٠٨٧

Marfat.com

''کنگھی، چوٹی وغیرہ نہ کرے۔''

مسند احمد میں ہے:

((لَا تَلْبَسِ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ ، وَلَا الشَّقَةَ الْمُمَشَّقَةِ ، وَلَا الْحُلِيِّ ، وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ)) ❶

''زرد رنگ کا کپڑا نہ پہنے اور دمشقہ پہنے، نہ زیورات پہنے، نہ مہندی لگائے، نہ سرمہ لگائے۔''

سوال: سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی آنکھوں پر سرمہ لگا کر آئیں۔ اُس وقت وہ اپنے خاوند سیّدہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی فوتگی کی عدت میں تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((مَاهٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ؟.))

''اُمّ سلمہ! یہ کیا ہے؟''

کہا: یہ ایلوا ہے، اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا:

((إِنَّهُ يَشِبُّ الْوَجْهَ ، فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ ، وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ ، وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ))

''یہ چہرے کو بارونق بنا دیتا ہے۔ صرف رات کو لگا لیا کرو۔ سر خوشبودار تیل سے نہ گوندھو، مہندی نہ لگاؤ وہ خضاب ہے۔''

تو پوچھا کہ پھر کس چیز سے صاف کروں؟ فرمایا:

((بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ))

''بیری کے پتوں سے اپنے سر پر لیپ کر لیا کرو۔''

اور ابوداؤد میں ہے:

((فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيهِ بِالنَّهَارِ)) ❷

---

❶ وأخرجه أبوداود/الطلاق/فيما تجتنب المعتدة فى عدتها: ٢٣٠٢۔ وأخرجه النسائى/ الطلاق ماتجتنب الحادة من الثياب المصبغة: ٣٥٦٤

❷ أخرجه أبوداود/الطلاق/فيما تجتنبه المعتدة فى عدتها: ٢٣٠٥۔ وأخرجه النسائى/ الطلاق الرخصة للحادة تمشط بالدر: ٦/ ٢٠٤ ضعيفٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''رات کو لگا لو، دن کو دھولو۔''

سوال: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ رضی اللہ عنہا نے اپنی طلاق کی عدت میں رسولِ کریم ﷺ سے اپنے باغ کے درختوں سے کھجوریں اُتارنے کے لیے جانے کی اجازت طلب کی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَجُدِّیْ نَخْلَكِ ، فَإِنَّكِ عَسٰی أَنْ تَصَدَّقِیْ أَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا)) [1]

''ہاں! کھجوریں اتار لاؤ، ممکن ہے صدقہ دو یا اور کوئی نیک کام کرو۔''

عدت والی کے لباس اور کھانے کی بابت فتاویٰ:

عورتوں کے حقوق کے بارے میں احادیث میں اتنی بات تو ثابت ہے کہ مرد کو اپنی استطاعت کے مطابق ہر طرح کی سہولت اور آسائش بہم پہنچانی چاہیے، جو خود کھائے وہ اس کو کھلائے، جو خود پہنے وہ اس کو پہنائے، لیکن اس کا متعین نفقہ کیا ہے اس کی تصریح حدیث کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا تعلق کئی چیزوں سے ہے۔ مثلاً یہ کہ مرد کی استطاعت کیا ہے۔ عرف و رواج کیا کہتا ہے یا یہ کہ عورت کا معاشرتی درجہ کس معیارِ نفقہ کا متقاضی ہے۔ قرآنِ حکیم نے ﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ کہہ کر بات ختم کر دی ہے۔ معروف کا اطلاق ان تینوں پہلوؤں پر ہوتا ہے۔ نفقہ چاہے کچھ ہو۔ زندگی کا اسلوب بہر حال اس انداز کا ہونا چاہیے کہ دونوں مطمئن ہوں۔ دونوں خوش ہوں اور دونوں مل جل کر زندگی کی ذمہ داریوں کو سنبھال رہے ہوں۔

سوال: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند نے طلاقِ بتہ دی۔ انہوں نے عدالتِ محمدی میں مکان اور خرچ کا دعویٰ کر دیا لیکن وہاں سے خارج کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ:

جواب: ((یَابِنْتَ آلِ قَیْسٍ ، إِنَّمَا السُّکْنٰی وَالنَّفَقَةُ عَلٰی مَنْ کَانَتْ لَهٗ رَجْعَةٌ)) [2]

''مکان اور خوراک کی مستحق وہ مطلقہ عورت ہے جس سے رجوع کا حق باقی ہو۔''

---

[1] أخرجه مسلم/الطلاق/جواز خروج المعتدة البائن والمتوفى……: ١٤٨٣

[2] أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٦/٤١٥

Marfat.com

سنن میں بھی ایسے ہی الفاظ ہیں:

((إِنَّمَا النَّفَقَةُ السُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا مَا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنٰى)) ❶

مسلم شریف میں ان سے مروی ہے کہ میرے خاوند نے مجھے بتہ طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے نہ میرے لیے مکان کا حق رکھا اور نہ ہی خوراک کا۔ جب حق رجعت نہیں تو مکان اور خوراک بھی نہیں۔ انہیں تیسری طلاق ملی تھی۔ ان کے خاوند ابوعمرو بن حفص، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے تھے، وہیں سے ایک طلاق آخری جو باقی تھی بھجوا دی۔ عیاش بن ربیعہ اور حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ اسے خرچ دے دیں، لیکن ان دونوں نے کہا کہ یہ خرچ کی مستحق اُس وقت تھیں جب حمل سے ہوتیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ نے یہی فیصلہ دیا:

((لَا نَفَقَةَ لَكِ)) ''تم خرچ کی مستحق نہیں۔''

پھر انہوں نے آپ ﷺ سے مکان کی تبدیلی کی درخواست کی؟ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ اُس نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کہاں جاؤں؟ فرمایا:

((عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ)) ❷

''اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے ہاں۔''

وہاں کبھی کپڑے اتارے ہوئے ہوں تو بھی حرج نہیں۔ اس لیے کہ اُن کی آنکھیں نہیں۔ ان کی عدت پوری ہو جانے کے بعد آپ ﷺ نے انہیں سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ مروان نے اپنے زمانے میں ان کے پاس اس واقعہ کی تحقیق کے لیے قبیصہ بن ذویب کو بھیجا۔ انہوں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے کہا: ہم یہ واقعہ صرف ایک عورت کی زبانی ہی سُن رہے ہیں۔ پھر ہم اس بچاؤ کے طریقے کو کیسے چھوڑ دیں جس پر ہم نے سب کو پایا ہے؟ جب مروان کی یہ بات سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوئی تو آپ

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٦/ ٤١٧

❷ أخرجه مسلم/ الطلاق/ المطلقة البائن لا نفقة لها: ١٤٨٠

Marfat.com

نے فرمایا: آؤ میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ جنابِ باری کا فرمان ہے: ﴿ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ.....الخ ﴾ (الطلاق) فرمانے لگیں "یہ اس کے لیے ہے جسے مراجعت کا موقعہ ہو لیکن تین طلاقوں کے بعد تو کوئی نیا کام ہونے کی امید ہی نہیں۔

فتاوی: نبی کریم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ مردوں پر عورتوں کا حق ہے کہ دستور کے مطابق اچھی طرح کھلائیں پلائیں، پہنائیں اوراڑھائیں۔ ①

سوال: یارسول اللہ ﷺ! آپ عورتوں کے بارے میں ہمیں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: فرمایا:

((أَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ ، وَلَا تَضْرِبُوْهُنَّ ، وَلَا تُقَبِّحُوْهُنَّ)) ②

"جو خود کھاؤ، اُس میں سے انہیں بھی کھلاؤ، جو خود پہنو، اُس میں سے انہیں بھی پہناؤ، انہیں چہرے پر نہ مارو (کہ بدشکل نہ ہو جائیں)، اُن سے گالی گلوچ نہ کرو۔"

سوال: سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ آپ ﷺ سے پوچھتی ہے کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، جو مجھے اور میرے بچوں کو کفایت کر سکے، اتنا دیتا نہیں۔ ہاں! اس کی بے خبری میں میں لے لوں تو اور بات ہے۔

جواب: فرمایا:

((خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ مَايَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ)) ③

"مطابق دستور جو تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو اتنا لے لیا کر۔"

اس فتوے میں بہت سے اُمور ضمناً آ گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورت کے لیے کوئی نفقہ مقرر

---

① أخرجه أبوداود/المناسك/صفة حجة النبی ﷺ: ۱۹۰۵۔ وأخرجه الترمذی/تفسیر القرآن/ ومن سورة التوبة: ۳۰۸۷۔ وأخرجه ابن ماجه/الحج/حجة رسول الله ﷺ: ۳۰۷۴

② أخرجه أبوداود/النكاح/فی حق المرأة علی زوجها: ۲۱۴۴۔ وأخرجه مسلم/ الحج/ حجة النبی ﷺ: ۱۲۱۸

③ أخرجه البخاری/النفقات/قوله تعالی: ﴿وعلی الوارث مثل ذلك......﴾: ۵۳۷۰۔ وأخرجه مسلم/الأقضية /قضية هند: ۱۷۱۴

Marfat.com

نہیں ۔ یہ دستور کے مطابق ہوگا، اس کا اندازہ کوئی مقرر نہیں ۔ نہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اس کا کوئی تقرر رہوا، نہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں، نہ تابعین کے نہ تبع تابعین رحمہم اللہ کے دور میں دوسرے یہ کہ خرچ بیوی کا بھی بچے کے خرچ کی قسم میں سے ہے ۔ دونوں اچھائی سے چلن اور دستور کے مطابق ہوں گے ۔ تیسرے یہ کہ اولاد کا خرچ صرف باپ پر ہے ۔ چوتھے یہ کہ خاوند بیوی کو، باپ اولاد کو جب حسب دستورِ زمانہ وسعت خرچ نہ دے تو یہ اپنی حاجت کے مطابق لے سکتے ہیں ۔ پانچویں یہ کہ جب تک عورت اپنی حاجت کے مطابق نان ونفقہ خاوند کے کسی مال سے کسی طرح لے سکتی ہے اسے اختیارِ فسخ نہیں ۔ چھٹے یہ کہ یہ حقوق، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر نہیں فرمائے، اُن کا فیصلہ عرف اور دستور اور حالت پر چھوڑا ہے ۔ ساتویں یہ کہ شکایت کرنے والا جب کسی کی بات بیان کرے تو وہ غیبت میں داخل نہیں، ہ وہ اس سے گنہگار رہوتا ہے، نہ سننے والے پر کوئی گناہ ہے ۔ آٹھویں یہ کہ جس شخص پر دوسرے کا کوئی واجبی حق ہو اور اس کے سبب، ثبوت بھی بالکل ظاہر ہو تو اُس مستحق کو حق ہے کہ جب قدرت پائے جس پر اس کا حق ہے اس کا ہاتھ تھام لے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندہ کو حکم دیا ۔

یہی بات رسول اللہ ﷺ کے اس حکم سے بھی ثابت ہوتی ہے جو ابوداؤد میں ہے:

((لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ مَحْرُوْمًا كَانَ دَيْنًا عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)) [1]

”مہمانی کی رات ہر مسلمان پر فرض ہے، جس کے ہاں کوئی مسافر آئے اور صبح تک کھانے سے محروم رہے تو یہ اس کا فرض اس پر ہے، اگر چاہے وصول کرے چاہے چھوڑ دے۔“

اور روایت میں ہے:

((مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يُقْرُوْهُ ، فَإِنْ لَمْ يُقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ

[1] سنن ابی داؤد، كتاب الأطعمة، باب ما جاء فی الضيافة، ح: ٣٧٥٠ـ صحيحٌ/ الألبانیؒ ومسند احمد: ٤/ ١٣٠.

Marfat.com

بِمِثْلِ قِرَاهُ)) ❶

''جو شخص کسی قوم کا مہمان ہے، ان پر اس کی ضیافت ضروری ہے۔ اگر وہ اسے نہ کھلائیں تو یہ بقدر اپنی مہمانی کے انہیں سزا دے سکتا ہے۔''

الغرض مہمان بھی اپنا حقِ مہمانی جبراً وصول کر سکتا ہے۔ ہاں! اگر سبب، ثبوت ظاہر نہ ہو تو اسے یہ حق حاصل نہیں جیسے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((أَدِ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)) ❷

''جو تجھ سے امانت داری کرے تو بھی اس سے امانت داری کر اور جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔''

سوال: ایک عورت رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بعض عورتوں نے میرے مردوں پر میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا تو کیا مجھے اجازت ہے کہ اسلام میں ان کے نوحے کا ساتھ دوں اور بدلہ اُتار دوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ ، وَلَا شِغَارَ ، وَلَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ ، وَلَا جَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ ، وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا)) ❸

''سنو! اسلام میں اسعاد نہیں ہے۔ اسلام میں شغار نہیں ہے۔ ((اسعاد)) کہتے ہیں مصیبت کے نوحے میں دوسری عورتوں کی مدد کرنا۔ ((شِغار)) کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کے لڑکے کے نکاح میں دینی کرے۔ اس شرط پر کہ دوسرا اپنی بیٹی اس کے بیٹے کے نکاح میں دے (اور یہی تبادلہ ایک دوسرے کا مہر ہو) ((عَقْر)) کہتے ہیں قبروں پر جانور ذبح کرنے کو۔ ((جَلَب)) کہتے ہیں گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے بھگانے کے لیے شور مچانے کو۔

---

❶ مسند الامام احمد: ٤/ ١٣١۔ صحیحٌ۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی الرجل یأخذ حقه من تحت یده، ح: ٣٥٣٤، ٣٥٣٥۔ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه النسائی/الجنائز/النیاحة علی المیت، ح: ١٨٥٢۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ٣/ ١٩٧

Marfat.com

((جَنَب)) کہتے ہیں گھڑ دوڑ کے میدان میں اپنے گھوڑے کے ساتھ دوسرا گھوڑا رکھ لینے کو جب یہ پہلا تھک جائے تو اس پر سواری کر لی جائے۔''

پرورش اور اس کے مستحق کے بارے میں فتاویٰ:

(پرورش کے بارے میں آپ ﷺ کے پانچ فیصلے ہیں:)

ایک تو یہ کہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپ ﷺ نے ان کی خالہ کی پرورش میں دیا جو سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں اور فرمایا بھی کہ:

((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ)) ❶

''خالہ قائم مقام ماں کے ہے۔''

پس ثابت ہوا کہ خالہ گویا ماں ہے، گو اس نے نکاح بھی کر لیا ہو، تاہم پرورش اسی کی رہے گی جب کہ اس کی بھانجی بچپن کی عمر میں ہو۔

دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ ایک صاحب اپنے نابالغ چھوٹے بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ اس کی ماں بھی ساتھ تھی، دونوں میں اس کی بابت جھگڑا تھا۔ آپ ﷺ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری جانب بٹھایا اور بچے کو ان دونوں میں سے ایک کے پاس چلے جانے کو فرمایا اور دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ)) ❷

''الٰہی! اسے بھلی راہ دکھا۔''

چنانچہ بچہ ماں کے پاس چلا گیا۔ یہ حدیث مسند احمد میں ہے۔

تیسرا فیصلہ یہ ہے کہ سیّدنا رافع بن سنان رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے، ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی ایک لڑکی تھی جس کا دودھ چھٹا ہی تھا یا اس کے قریب عمر تھی۔ ماں اسے اپنی پرورش میں لینا چاہتی تھی اور باپ اپنی پرورش میں۔ رسول اللہ ﷺ

---

❶ أخرجه أبوداود/الطلاق/من أحق بالولد: ۲۲۷۸۔ وأخرجه الترمذی/البر والصلة/ماجاء فی برالخالة: ۱۹۰٤ صحیح/ الألبانی

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٥/٤٤٦

Marfat.com

نے دونوں کو ایک ایک کونے میں الگ الگ بٹھا کر فرمایا کہ:

((أُدْعُوَاهَا)) ''تم اسے بلاؤ۔''

جس کے پاس یہ آجائے اسی کی پرورش میں رہے۔ چنانچہ دونوں نے بلایا۔ بچی اپنی ماں کی طرف جھکی۔ آپ ﷺ نے اس کی ہدایت کی دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا)) ❶

تو وہ اپنے باپ کی طرف مائل ہوگئی اور انہوں نے لے لیا، یہ حدیث بھی مسند میں ہے۔

چوتھا فیصلہ یہ ہے کہ سرکارِ نبوت میں ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرا خاوند میرے لڑکے کو لے جانا چاہتا ہے۔ وہی ابو عتبہ کے کنوئیں سے مجھے پانی لا کر دیتا ہے اور بھی مجھے نفع پہنچاتا رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِسْتَهِمَا عَلَيْهِ))

''دونوں اس پر قرعہ ڈال لو۔''

اس پر باپ بگڑ کر بکنے لگا کہ کون ہے جو مجھ سے میرے بچے کو دور کرے؟ آپ ﷺ نے اس بچے کو فرمایا:

((هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهٖ أُمُّكَ ، فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ)) ❷

''یہ ہے تیرا باپ اور یہ ہے تیری ماں، ان میں سے جس کا چاہے ہاتھ تھام لے۔''

اس نے ماں کی انگلی تھام لی اور وہ اسے لے گئی۔

پانچواں فیصلہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آکر کہتی ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، میرا پیٹ اس کا برتن ہے، میری چھاتی اس کی مشک ہے۔ میری گود اس کا گہوارہ ہے۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتِ أَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْكِحِيْ)) ❸

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ٥/٤٤٦

❷ أخرجه أبو داود / الطلاق / من أحق بالولد : ٢٢٧٧ صحيحٌ / الألبانى

❸ أخرجه أبو داود / الطلاق / من أحق بالولد : ٢٢٧٦ حسنٌ / الألبانى

Marfat.com

"جب تک تو نکاح نہ کر لے، اس کی زیادہ حق دار تو ہی ہے۔"

یہ حدیث ابوداوٗد میں مذکور ہے۔ پس یہ کل پانچ فیصلے اور فتاویٰ، حضانت اور بچوں کی پرورش کے بارے میں ایسی صورتوں میں ہیں۔ انہی پر پرورشِ اولاد کے تمام احکام کا دارو مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم نیک توفیق اور اصابت رائے کے طالب ہیں۔

قصاص وغیرہ کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ:

سوال: رسول اللہ ﷺ کا اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو کسی کو قتل کرنے کا حکم دے؟ اور اُس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو کسی کو قتل کر دے؟

جواب: فرمایا:

((قُسِمَتِ النَّارُ سَبْعِيْنَ جُزْأً ، فَلِلْآمِرِ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ ، وَلِلْقَاتِلِ جُزْءٌ وَّحَسْبُهُ)) [1]

"عذابِ دوزخ کے ستر حصے ہیں جن میں سے ایک کم ستر کو حکم دینے والے کے لیے اور ایک قتل کرنے والے کے لیے۔"

سوال: یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ))

"اسے لے جا اور جیسے اس نے تیرے بھائی کو قتل کیا ہے، تو بھی اسے قتل کر ڈال۔"

باہر جا کر وہ کہنے لگا: اے شخص! اللہ سے ڈر، مجھے معاف کر۔ اس میں تجھے بڑا اجر ملے گا اور قیامت کے دن بھی تیرے حق میں بہتر ہی ہو گا، اس نے اسے معاف کر دیا اور آ کر آنحضرت ﷺ کو بھی خبر دی کہ اس طرح اس نے کہا اور میں نے اس سے درگزر کر لیا۔ آپ ﷺ نے اسی قاتل سے فرمایا:

((أَمَا إِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُوْلُ :يَارَبِّ

[1] أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)) : ٥/ ٣٦٢

Marfat.com

سَلْ هٰذَا : فِيْمَ قَتَلَنِيْ)) ❶

''یہ اس سے بہتر ہوا کہ قیامت کے روز وہ اپنے خون کا دعویٰ کرتا اور کہتا کہ الٰہی اس سے پوچھ تو سہی کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھے تلوار مار کر میرے دونوں بازو کاٹ دیئے لیکن جوڑ سے نہیں کٹے۔

جواب: آپ ﷺ نے اُسے دیت دینے کا حکم دیا۔ اس نے کہا میں تو قصاص چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خُذِ الدِّيَةَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا)) ❷

''دیت لے لے۔ اللہ تجھے برکت دے گا۔''

اور آپ ﷺ نے قصاص کا فرمان نہیں دیا۔

فتویٰ: دار قطنی میں رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ ہے کہ جب ایک شخص پکڑے رہے اور دوسرا قتل کر دے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑ رکھنے والے کو قید کیا جائے گا۔ ❸

فتویٰ: ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اسے کچل دیا۔ وہ مر گئی۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسی طرح دو پتھروں کے درمیان اس کا سر بھی کچل کر اسے مار ڈالا جائے۔ ❹

فتویٰ: جو قتل مشابہ ہو قصداً قتل کرنے کے اس کی دیت بھی آپ ﷺ نے سخت رکھی، مثل قتل عمد کے، ہاں یہ قاتل قتل نہ کیا جائے گا۔ ❺

فتویٰ: جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اور بوجہ کسی ضرب کے وہ گر پڑے اس کی بابت

---

❶ أخرجه النسائی/ القسامة/ ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل: ٤٧٣٥ ـ ضعيفُ الْاَسْنَاد/ الألبانیؒ

❷ أخرجه ابن ماجه/ الديات/ مالا قود فيه: ٢٦٣٦ ضعيفٌ/ الألبانیؒ

❸ أخرجه الدارقطنی فی كتابه: ((السنن)): ٣/ ١٤٠

❹ أخرجه البخاری/ الديات/ من أقاد بالحجر: ٦٨٧٩ ـ وأخرجه مسلم/ القسامة/ ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغيرة: ١٦٧٢

❺ أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ٢/ ١٨٣ ـ وأخرجه أبو داود/ الديات/ ديات الأعضاء: ٤٥٦٥

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ ایک گردن دی جائے غلام ہو یا لونڈی۔ ❶

فتویٰ: جو قتل خطا مشابہ قتل عمد ہو، اس کی دیت آپ ﷺ نے سو اونٹ مقرر فرمائی، ان میں چالیس گابھن اونٹنیاں ہیں۔ ❷

فتویٰ: نبی کریم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ مسلمان کافر کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ ❸

فتویٰ: آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ باپ کو بیٹے کے قتل کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ ❹

فتویٰ: نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ عورت کی دیت اُس کے عصبہ لیں گے جو بھی ہوں ہاں! ورثہ وہ نہ پائیں گے، بجز اس کے جو وارثوں میں سے بچ رہے۔ اگر عورت قتل کر دے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے ذمے ہے، وہی اس کے قاتل کو قتل کرنے کے حق دار ہیں۔ ❺

فتویٰ: نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ حاملہ عورت اگر کسی کو عمداً قتل کر دے تو اسے قتل نہ کیا جائے گا، جب تک کہ اسے بچہ نہ ہو جائے اور بچے کی کفالت نہ ہو جائے۔ اور اگر اس سے بدکاری ہو جائے تو بھی اسے سنگسار نہ کیا جائے جب تک کہ بچہ نہ ہو جائے اور وہ ماں کی پرورش سے بے نیاز نہ ہو جائے۔

فتویٰ: اعلانِ نبوت ﷺ ہے کہ جن کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے انہیں دو چیزوں

---

❶ أخرجه أبوداود/الديات/دية الجنين: ٤٥٧٠۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/دية الجنين: ٢٦٤٠

❷ أخرجه أبوداود/الديات/فی الخطأ شبه العمد: ٤٥٤٧۔ وأخرجه النسائی/القسامة/ذكر الاختلاف على خالد الحذاء: ٤٧٩٧۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/دية شبه العمد مغلظة: ٢٦٢٨

❸ أخرجه البخاری/العلم/كتابة العلم: ١١١۔ وأخرجه الترمذی/الديات/ماجاء لا يقتل مسلم بكافر: ١٤١٢۔ وأخرجه النسائی/القسامة/سقوط القود من المسلم للكافر: ٤٧٤٨۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/لايقتل مسلم بكافر: ٢٦٥٨

❹ أخرجه الترمذی/الديات/ماجاء فی يقتل ابنه يقاد منه أم لا؟: ١٣٩٩۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/ لايقتل الوالد بولده: ٢٦٦١

❺ أخرجه ابن ماجه/الديات/عقل المرأة على عصبتها وميراثها لولدها: ٢٦٤٧

❻ أخرجه ابن ماجه/الديات/الحامل يجب عليها القود: ٢٦٩٤

Marfat.com

میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو فدیہ لے لیں یا ہدیہ لے لیں۔ ❶

فتویٰ: فیصلہ رسول ﷺ ہے کہ جسے قتل کیا جائے یا جو زخمی کر دیا جائے اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ یا تو بدلے میں قتل کر دے یا معافی دے اور درگزر کر لے یا دیت یعنی فدیے کی رقم لے لے۔ جو شخص ان میں سے ایک کو کر کے پھر اور کچھ کرنا چاہے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (مثلاً درگزر کرنے کے بعد قتل کر دے یا دیت لے لینے کے بعد ایسی حرکت کرے یا قاتل کے سوا کسی اور کو قتل کر دے۔) ❷

فتویٰ: فیصلہ مصطفیٰ ﷺ ہے کہ زخموں کا بدلہ ان کے اچھا ہو جانے کے بعد لیا جائے۔ ❸

دیتوں کے متعلق فتاویٰ:

فتویٰ: جب ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو پوری دیت واجب ہے۔ اور اگر آدھی کاٹی تو نصف دیت ہے۔ ❹

فتویٰ: آنکھ کی بابت آپ ﷺ نے دیت مقرر فرمائی ہے۔ پچاس اونٹ یا ان کی قیمت سونے سے ہو یا چاندی سے یا ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔

پاؤں کی دیت بھی آپ ﷺ نے آدھی مقرر فرمائی۔

ہاتھ کی دیت بھی اتنی ہی مقرر فرمائی۔

دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت کا فیصلہ کیا۔

---

❶ أخرجه البخاری/الدیات/من قتل له قتیل فهو بخیر النظرین: ٦٨٨٠۔ وأخرجه مسلم/الحج/تحریم مکة وصیدها وخلاها وشجرها......: ١٣٥٥۔ وأخرجه الترمذی/الدیات/ماجاء فی حکم ولی القتیل فی القصاص والعفو: ١٤٠٦

❷ أخرجه أبوداود/الدیات/الإمام یأمر بالعفو فی الدم: ٤٤٩٦۔ وأخرجه ابن ماجه/الدیات/من قتل له قتیل فهو بالخیارین......: ٢٦٢٣

❸ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٢/٢١٧

❹ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٢/٢١٧

Marfat.com

ہڈی توڑنے والی چوٹ میں پندرہ اونٹ کا۔

گوشت سے ہڈی ظاہر کرنے والی چوٹ میں پانچ اونٹ کا۔

ہر ایک دانت کے بارے میں بھی پانچ پانچ اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ ❶

فتویٰ: فیصلۂ نبوی ﷺ ہے کہ دیت کے اعتبار سے سب دانت برابر ہیں۔ دانت ہو، کچلی ہو، ڈاڑھ ہو سب کی ایک سی دیت ہے۔ ❷

فتویٰ: رسول اکرم، پیغمبر محترم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ انگلیاں سب برابر ہیں۔ ہاتھ کی ہوں یا پاؤں کی، ہر ایک کی دیت، دس دس اونٹ ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صحیح بتلاتے ہیں۔ ❸

فتویٰ: آپ ﷺ فیصلہ کرتے ہیں کہ بھینگی آنکھ جو اپنی جگہ ہو جب کہ مٹا دی جائے تو تہائی دیت ہے اور جو ہاتھ شل ہو وہ جب کاٹ دیا جائے تو اس کی بھی تہائی دیت ہے۔ ❹

فتویٰ: آپ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ زبان کی پوری دیت ہے۔

دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے۔

دونوں بیضوں کی پوری دیت ہے۔

ذکر کی پوری دیت ہے۔

پیٹھ کی پوری دیت ہے۔

دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے۔

ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے۔

مرد عورت کو قتل کر دینے کے قصاص میں قتل کر دیا جائے گا۔ ❺

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲۱۸/۲

❷ اخرجه ابو داؤد/ الدیا/ ریات الاعضاء: ۴۵۵۹

❸ أخرجه الترمذی/الدیات/ماجاء فی دیة الأصابع: ۱۳۹۱۔ وأخرجه النسائی/القسامة/عقل الأصابع ۴۸۴۷

❹ أخرجه أبوداود/الدیات/دیات الأعضاء: ۴۵۶۷۔ وأخرجه النسائی/القسامة/العین العوراء السادة لمکانها إذا طمس: ۴۸۴۴

❺ أخرجه النسائی/القسامة/ذکر حدیث عمرو بن حزم فی العقول: ۴۸۵۷

Marfat.com

فتویٰ: آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ قتل خطا کی دیت سو اونٹ ہے۔ تیس دو سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ، تیس چار سالہ، دس تین سالہ اونٹ۔

ابوداؤد میں بیس دو سال کی اونٹنیاں اور بیس دو سال کے اونٹ اور بیس تیسرے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں اور بیس پانچ سال کے اونٹ اور بیس چار سال کے اونٹ۔ ❶

فتویٰ: آپ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر باارادہ قتل کسی کو مار ڈالے تو وہ مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں اسے قتل کر دیں، اگر چاہیں دیت لے لیں۔ دیت تیس چار سالہ اونٹ ہیں اور تیس پانچ سالہ اونٹ ہیں اور چالیس نو سالہ سے اونچے اونٹ ہیں اور جس پر وہ آپس میں اتفاق و صلح کر لیں وہ ان کے لیے ہے۔ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔ ❷

فتویٰ: رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے کہ اونٹ والوں پر دیت کے ایک سو اونٹ ہیں۔ گائے والوں پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر ایک ہزار بکریاں، کپڑے والوں پر دو سو حلے۔ ❸

فتویٰ: سرکارِ نبوت ﷺ کا قانون ہے کہ عورت کی دیت بھی مرد کی دیت کی طرح ہے، یہاں تک کہ اس کی دیت کی تہائی کو پہنچ جائے۔ ❹

فتویٰ: سرکارِ مدینہ ﷺ کا مقرر کردہ قانون ہے کہ اہل ذمہ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔ ❺

فتویٰ: ترمذی میں ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت سے آدھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر محدثین ایسی حدیثوں کو صحیح کہتے ہیں۔

---

❶ أخرجه أبو داود/الديات/الدية كم هي؟: ٤٥٤١۔ وأخرجه النسائى/القسامة: ٤٨٠٧

❷ أخرجه أبو داود/الديات/دية العمد يرضى بالدية: ٤٥٠٦۔ وأخرجه الترمذى/الديات/ماجاء فى الدية كم هى من الإبل: ١٣٨٧۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/من قتل عمدًا، فرضوا بالدية: ٢٦٢٦ .

❸ أخرجه أبو داود/الديات/الدية كم هى؟: ٤٥٤٢ ❹ أخرجه النسائى/القسامة/عقل المرأة: ٤٨٠٩

❺ أخرجه النسائى/القسامة/كم دية الكافر: ٤٨١٠۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/دية الكافر: ٢٦٤٤

❻ أخرجه النسائى/القسامة/كم دية الكافر: ٤٨١١۔ وأخرجه الترمذى/الديات/ماجاء فى دية الكافر: ١٤١٣

Marfat.com

فتویٰ: ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی۔درہم کے حساب سے آٹھ ہزار درہم۔

اہل کتاب کی دیت آپ ﷺ کے زمانے میں مسلمانوں سے آدھی تھی۔سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کی دیت کی قیمت بڑھادی گئی۔کفار کی دیت کی قیمت وہی رہی۔ ❶

فتویٰ: ایک عورت کو دوسری نے مارا، وہ حاملہ تھی، اس کا بچہ کچا ہی گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی مارنے والی اُس عورت کو خرید کردے۔

پھر وہ عورت جس کے اُوپر فیصلہ کیا گیا تھا، مرگئی تو آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے بچوں کو اور خاوند کو ملے گی اور دیت کے ذمے دار اس کے عصبہ ہیں۔ ❷

فتویٰ: ھذیل قبیلہ کی دو عورتیں آپس میں لڑیں۔دونوں خاوند و اولاد والیاں تھیں۔ ایک نے دوسری کو مار ڈالا تو آپ ﷺ نے دیت اس کے عصبہ پر رکھی اور اس کے خاوند اور اولاد کو اس سے بَری کیا۔ہاں! میراث انہیں دلوائی تو انہوں نے کہا: اس کی میراث ہمیں ملنی چاہیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کی اولاد کو ملے گی۔ ❸

فتویٰ: رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام چیخ و پکار کرتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا کہ میرے مالک نے مجھے دیکھ لیا کہ میں اس کی لونڈی کا بوسہ لے رہا ہوں، تو اس نے میرے بیضے اور عضو کو کاٹ دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَیَّ بِالرَّجُلِ))

''جاؤ اس کے مالک کو حاضر کرو۔''

لوگوں نے ہر چند اُسے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا تو آپ ﷺ نے اس غلام سے فرمایا:

---

❶ أخرجه أبوداود/الديات/الدية كم هي؟: ٤٥٤٢

❷ أخرجه البخاری/الفرائض/ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره: ٦٧٤٠۔ وأخرجه مسلم/ القسامة/ دية الجنين: ١٦٨١

❸ أخرجه أبوداود/الديات/دية الجنين: ٤٥٧٥۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/عقل المرأة على عصبتها، وميراثها لولدها: ٤٦٤٨

Marfat.com

((اِذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ)) ''جا! تو آزاد ہے۔''

اس نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کون کرے گا؟'' فرمایا:

((عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ)) ❶ ''ہر مؤمن مسلمان پر تیری مدد کرنا فرض ہے۔''

فتویٰ: ایک شخص دوسرے کے ہاتھ کو کاٹ رہا تھا،س نے جھٹکا دے کر اس کے منہ سے اپنا ہاتھ نکالا۔ اس واقعہ میں: اس کے دو دانت سامنے کے ٹوٹ گئے تو آپ ﷺ نے کوئی بدلہ یا دیت نہ دلوائی۔ ❷

فتویٰ: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے، گھر والے اسے کنکریاں ماریں، اس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ اس گھر والوں کو حلال ہے کہ جھانکنے والوں کی آنکھ پھوڑ دیں۔ مسند احمد کی اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی دیت ہے نہ قصاص۔ ❸

فتویٰ: فیصلہ ہے کہ دماغ کی چوٹ، بھونکنے کا زخم، ہڈی توڑ چوٹ میں کوئی دیت نہیں۔ ❹

سوال: آپ ﷺ کے پاس ایک شخص دوسرے کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھے گھسیٹتا ہوا لایا اور استغاثہ کیا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

((كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟))

''تو نے اُسے کیسے قتل کیا؟''

اس نے کہا: میں اور وہ لکڑیاں لانے کے لیے گئے تھے۔ ایک درخت کاٹ رہے تھے،

---

❶ أخرجه ابن ماجه/الديات/من مثّلَ بعبد فهو حر: ٢٦٨٠

❷ أخرجه البخاري/الإجارة/الأجير في الغزو: ٢٢٦٥- وأخرجه مسلم/القسامة/الصائل على نفس الإنسان أو عضوه: ١٦٧٣- وأخرجه أبوداود/الديات/في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه: ٤٥٨٤- وأخرجه النسائي/القسامة/الإختلاف على عطاء في هذاالحديث: ٤٧٦٩

❸ أخرجه البخاري/الديات/من اطلع في بيت قوم ففقؤوا عينه فلادية له: ٦٩٠١- وأخرجه مسلم/ الآداب/ تحريم النظر في بيت غيره: ٢١٥٨- وأخرجه النسائي/القسامة/ من اقتص وأخذ حقه دون السلطان: ٤٨٦٤

❹ أخرجه ابن ماجه/ الديات/مالاقود فيه: ٢٦٣٧

Marfat.com

اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آ گیا، کلہاڑا اس کے سر پر دے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ ؟.))

''تیرے پاس کچھ ہے کہ دیت دے سکے؟''

اس نے کہا: میرے پاس بجز اس چادر کے اور بجز اس کلہاڑی کے اور کچھ نہیں۔ پوچھا:

((فَتَرٰی قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ ؟))

''کیا تیری قوم تیرے لیے چندہ اکٹھا کر کے تجھے موت سے نہ بچا لے گی؟ اس نے کہا: میں قوم میں اتنا عزیز نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((دُوْنَكَ صَاحِبَكَ))

''جاؤ پھر لے جاؤ، وہ اسے لے چلا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ))

''اگر یہ اسے قتل کر دے گا تو یہ بھی اسی جیسا ہے۔''

وہ جلدی سے واپس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے میرے لیے یہ فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ کے حکم ہی سے تو میں اسے لے چلا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا تُرِيْدُ أَنْ يَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ؟))

''کیا تو نہیں چاہتا کہ وہ تیرے اور تیرے ساتھی کے گناہوں کا بوجھ اُٹھا لے؟''

اُس نے کہا: اے نبی اللہ ﷺ! سچ مچ؟ فرمایا: ہاں ہاں! اُس نے چمڑے کا ٹکڑا چھوڑ دیا اور اسے معاف کر کے اس کی راہ کشادہ کر دی۔ اس حدیث میں جو ہے کہ:

((إِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ))

''اگر یہ اسے قتل کرے گا تو یہ بھی اسی جیسا ہے۔''

اس جملے کے معنی نہ سمجھنے سے بعض پر یہ جملہ بہت مشکل پڑا ہے حالانکہ حقیقتاً کچھ بھی اشکال نہیں۔ اس سے یہ مراد ہی نہیں کہ وہ اسی جیسا ہے گناہ میں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ اس

Marfat.com

پر گناہِ قتل کا اجر (جو اس کے بھائی کا ہوا) باقی نہ رہے گا، کیونکہ دنیا میں ہی اس نے بدلہ لے لیا۔ پس قاتل اور مقتول دونوں گناہ کے بوجھ میں نہ ہونے کی حیثیت سے برابر ہو گئے، اس لیے کہ ولی نے تو حق پر قتل کیا اور اس لیے کہ قاتل کو سزا مل گئی۔ یہ جو فرمایا کہ:

((تَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ)) ❶

''وہ تیرے اور تیرے ساتھی کا بوجھ بردار ہو جائے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ مقتول کے ولی کا بوجھ اس کے بھائی کے قتل کی وجہ سے اس پر ظلم ہے اور مقتول کا بوجھ خود اس کا خون بہانا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ وہ تیری اور تیرے بھائی کی خطاؤں کا متحمل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

فتویٰ: یہ قِصّہ اس قصے کے سوا ہے جس میں ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے کسی کو قتل کر دیا تھا۔ کہنے لگا: واللہ! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کی نسبت فرمایا:

((أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ)) ❷

''اگر فی الواقع یہ سچا ہے اور پھر بھی تو اگر اُسے قتل کرے گا تو جہنم میں جائے گا۔''

اُس نے یہ سن کر اُسے چھوڑ دیا۔ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ صحیح کہتے ہیں اور اگر یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں، اوپر والے کا ہی یہ بھی قِصّہ ہے تو مطلب اور واضح ہے کہ جب یہ حال ہے پھر بھی یہ اُسے قتل کرے گا تو یہ بھی اسی جیسا ہے یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں، واللہ اعلم۔

قسامہ کی بابت نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ:

فتویٰ: قسامہ کا جو طریقہ جاہلیت میں تھا، آنحضرت ﷺ نے بھی وہی باقی رکھا اور انصار نے جس مقتول کے بارے میں یہودیوں پر دعویٰ کیا تھا، آپ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا۔ ❸

---

❶ أخرجه مسلم/القسامة/صحة الإقرار بالقتل وتمكين ولي القتيل: ١٦٨٠

❷ أخرجه أبوداود/الديات/الإمام يأمر بالعفو: ٤٤٩٨۔ وأخرجه الترمذي/الديات/ماجاء في حكم ولي القتيل في القصاص......: ١٤٠٧۔ وأخرجه النسائي/القسامة/القود: ٤٧٢٥

❸ أخرجه مسلم/القسامة/القسامة: ١٦٧٠

Marfat.com

فتویٰ: محیصہ کے بارے میں آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ:

((تُبرِئُکُم یَھُودُ بِخَمسِینَ یَمِینًا)) ❶

''مقتول کے اولیاء میں سے پچاس آدمی اس شخص کے قاتل ہونے پر قسمیں کھائیں۔''

جسے قتل کا الزام دے رہے ہیں تو قاتل انہیں سونپ دیا جائے گا۔ ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب یہودی اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسم کے بعد بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے بھی ان قسموں سے انکار کر دیا اسی کا نام قسامہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے (جھگڑا مٹانے کے لیے) اپنے پاس سے مقتول کے اولیاء کو دیت کے سو اونٹ ادا کر دیے۔ مسلم میں ہے یہ اونٹ صدقے کے تھے۔ نسائی میں ہے نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت ان سب پر تقسیم کر دی اور آدھی دیت کی مدد خود آپ ﷺ نے کی۔

فتویٰ: آپ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ کسی کے گناہ کا بدلہ کسی اور سے نہ لیا جائے۔ ❷

فتویٰ: آپ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ باپ کی خطا پر بیٹا نہ پکڑا جائے۔ نہ باپ بیٹے کے جرم میں ماخوذ ہو۔ مراد یہ ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ کسی کا بوجھ کسی پر نہیں۔ ❸

فتویٰ: محمد ﷺ کا فیصلہ ہے کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں یا آپس کی سنگ باری یا کوڑا بازی میں قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے۔ ہاں! جو شخص جان بوجھ کر بارادۂ قتل، قتل کر دیا جائے تو اس کا قصاص ہے، جو اس میں حائل ہو، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی

---

❶ أخرجه البخاری/الجزیة والموادعة /الموادعة والمصالحة مع المشرکین بالمال: ۳۱۷۳۔ وأخرجه مسلم/ القسامة/ القسامة: ۱۶۶۹۔ وأخرجه أبو داود/الدیات: ۴۵۲۰۔ وأخرجه الترمذی الدیات: ۱۴۲۲۔ وأخرجه النسائی/ القسامة / ذکر الإختلاف الفاظ الناقلین بخبر سهل: ۴۷۲۴ وأخرجه ابن ماجه/الدیات/القسامة: ۲۶۷۷

❷ أخرجه النسائی/الدیات/هل یؤخذ أحد بجریدة غیره؟: ۴۸۳۶۔ وأخرجه ابن ماجه / الدیات/ یجنی أحدٌ علی احد: ۲۶۷۲

❸ أخرجه ابن ماجه/الدیات/لایجنی أحدٌ علی أحد: ۲۶۶۹

Marfat.com

اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ❶

فتویٰ: قانونِ محمدی ہے کہ:

((اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) ❷

''کنویں میں گر کر مر جانے والا، جانور کے مارنے سے مر جانے والا اور کان میں دب کر مر جانے والا دیت یا قصاص کا مستحق نہیں اور کان میں پانچواں حصہ (حکومت کا) ہے۔''

اس روایت میں ایک جملہ ہے کہ کان معافی کے قابل ہے۔ اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ جب کسی کو کان کھودنے پر مقرر کیا، وہ کھود رہے ہیں اور کان گر گئی، وہ دب کر مر گئے تو ان کا بدلہ نہیں، اس مطلب کی تائید اس حدیث کے ساتھ کے جملے بھی کرتے ہیں، یعنی کنوئیں کا اور جانوروں کا بھی یہی حکم بیان فرمایا۔ دوسرا معنی یہ کیا گیا ہے کہ کان میں زکوٰۃ نہیں، اس معنی کی تائید میں اسی کے ساتھ آپ ﷺ کا یہ بیان فرمانا ہے کہ دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصّہ زکوٰۃ ہے، پس کان میں اور دفینے میں آپ ﷺ نے فرق کیا۔ اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ مقرر کی اس لیے کہ یہ تو ایک ساتھ ایک دم بغیر کسی تکلیف اور دُشواری اور خرچ کے مل جاتا ہے۔ کان سے زکوٰۃ دُور کر دی، اس لیے کہ اس کا نفع بغیر تکلیف کے اور کوشش اور خرچ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

❀❀❀❀❀

❶ أخرجه أبوداود/الديات/من قُتل فی عمياء بين قوم: ٤٥٣٩۔ وأخرجه ابن ماجه/الديات/من حال بين ولی المقتول وبين القود أوالدية: ٢٦٣٥

❷ أخرجه البخاری/الزكاة/فی الركازالخمس: ١٤٩٩۔ وأخرجه مسلم/الحدود/جرح العجماء والمعدن جبار: ١٧١٠

Marfat.com

انیسواں باب

حدودِ شرعی کی بابت پیغمبر محترم ﷺ کے فتاویٰ

زنا کی سزا:

سوال: یارسول اللہ ﷺ ! میرا لڑکا ان کے ہاں کام کاج پر ملازم تھا۔ وہاں ان کی بیوی سے بدکاری کر بیٹھا۔ میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک خادم فدیے میں دیے اور میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی اور اس کی بیوی کے ذمے رجم اور سنگساری ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَأَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ ، اَلْوَلِیْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَیْكَ ، وَعَلَی ابْنِكَ جِلْدُ مَائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ ، اُغْدُ یَا أُنَیْسُ إِلَی امْرَأَةِ هٰذَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)) [1]

''اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تم دونوں میں ٹھیک کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تیری سو بکریاں اور تیرا خادم تو تجھے واپس کر دیا جائے گا، تیرے لڑکے کو سو کوڑے لگیں گے اور سال بھر تک دیس نکالا اور اے انیس تم اُس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ اس نے اعتراف کر لیا تو اس نے اس کو رجم کر دیا۔''

فتویٰ: نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، اسے سال بھر کی جلاوطنی ہے اور اس پر حد ہے۔ [2]

---

[1] أخرجه البخاري/ الحدود / من أمر غير الإمام بإقامة الحد غائبا عنه: ٦٨٣٥۔ وأخرجه مسلم/ الحدود / من اعترف على نفسه بالزنى: ١٦٩٧

[2] أخرجه البخاری/ الحدود/ البكران يجلدان وينفيان: ٦٨٣٣

Marfat.com

فتویٰ: آپ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ:

((أَنَّ الثَّيِّبَ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ)) ❶

''جب شادی شدہ مرد وعورت بدکاری کریں تو سو کوڑے اور سنگساری اور اگر دونوں بے شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی۔''

سوال: یہود لوگ حاضر خدمت نبوی ﷺ ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک مرد وعورت نے زنا کاری کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا:

((مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟)) ❷

''تم ان کے بارے میں تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ رجم کی بابت اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم تو ایسے لوگوں کو رُسوا اور فضیحت کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سب جھوٹے ہو۔ تورات میں ان کی سزا سنگساری ہے۔ وہ تورات لے آئے۔ تلاوت شروع کی، ایک نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے کا اور بعد کا پڑھ سنایا۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس چالاکی کو دیکھ رہے تھے۔ اُس سے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھا، اس نے جو ہاتھ اُٹھایا تو رجم کی آیت موجود تھی۔ اب یہودی بھی مان گئے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سچے ہیں، واقعی اس میں آیت رجم ہے۔

جواب: پس رسولِ مقبول ﷺ کے حکم سے دونوں کو رجم کیا گیا۔

فتویٰ: ابوداؤد میں ہے کہ جب ان یہودیوں میں بدکاری ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس نبی مکرم ﷺ کے پاس چلو یہ نرم اور آسان دین دے کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ہمیں رجم کے سوا اور کوئی آسان فتویٰ دیں تو مان لیں گے اور اللہ کے پاس بھی ہمارے لیے وہ سند بن جائے گی کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی کا فتویٰ ہے۔ پس سب مل کر حاضر خدمت

---

❶ أخرجه مسلم/الحدود/حد الزنى: ١٦٩٠۔ وأخرجه الترمذى/الحدود/ماجاء فى الرجم على الثيب: ١٤٣٤۔ وأخرجه ابن ماجه/الحدود/حد الزنا: ٢٥٥٠

❷ أخرجه البخارى/الحدود/أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا......: ٦٨٤١۔ وأخرجه مسلم/الحدود/رجم اليهود ،أهل الذمة ،فى الزنا: ١٦٩٩

Marfat.com

نبوی ﷺ ہو کر مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ واقعہ عرض کرتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہتے ہیں اور سیدھے ان کے مدرسے میں آتے ہیں، دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے فرماتے ہیں:

((أَنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی مَاتَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاةِ عَلٰی مَنْ زَنٰی إِذَا أُحْصِنَ؟))

''میں تمہیں اُس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے، سچ بتلاؤ تم تورات میں شادی شدہ شخص کی زنا کاری کی کیا سزا پاتے ہو؟''

انہوں نے کہا: ہم انہیں گدھے پر سوار کرتے ہیں اور الٹا بٹھاتے ہیں اور انہیں شہر میں گھماتے ہیں۔ سب نے تو یہ کہا لیکن ان میں ایک نوجوان تھا جو خاموش کھڑا رہا۔ آپ ﷺ نے اُسے مخاطب کر کے سخت قسم دی۔ اُس نے کہا جب نبی کریم ﷺ اتنی بڑی قسم دے کر دریافت فرماتے ہیں تو سنیے، ہم تورات میں ان کے لیے رجم پاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا:

((فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللّٰهِ؟))

''پھر کیا بات ہے سب سے پہلے تم نے اس حکم کو کیوں چھوڑا؟''

اُس نے کہا: ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے عزیز رشتے دار نے بدکاری کی۔ بادشاہ نے اس سے چشم پوشی کی اور اسے رجم نہ کیا۔ اس کے بعد کسی اور سے بھی یہی حرکت صادر ہوئی، بادشاہ نے اسے رجم کرنا چاہا لیکن اس کا قبیلہ اُس کی حمایت میں کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ہمارے آدمی کو آپ رجم نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنے آدمی کو رجم نہ کریں، اس کے بعد آپس میں اس بات پر صلح ہو گئی کہ ہر زانی کے ساتھ یہی کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنِّیْ أَحْكُمُ بِمَا فِی التَّوْرَاةِ)) [1]

''اب میں تمہارے اس اجماع کو توڑتا ہوں اور وہ حکم دیتا ہوں جو تورات میں ہے۔''

---

[1] أخرجه أبوداود/الحدود/في رجم اليهوديين: ٤٤٥٠

Marfat.com

پس آپ ﷺ کے حکم سے اس زانی مرد وعورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ واقعہ کے چار گواہ آپ ﷺ نے طلب فرمائے جو پیش ہوئے اور کہا کہ ہم نے اس کا وہ اس کی اُس میں دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے۔ [1]

سوال: سیّدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! مجھے پاک کیجیے، میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اُن کی قوم کے آدمیوں کے پاس اپنا قاصد بھیج کر ان سے دریافت فرمایا:

((أَتَعۡلَمُوۡنَ بِعَقۡلِهٖ بَأۡسًا تُنۡكِرُوۡنَ مِنۡهُ شَيۡئًا؟))

''کیا اس کی عقل میں کچھ فتور ہے؟''

سب نے کہا: جہاں تک ہمارا علم ہے، یہ صحیح العقل آدمی ہے۔ چنانچہ اس نے چار مرتبہ اپنی زنا کاری کا اقرار کیا، پانچویں مرتبہ آپ ﷺ نے خود اس سے پھر پوچھا:

((أَنِكۡتَهَا؟ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنۡكَ فِيۡ ذٰلِكَ مِنۡهَا؟))

''کیا تُو نے اس سے پوری پوری مجامعت کی ہے۔''

بہت صاف عام لفظوں میں یہ سوال کیا۔ اُس نے کہا ''جی ہاں! آپ ﷺ نے پھر پوچھا:

((كَمَا يَغِيۡبُ الۡمِرۡوَدُ فِي الۡمُكۡحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الۡبِئۡرِ؟))

''ٹھیک اسی طرح جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کنویں میں؟

جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے پھر پوچھا:

((هَلۡ تَدۡرِيۡ مَا الزِّنٰى؟))

''جانتے بھی ہو، زنا کیا ہے؟''

کہا: ہاں! خوب جانتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! جو کچھ خاوند اپنی حلال بیوی سے کرتا ہے وہی میں نے حرام کاری سے کیا۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا:

((فَمَا تُرِيۡدُ بِهٰذَا الۡقَوۡلِ؟))

''اب تم چاہتے کیا ہو؟''

---

[1] أخرجه أبوداود/الحدود/في رجم اليهوديين: ٤٤٥٢.

Marfat.com

جواب دیا: یہی کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں۔ آپ ﷺ نے کسی کو حکم دیا کہ اس کا منہ تو سونگھو کوئی نشہ تو نہیں کیا؟ جب اس طرف سے اطمینان ہو گیا کہ نشے میں نہیں تو آپ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ ان کے لیے گڑھا نہیں کھودا گیا۔ جب ہر طرف سے پتھر برسنے لگے تو یہ بھاگے اور دوڑ کر جانے لگے۔ راستے میں ایک صاحب آ رہے تھے جن کے ہاتھ میں اونٹ کے جبڑے کی مضبوط ہڈی تھی۔ اس نے انہیں مارا اور دوسری جانب سے اور لوگوں کی مار پڑی یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی۔ (رضی اللہ عنہ وارضاہ) آپ ﷺ کو جب اس کے بھاگنے کی اطلاع ہوئی تو فرمایا:

((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ وَجِئْتُمُوْنِيْ بِهِ))

تم نے اسے کیوں نہ چھوڑا، اسے میرے پاس لے آتے۔"

اس قصے کے بعض طرق میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، اِذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ))

"تو نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے دی ہے جاؤ! اُسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔"

ایک سند میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے سنا ایک صحابی دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اسے دیکھا؟ اللہ نے ان کی پردہ پوشی کی لیکن انہوں نے اپنی جان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرح سنگسار کر دیے گئے۔ آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے کچھ دور جا کر ایک گدھا دیکھا جو سڑ کر پھول گیا تھا اور اس کی ٹانگیں اونچی ہو گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟))

"فلاں فلاں آدمی کہاں ہیں؟

اُن دونوں نے کہا یہ ہم دونوں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَنْزِلَا وَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ))

"اترو اور اس مردار گدھے کا کچا گوشت کھاؤ۔

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کیا تقصیر ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

((فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ أَكْلًا مِنْهُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا))

"تم نے جو بھی اپنے بھائی کی آبرو ریزی کی وہ اس کے کھانے سے بہت زیادہ بری چیز تھی۔ اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ سیّدنا ماعز رضی اللہ عنہ اس وقت جنت کی نہروں میں غسل کر رہے ہیں۔"

اسی کی بعض سندوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے یہ بھی فرمایا تھا:

((لَعَلَّكَ رَأَيْتَ فِي مَنَامِكَ ، لَعَلَّكَ اسْتُكْرِهْتَ)) [1]

"شاید یہ خواب کا قصہ ہوگا۔ شاید تمہیں اس پر مجبور کیا گیا ہوگا۔"

انہوں نے کہا: نہیں فرمایا: شاید تجھ پر زبردستی کی گئی ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا "بالکل نہیں۔" یہ سب الفاظ صحیح ہیں۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ ان کے لیے نبی ﷺ کے حکم سے گڑھا کھودا گیا تھا، اسے مسلم نے ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ بشیر بن مہاجر راوی کی غلطی ہے۔ یہ مانا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے اپنی صحیح میں حدیثیں وارد کی ہیں لیکن یہ تو ناممکن نہیں کہ ثقہ سے بھی غلطی ہو جائے۔ پھر یہاں تو یہ بھی ہے کہ امام احمد اور امام ابو حاتم رازی نے ان پر کلام بھی کیا ہے۔ غلطی کی وجہ سیّدہ غامدیہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہے۔ اُن کے لیے گڑھا کھودا گیا تھا۔ سیّدنا ماعز رضی اللہ عنہ کے قصے میں غلطی سے بیان ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

سوال: غامدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آتی ہیں اور اپنی زنا کاری کی پاکیزگی کی آپ ﷺ سے درخواست کرتی ہیں۔

جواب: آپ ﷺ اُسے واپس کرتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ کیا آپ ﷺ سیّدنا ماعز رضی اللہ عنہ کی طرح مجھے واپس کرنا چاہتے ہیں؟ میں تو حمل سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي))

"جاؤ جب حمل سے فارغ ہو جاؤ، تب آنا۔"

---

[1] أخرجه مسلم/الحدود/من اعترف على نفسه بالزنى: ١٦٩٥۔ وأخرجه أبو داود/الحدود/رجم ماعز بن مالك: ٤٤١٩

Marfat.com

جب وہ فارغ ہوئیں تو بچے کو لے کر آئیں، اور عرض کیا: میں نے اس کو جنم دے دیا ہے۔ فرمایا:

((اِذْهَبِیْ فَارْضِعِیْهِ حَتّٰی تَفْطِمِیْهِ))

''اس کو لے جاؤ یہاں تک کہ اس کا دودھ چھوٹ جائے۔''

جب اس کا دودھ چھوٹ گیا تو وہ اسے لے کر آئی، اُس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور کہنے لگیں کہ اس کا دودھ چھٹ گیا اور کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کو کسی اور مسلمان کے سپرد کر دیا اور پھر حکم دیا کہ گڑھا کھودا جائے، انہیں سینے تک اُس میں داخل کر دیا گیا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ پتھر برسائیں۔ چنانچہ پتھر برسا کر ان کا کام تمام کر دیا گیا۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر اُن کے سر پر دے مارا، اس سے خون اُڑ کر سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑا تو اُن کے منہ سے اس بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو گالی نکل گئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَهْلًا یَاخَالِدُ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهٗ)) ❶

''خالد! چپ کیے رہو۔ اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اُسے بھی بخش دیا جاتا۔''

پھر آپ ﷺ نے ان کے جنازے کی نماز کا حکم دیا، نماز ادا کی گئی، پھر دفن کی گئیں۔

سوال: آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آتے ہیں اور کہتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! میں نے وہ کام کیا ہے جس سے مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے تو آپ ﷺ وہ حد جاری کیجیے۔ آپ نے اُس وقت تو اس سے کوئی سوال نہ کیا، نماز کا وقت ہوگیا۔ اس نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز کے بعد پھر اس شخص نے اپنی درخواست دُہرائی کہ میں نے حد لگنے کا کام کیا ہے۔ کتاب اللہ میں جو حد ہو وہ مجھ پر جاری کیجیے۔

---

❶ أخرجه مسلم/الحدود/رجم ماعز بن مالك: ١٦٩٥ـ وأخرجه أبوداود/الحدود/المرأة التي أمَرَ النبي ﷺ برجمها في جهينة: ٤٤٤٢

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟))

''کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟''

اُس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ فرمایا:

((فَإِنَّ اللّٰهَ قَد غَفَرَ لَكَ ذَنبَكَ أَوْ حَدَّكَ)) ❶

''پھر تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف فرما دیے یا فرمایا: تیری حد معاف فرما دی۔''

اس حدیث کی توجیہ ایک تو یہ ہے کہ اس نے خود کسی گناہ کو کھولا نہیں۔ ایسی صورت میں امام پر واجب نہیں کہ اس سے کرید کر بات پوچھے۔ ہاں! اگر وہ خود اس گناہ کو بیان کر دیتا اور ہوتا بھی وہ حد لگنے کے لائق تو آپ ﷺ اسے ضرور حد لگاتے جیسے کہ آپ ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو حد لگائی۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس کی توبہ کی وجہ سے اس کا گناہ معاف ہو گیا۔ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل گناہ نہ کرنے والے کے ہے۔ اس کی بناء پر ظاہر یہ ہے کہ جو شخص اس سے پہلے توبہ کرے کہ اسے پکڑ لیا جائے تو اس کے اوپر سے اللہ تعالیٰ کا حق ساقط ہو جاتا ہے جیسے جنگ کرنے والے سے۔ ٹھیک بات یہی ہے۔

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے۔ اس پر آیت: ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ.....الخ ﴾ (هود: ۱۱۴) نازل ہوئی یعنی ''دن کے دونوں حصوں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کرو، نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ان کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔'' یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا: کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه البخاري/الحدود/إذا أقر بالحد ولم يبين: ٦٨٢٣ـ وأخرجه مسلم / التوبة/قوله تعالى: ﴿إن الحسنات يذهبن السيئات﴾: ٢٧٦٥

Marfat.com

((بَلْ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي)) ❶

''بلکہ میری اُمت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لیے ہے۔''

اس حدیث سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ تعزیر واجب نہیں۔ امام اُسے معاف کر سکتا ہے، لیکن دراصل یہ حدیث ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔

سوال: ایک عورت نماز کے لیے گھر سے چلی، راہ میں ایک شخص نے اُسے پکڑ لیا اور اُس سے حاجت روائی کر کے بھاگا۔ اُس کے چیخنے پر لوگ دوڑے، اُس وقت ایک شخص جو راستے سے جارہا تھا اُس کو انہوں نے مجرم سمجھ کر پکڑ لیا۔ انہوں نے یہی خیال کیا کہ یہ وہی شخص ہے اور کہا کہ اس نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے سنگساری کا حکم دیا۔ اُس وقت وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے دراصل جرم کیا تھا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بَری ہے اور بُرائی میں نے کی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا:

((إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ))

''جاؤ! اللہ نے تمہیں تو بخش دیا۔''

اور اس شخص سے آپ ﷺ نے بھلائی کی بات کہی اور اس کی تعریف کی۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ اسے رجم نہ کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)) ❷

''نہیں! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو سب کے گناہ معاف ہو جائیں۔''

دراصل کوئی فتویٰ اور کوئی حکم اس سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ اگر پوچھا جائے کہ ایک ناکردہ

---

❶ أخرجه البخاری/مواقیت الصلاة/الصلاة كفارة: ٥٢٦۔ وأخرجه مسلم/التوبة/قوله تعالیٰ: ﴿إن الحسنات يذهبن السيئات﴾: ٢٧٦٣۔ وأخرجه الترمذی/التفسير/ومن سورة هود: ٣١١١

❷ أخرجه أحمد فی كتابه: ((المسند)): ٦/٣٩٩۔ وأخرجه أبوداود/الحدود/صاحب الحد يجی فيقر: ٤٣٧٩۔ وأخرجه الترمذی/الحدود/ماجاء فی المرأة إذا استكرهت علی الزنا: ١٤٥٤ حسن صحيح/ الامام الترمذی والشيخ الالبانی

Marfat.com

گناہ شخص کو نبی کریم ﷺ نے رجم کرنے کو کیسے فرما دیا؟ تو جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صرف فرمان دیا تھا، جب وہ انکار کرتا تو آپ ﷺ اُسے ہرگز رجم نہ کرتے۔ یہاں تو قرائن جمع ہو گئے تھے جس سے یہ فرمان بالکل بجا تھا۔ لوگ اسے مجرم کی صورت میں جائے وقوع سے پکڑ کر لائے ہیں، عورت اسی کو مجرم بتلا رہی ہے، وہ اپنی برأت نہیں کرتا نہ انکار کرتا ہے بلکہ خاموش ہے۔ پس ان قرائن سے آپ ﷺ نے فرمان صادر فرما دیا۔ لعان میں بھی کوئی گواہ نہیں ہوتے لیکن خاوند کی قسموں کے بعد اگر عورت نے خاموشی اختیار کی تو صرف اسی قرینے سے اسے حد لگائی جاتی ہے، اس سے تو یہ قرائن بہت زیادہ قوی ہیں۔

شریعت میں الزام کا اثر:

صرف الزام کی ہی خون کے اور حد کے اور مال کے مقدمے میں بہت کچھ وقعت ہے۔ قسامہ کے مسائل خونی مقدمات میں موجود ہیں، حد کے مسائل لعان میں آپ پا رہے ہیں، مال کے مسائل کے بارے میں قرآنی آیت شاہد ہے کہ سفر کی وصیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اگر معلوم ہو جائے کہ دونوں شاہد یا دونوں وصی کسی ظلم و خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں تو وارثوں میں سے دو شخص اپنے استحقاق پر قسم کھائیں گے اور ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا اس کے سوا دراصل اور کوئی حکم ہی نہیں، اور جب کہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ خون اور حد میں الزام کا اثر ہے تو مال میں بطریقِ اولیٰ ہونا چاہیے۔ اللہ کے نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے باوجود اس کے کہ ایک عورت کہہ رہی ہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ اس دوسری کا ہے اس کو دے دیجیے۔ لڑکا اسی انکاری عورت کو دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نہیں یہ تیرا ہے، اس سے نسبت ملا دیتے ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے کہ ''حاکم کے لیے گنجائش ہے کہ جو کام اسے نہ کرنا ہو اس کے کرنے کا اظہار کرے تا کہ حق اور سچائی ظاہر ہو جائے۔'' پھر اسی روایت پر دوسری جگہ باب باندھا ہے کہ ''حاکم کو یہ بھی جائز ہے کہ کسی کے اقرار کے بعد بھی اس اقرار کے خلاف فیصلہ کرے جب کہ اس پر کھل جائے کہ واقعہ اس اقرار کے خلاف ہے۔'' دراصل استنباط اور دلیل کے لحاظ سے فی الحقیقت عِلم بھی یہی ہے۔ پھر اسی پر اور باب باندھا ہے کہ

Marfat.com

''حاکم کو یہ بھی جائز ہے کہ اپنے حکم کو توڑ کر اس سے بہتر حکم یا اسی جیسا اور حکم کرے'' اور اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں لڑکا دونوں کا ہوگا تاکہ نسب اپنے پہلے جاری ہونے کی جگہ ہی جاری رہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کا فیصلہ کسی شے کو اس کی حقیقت سے اور اصلیت سے نہیں بدلتا اور اس میں ایک عجیب وغریب، نہایت نافع اور سودمند بات یہ بھی ہے کہ قدرتی امر سے شرعی امر پر استدلال کرنا۔ چھوٹی عورت کے دِل میں بچے کی جو محبت اور اس پر جو شفقت اور رحمت تھی اسے دیکھتے ہوئے آپ نے سمجھ لیا کہ دراصل یہ بچہ اسی کا ہے کہ یہ تو یہ سُن کر کہ اس بچے کو کاٹ کر آدھا آدھا دونوں میں تقسیم کر دیا جائے اپنے تئیں نہ سنبھال سکی اور فوراً چیخ اٹھی کہ بچہ میرا نہیں اسی عورت کو دے دیا جائے، میں اپنے دعوے سے دستبردار ہوں۔ پھر اس بات کی مزید تقویت اس سے بھی ہوئی کہ بڑی عورت اس بچے کے ٹکڑے ہونے پر راضی ہے۔ یہ چیز ہی صاف بتلا رہی ہے کہ یہ اس بچے کی ماں نہیں۔ ماں اپنے جگر گوشہ کے کٹنے پر کیسے رضامند ہوگی؟ یہ کام تو حاسدوں کا ہے جو دوسروں کی محبت کا بھی زوال چاہتے ہوں کہ جیسے میں گود سے خالی ہوں یہ بھی ہو جائے۔ دراصل اس فیصلۂ سلیمانی سے بہتر اور برحق اور مطابق واقعہ اور کوئی فیصلہ ہو نہیں سکتا۔ اگر کسی حکم میں ایسی دانائی نہیں تو یقیناً اس کے ہاتھوں بندگانِ الٰہی کے حقوق پامال ہوں گے اور وہ معاملات کی تہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

شریعت اور سیاست:

اسلام جب ایک کامل مذہب ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں ہر ایک طرح کی نیکی اور برائی کے بارے میں تفصیلات بتلا دی ہیں تو اس صورت میں سیاسی فرائض کا دائرہ سمٹ کر صرف اس نکتے پر مرکوز ہوتا ہے کہ خلیفہ یا حاکم خیر کے اس نظام پر خود بھی عمل پیرا ہو اور معاشرے کو بھی اس پر عمل کروائے۔ امور خیر کو پھیلانے کی کوشش کرے اور اگر وہ اس نکتے کو ملحوظ رکھتا ہے تو پھر اس کے عام فیصلوں پر اس کے سوا اور کوئی قدغن عائد نہیں ہوتی کہ وہ جو فیصلہ بھی کرے وہ شریعت کی رُوحِ عدل کے مطابق ہو۔ عدل وخیر کی کچھ صورتیں ایسی ہیں جو بلاشبہ کتاب وسنت کی رو سے متعین ہیں اور بے شمار ایسی ہیں جن کا صراحت سے کتاب وسنت

Marfat.com

میں ذکر نہیں۔ اس صورت میں سلاطین وخلفاء کو اس امر کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اجتہاد سے کام لیں اور ہر اُفتاد اور اشکال کو اپنی صوابدید کے مطابق حل کریں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اس معاشرے کا بھلا ہو اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہوں۔ حکام وسلاطین کے دائرہ اختیار کے بارے میں نہ تو یہ تنگ نظرانہ تفریط صحیح ہے کہ ان کو حد سے زیادہ فقہی حقوق کا پابند کردیا جائے اور نہ یہ افراط درست ہے کہ وہ مطلق العنان ہوجائیں اور جو چاہیں کریں۔

ہماری یہ شریعت تمام اگلی شریعتوں کی پاک باتوں کی جامع ہے۔ اس بارے میں ابوالوفا ابن عقیل اور بعض اور فقہاء میں ایک مرتبہ مناظرہ بھی ہو چکا ہے۔ ابنِ عقیل تو فرماتے تھے کہ امام کے لیے سیاست پر عمل ضروری ہے، اس سے جو خالی ہو وہ منصب امامت کے لائق نہیں، اور یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ سیاست وہی ہے جو شرع میں ہو۔ ابنِ عقیل نے فرمایا: سیاست افعال میں ہوتی ہے، اسی سے لوگ صلاحیت حاصل کرتے ہیں اور فساد سے رُکتے ہیں، تجربے اور دانائی کا مالک جو حاکم نہ ہو وہ تو لوگوں کو نہ صلاحیت پر لاسکتا ہے، نہ بندگانِ الٰہی میں سے فساد دور کرسکتا ہے۔ اس سے واقعات کی تہ تک پہنچ ہوسکتی ہے گو وہ شریعت میں وارد نہ ہوئی ہو اور گو اس کی بابت خاصتاً کوئی وحی نازل نہ ہوئی ہو۔ اب اگر تمہارے قول کا یہ مطلب ہے کہ جو سیاست خلافِ شرع نہ ہو کسی آیت وحدیث کے خلاف نہ ہو تو ہمیں مسلم ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ وہ خود قرآن وحدیث میں موجود ہو تو یہ محض غلط ہے بلکہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غلطی پر ماننا لازم آتا ہے۔ خلفائے راشدین کے ہاتھوں میں جو قتل وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوئے ہیں، ان کا انکار کسی اُس شخص سے ناممکن ہے جو سیرت اور تاریخ کا عالم ہو۔ بالفرض اگر اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہ ہوتا، تاہم صرف یہی ایک واقعہ کافی تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان مصاحف کو جلا دیا جو مصحفِ عثمانی کے خلاف تھے، اس میں ایک مصلحت ان بزرگوں نے دیکھی اور اسے کیا۔ اسی طرح سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا زندیقوں کو کھائیوں میں ڈال کر، آگ لگوا کر جلوا دینا اور نصر بن حجاج کو جلا وطن کردینا بھی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بھی بڑی پھسلن کی جگہ ہے، دماغ یہاں چکرا جاتا ہے، قدم ٹھوکر کھا جاتا ہے، نہایت تنگ وتاریک اور کٹھن راستہ ہے۔ اس میں ایک جماعت نے تو کمی کی ہے جس سے حدودِ الٰہی معطل ہوگئیں اور

Marfat.com

حقوق ضائع ہو گئے اور فساق و فجور اپنی بدکاریوں پر دلیر ہو گئے۔ ان کی اس بے طرح کی کمی نے لوگوں کی نظروں میں یہ جچا دیا کہ بندوں کی مصلحتوں کے لیے شریعت کافی نہیں۔ انہوں نے خود اپنے نفس پر تنگی ڈالی اور ان صحیح طریقوں کو باطل کر دیا، جن سے حق کی پہچان ہو سکتی تھی۔ یہ خود بھی جانتے تھے اور دنیا کے اور لوگ بھی جانتے تھے کہ فی الواقع یہ دلیلیں ہیں لیکن پھر بھی صرف اس ظن سے کہ یہ قواعد شرع کے خلاف ہیں انہوں نے اُن سب کو محض بیکار کر دیا۔ در اصل انہوں نے حقیقت شرع کے سمجھنے میں ذرا سی غلطی کر لی ہے کوئی تطبیق نہ دے سکنے کی وجہ سے یہ دلیلیں انہوں نے رد کر دی ہیں۔ رُؤسا اور والیانِ ملک نے جب ان کی باتیں سنیں تو انہیں یہ باتیں سچی معلوم ہوئیں اور دوسری طرف انہیں ملکی ضرورتوں اور لوگوں کے معاملات نے مجبور کیا تو انہوں نے سیاسی قانون اپنی طرف سے مرتب کیے اور لوگوں کے فیصلے ان کی رو سے کرنے شروع کیے۔ پس ان علماء کی تقصیر نے اور ان رؤسا کی ایجاد نے دین میں رخنہ ڈال دیا اور سخت فساد اور بے حد شر دنیا میں پھیلا دیا، جس کا تدارک مشکل بلکہ محال ہو گیا۔ اس جماعت کے مقابل دوسری جماعت ہے، جس نے پوری افراط سے کام لیا اور وہ سیاسی چیزیں داخل کر لیں جو شریعت محمدیہ ﷺ کے صریح مخالف ہیں ان دونوں جماعتوں کی غلطی کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے شریعت کی اصل غرض و غایت کی طرف نظر نہ کی۔ شریعت اس لیے آئی ہے، رسول اس لیے بھیجے گئے ہیں کہ لوگوں میں عدل و انصاف قائم رہے، اسی عدلِ شرعی کی وجہ سے آسمان و زمین قائم ہیں جس طریق سے نشاناتِ حق واضح ہو جائیں، عقلی دلالتیں کھل جائیں، واقعہ کی کامل تحقیق ہو جائے، شریعت اسے معتبر مانتی ہے۔ اللہ کی رضا، دین کی اجازت، شریعت کا حکم یہی ہے، یہ نہیں کہ شریعت نے کسی خاص وجہ سے ہی واقعہ کی تحقیق کرنی بتلائی ہو اور اس سے زیادہ وضاحت اور روشنی والے طریقوں کو بے کار کر دیا ہو۔ ظاہر ہے کہ جب اصولِ شرع یہ ٹھہرا کہ واقعہ کی اصلیت کسی طرح ظاہر ہو جائے تو حق و عدل کے پہچاننے کے بہترین طریقوں کو وہ بے کار کیسے کر دے گی؟ جس طریقے سے بھی حق ظاہر ہو جائے، جس طرح بھی انسان عدل کر سکے، بے شک وہ اس پر عامل ہو سکتا ہے۔ خیال تو کیجیے کہ وسائل اور طریقے مقصود بالذات نہیں ہوتے، ان سے تو صرف ایک غایت تک پہنچنا مقصود ہوتا ہے

Marfat.com

۔شریعت نے ان کو اور ان کی مثال بیان فرمادی ہے جو بھی ایسا طریق ہو، ناممکن ہے کہ شریعت کی کوئی نہ کوئی دلالت اس پر نہ ہو۔ایک کامل شریعت کے ساتھ اس کے خلاف گمان کرنا لائق ہی نہیں۔پس عدل وانصاف والی کوئی بھی سیاست، شریعت کے خلاف نہیں بلکہ وہ خود شریعت کا ہی ایک حصہ ہے، گو اس کا نام سیاست رکھ دیا جائے۔غور کیجیے! خود رسولِ کریم ﷺ نے الزام کی بنا پر قید رکھا ہے، سزا بھی دی ہے، جب کہ ایسے قرائن ہو گئے جو جرم کو اس کی طرف نسبت کرنے والے تھے ۔دوسرا امر دیکھیے ایک ملزم پیش کیا جاتا ہے جو اپنے فساد میں مشہور ہے، جو نقب زنی میں طاق ہے، جو بار بار چوریاں کر چکا ہے یا جس کے پاس چوری کا مال موجود ہے پھر حاکم کو کیسے جائز ہوگا کہ صرف اس بنا پر اسے چھوڑ دے کہ دو عادل گواہ واقعہ کے موجود نہیں ہیں یا اس کی قسم پر اعتبار کر کے اس کی راہ خالی کر دے یا اس کے اقرار نہ ہونے کی وجہ سے اُسے بَری کر دے۔اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً اس کا یہ فعل سیاست شرعی کے بھی خلاف ہے۔دیکھیے مالِ غنیمت میں سے خیانت کرنے والے کا غنیمت کا حصہ رسول اللہ ﷺ نے روک لیا۔خلفائے راشدین نے اس کا اسباب جلا دیا، امیر جہاد پر برائی کرنے والے کو اپنے مقتول کے اسباب سے روک دیا۔زکوٰۃ کے مانعین سے ان کا آدھا مال چھین لیا۔جن چیزوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کٹتا، ان پر بہت بڑھا چڑھا کر جرمانہ وصول کیا، کوڑے لگوائے۔گم شدہ جانور کے چھپا لینے والے پر جرمانہ ڈالا۔سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مے خانے جلوا دیے، اس گاؤں کو آگ لگوا دی جہاں شراب فروشی ہو رہی تھی۔سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے محل کو جس میں فروکش ہو کر رعیت سے آپ الگ ہو جاتے تھے، جلا دینے کا حکم فرما دیا۔نصر بن حجاج کا سر منڈوا دیا اور اسے جلاوطن کر دیا۔صبیغ کو جب اس نے متشابہات کی پیروی اختیار کی، دُرّوں سے پٹوایا۔اسی طرح کے اور بھی بیسیوں سیاسی امور و احکام ہیں جنہیں یہ امت اپنے کام میں لائی اور وہ مسنون طریقے ہو گئے جو قیامت تک جاری رہیں گے۔مخالف مخالفت کرتے رہیں اس سے کیا ہوتا ہے؟ اصحابِ رسول ﷺ نے زنا کے بارے میں حد لگائی، صرف حمل کی وجہ سے۔شراب کے بارے میں حد لگائی، صرف مُنہ سے بو آنے اور قے کی وجہ سے۔بات بھی یہ بالکل درست ہے، قے اور بو دلیل ہے

Marfat.com

شراب نوشی کی۔ حمل دلیل ہے بدکاری کی، بلکہ قوی دلائل سے نہایت پختہ ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ اس سے ہلکی دلیل کو شریعت معتبر مانے اور اتنی اعلیٰ دلیل کو وہ مہمل چھوڑ دے۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے لوطی کو جلوا دیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے صرف حج کرنا اور حج کے مہینوں کے سوا اور مہینوں میں عمرہ کرنا پسند فرمایا تا کہ بیت اللہ شریف ہر وقت آباد رہے۔ لوگوں کو ان لونڈیوں کی خرید وفروخت سے روک دیا، جن سے اولاد ہو چکی ہو، حالانکہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اور سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کی فروخت برابر جاری تھی۔ تین طلاقیں جو ایک ساتھ دی جائیں انہیں لازم کر دیا تا کہ ایسے لوگوں کو سزا ہو جیسے کہ خود آپ ﷺ نے بھی صراحت کے ساتھ اس وجہ کو بیان فرما دیا ہے ورنہ زمانۂ نبوی میں ،عہدِ صدیقی میں اور ابتدائے خلافتِ فاروقی میں یہ تینوں شمار میں ایک کے تھیں اور بھی ایسے بہت سے امور ہیں جو سیاست کی وجہ سے جاری ہوئے اور اس امت کے اکابر نے ان کو جاری کیا اور سیاستًا انہیں کام میں لائے۔ یہ اصولِ شرع اور قواعدِ دین سے ماخوذ ہیں۔ باوجود اس کے احکام کی تقسیم شریعت اور سیاست کی طرف کرنا ایسا ہی ہے جیسے شریعت اور حقیقت کی طرف دین کی تقسیم کرنا یا عقل ونقل کی طرف دین کی تقسیم کرنا۔ دراصل یہ سب تقسیمیں ہی باطل ہیں۔

اللہ کی شریعت قطعاً مکمل ہے:

دراصل سیاست، حقیقت، طریقت، عقل ان سب کی دو قسمیں ہیں صحیح اور فاسد۔ صحیح شریعت میں داخل ہے۔ فاسد نہ شریعت میں داخل نہ شریعت کی تقسیم، بلکہ شریعت کے خلاف، شریعت کے منافی ہے۔ اس اصل کو اگر آپ نے خیال میں رکھا تو زمانے والوں کی بہت سی زبردست غلطیوں سے اپنا ایمان بچا سکتے ہیں۔ اس کی زبردست دلیل یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ اس عام رسالت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ جو بندوں کی تمام ضروریات کو کافی ہو کر کوئی معرفت، کوئی طریقت، کوئی عقل، کوئی علم، کوئی عمل، کوئی عقیدہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں آپ ﷺ کی امت کو دوسرے کی ضرورت وحاجت پڑے اور تبلیغ رسول کے سوا، اوروں کی طرف جھکے۔ آپ ﷺ کی رسالت کا دنیا کے اس سرے سے لے کر اُس سرے تک کوئی ایسا

Marfat.com

نہیں، جس کی طرف آپ ﷺ رسول نہ ہوں۔ دوسرا عموم اصول وفروعِ دین میں ہر احتیاج والی چیز کا بیان سب آپ ﷺ کی کافی وشافی عام رسالت میں موجود ہے۔ کسی کو کسی امر میں کسی وقت آپ ﷺ کی رسالت کے دو عموم ہیں جن کی کوئی خصوصیت کسی طرح کی ہی نہیں۔ ایک عموم کی طرف رسالت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت وحاجت نہیں۔ یادرکھو! آپ ﷺ پر ایمان لانا اسی وقت کامل ہوسکتا ہے جب کہ آپ ﷺ کی رسالت کو ان دونوں حیثیتوں میں مطلقاً عام مان لیا جائے، نہ کوئی مکلّف انسان ایسا جس کی طرف آپ ﷺ رسول نہ ہوں، نہ امت کی کوئی ضرورت ایسی جس کا حکم آپ ﷺ کی شریعت میں موجود نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے ہی ہر چیز کا علم اپنی امت کو سونپ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے پائخانے، پیشاپ، جماع اور مباشرت، سونے اور جاگنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، سوار ہونے اور اترنے، سفر اور حضر، چپ رہنے اور بولنے، تنہائی اور مجمع، امیری اور فقیری، تندرستی اور بیماری کے آداب وتقاضی سکھادیے۔ موت اور حیات، عرش وکرسی، فرشتوں اور جنوں، جنت ودوزخ اور قیامت کے بعد دنیا کے تمام جزوی اور کلی احکام وغیرہ بیان فرمادیے۔ غائب چیزوں کو اس طرح بیان کردیا کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیا بلکہ پہچان لیا۔ اللہ کے اوصاف اس طرح پورے پورے بیان فرمائے، اس کی تعریف اس طرح کی کہ گویا لوگوں نے دیکھ لیا۔ اپنی آنکھوں سے اس کا جمال مشاہدہ فرمالیا اور اس کے کمال بھرے اوصاف، اس کی جلال بھری صفات ان کی نگاہوں کے سامنے پھرنے لگیں۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے واقعات اس طرح تفصیل اور توضیح سے بیان کیے کہ گویا یہ امت ان کے وقتوں میں موجود تھی اور سب واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ خیر وشر کے چھوٹے بڑے تمام طریقے ان پر واضح کردیے۔ غرض تمام نبیوں نے مل کر اپنی امتوں کے سامنے جو بیان فرمایا تھا وہ سب اور ان سے بہت زائد بیان ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمارے سامنے فرمادیا۔ موت اور اس کے بعد کے کل احوال واحوالِ عالمِ برزخ، ثواب وعذاب، نعمت وزحمت، روح وبدن کے وہ کل آنے والے واقعات بھی ہمارے سامنے رکھ دیے، جن سے اگلی امتیں محروم تھیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے توحید، نبوت اور قیامت کی

Marfat.com

سب دلیلیں ہمیں بتلائیں، کافروں اور گمراہوں کی دلیلوں کی تردید ہمیں سکھائی۔ آپ ﷺ کے بعد اور کسی کی تعلیم کی ہمیں مطلقاً ضرورت ہی نہیں رہی۔ اب تو صرف آپ ﷺ کے فرامین کی تبلیغ، ان کی توضیح اور ان کا بیان ہی باقی رہا، جو اگلے پچھلوں کو اور وہ اپنے بعد والوں کو کرتے رہیں گے۔ اللہ کی مہربانی کے قربان جائیں کہ اس کے نبی کریم ﷺ نے اس سے تعلیم پا کر ہمیں میدانِ جنگ کے نقشے، دشمنوں سے لڑنے کی ترکیبیں، لڑائی کے داؤ اور گھات بھی سکھائے۔ واللہ! اگر ہم ان کو جان لیں اور ان پر عمل کر لیں تو ناممکن ہے کہ بڑے سے بڑے طاقتور دشمن کے قدم بھی ہمارے مقابلے میں تھوڑی سی دیر کے لیے جم سکیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں نفس کی شرارت، اس کے وسوسے اور اس کے احوال و اوصاف بھی بتلا دیے اور اس طرح کہ ہمیں اب اس بارے میں کسی اور معلم کی ضرورت نہ رہی۔ ٹھیک اسی طرح دنیا سنبھالنے، اسے حاصل کرنے کے طریقے بھی اللہ کے کامل رسول ﷺ نے ہمیں کمال کے ساتھ سکھا دیے۔ واللہ! اگر مسلمان نبی کریم ﷺ کی تعلیم کے ماتحت دنیا کمائیں تو اس میں بھی وہ کمال کو پہنچ سکتے ہیں اور ان سے زیادہ بھلا اور بڑا دنیا حاصل کرنے والا بھی کوئی نہیں بن سکتا۔ الغرض دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس طرح بتمام و کمال سکھائیں کہ رہتی دنیا تک انہیں کسی اور معلم و مبلغ کی ضرورت ہی نہ رہے۔ پس جب کہ چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کی تعلیم بھی کامل ہماری شریعت میں موجود ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ سیاست و حکمرانی، دنیا و دین کے مسائل و وسائل اس میں نہ ہوں یا ہوں تو ناقص ہوں اور ہمیں کسی سیاست کی ضرورت پڑے اور ہم شریعت کے خارج کسی قیاس یا کسی سیاست یا کسی حقیقت یا کسی طریقت یا کسی معقول کے محتاج ہوں۔ ایسا خیال کرنے والا تو اس سے کم نہیں جو یہ خیال کرتا ہو کہ ہمیں آپ ﷺ کے بعد کسی اور رسول کی ضرورت باقی ہے اس وسوسے کی وجہ صرف یہی ہے کہ شریعت کی معرفت و اہمیت کو وہ نہیں جانتا۔ اسے وہ فہم و فراست ہی قدرت نے نہیں دی جس سے دین کے کمال کو وہ پہچان لیتا۔ یہ توفیق اصحابِ نبی کریم ﷺ کو تھی جنہوں نے رسول ﷺ کی شریعت کو ہر امر میں کارفرما جانا اور اسے لے کر دنیا کی اور تمام تعلیموں سے وہ بے نیاز اور لاپرواہ ہو گئے۔ اسی نبوی تعلیم کو لے کر وہ اٹھے،

Marfat.com

شہروں کو بھی اس سے فتح کیا اور دلوں کو بھی اس سے فتح کیا۔ وہ یہی کہتے رہے کہ یہ تعلیم ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے دی اور ہم تمہیں دے رہے ہیں۔

مسلمانو! خیال تو کرو کہ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ لوگوں کو حدیث کی اس طرح کی مشغولی سے روکتے تھے جس میں قرآن سے دھیان ہٹ جائے، وہ اگر آج لوگوں کو رائے وقیاس میں، طریقت اور معقول میں ایسا مشغول پاتے کہ نہ انہیں قرآن سے شوق رہا، نہ حدیث سے ذوق رہا تو نہ جانیں آپ پر کیا گزرتی؟ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتے ہیں، وہی اس قابل بھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ ﴿ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ ﴾ الخ' (العنکبوت: ۵۱) ''کیا انہیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب اُتاری ہے جو ان کے سامنے تلاوت کی جارہی ہے۔ یقیناً وہ ایمان والوں کے لیے رحمت وعبرت ہے۔'' اور آیت میں ہے: ﴿ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ﴾ الخ' (النحل: ۸۹) ''یعنی ہم نے تجھ پر جو کتاب نازل فرمائی ہے اس میں ہر چیز کا بیان ہے وہ مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔'' اور آیت: ﴿ يَآ اَيُّهَا النَّاس قَدْ جَآءَ تْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّكُمْ ﴾ الخ' (یونس: ۵۷) ''لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ آچکا ہے، جو سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے، جو مؤمنوں کے لیے ہدایت ورحمت ہے۔'' دوستو! اگر یہ مان لیا جائے کہ قرآن وحدیث میں بہت سی چیزیں نہیں ہیں تو بتلاؤ تو سہی کہ وہ سینوں کی بیماریوں اور تنگیوں کے لیے کیا کافی ہوگا؟ اگر یہ مان لیا جائے کہ اللہ کی معرفت طریقت میں ہے تو فرمایئے کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات اور اس کے ناموں اور اس کے کاموں کا بھی پوری طرح بیان نہیں کرتی وہ دلوں کے کھٹکوں کو، سینوں کے درد کو کیا دور کرے گی؟ جس نے اس کے عام کو ظاہر لفظ کہہ کر اس کی دلالت موقوف مانی۔ دس امور کے نہ ہونے پر جنہیں وہ خود نہیں جانتا کہ اس نے کتاب اللہ اور شریعت محمدیہ کو کامل مانا ہے تو یہ زبردست بہتان ہے۔ اللہ کا دین اس سے بہت دور ہے۔ میں آپ سے ایک موٹی سی بات پوچھتا ہوں جس کے جواب پر بالکل فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ بتلاؤ کہ ان قوانین اور ان رائے وقیاس کے اصول وفروع کے مرتب ہونے سے پہلے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ

Marfat.com

ان مقلدین سے زیادہ ہدایت پر تھے یا نہ تھے؟ انہیں یہ دین جو ایسے قیاسی مسائل سے اور ان عقلی ڈھکوسلوں سے اور ان سیاسی اُمور سے خالی تھا، کافی تھا یا نہیں؟ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ پچھلے لوگ ان اگلے لوگوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے زیادہ ہدایت والے ہیں، ان سے زیادہ شریعت کے سمجھنے والے ہیں، اُن سے زیادہ ذات وصفاتِ الٰہی کے عامل ہیں؟ واللہ! اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے آگے ہیں تو اس سے بڑھ کر گناہ سوائے شرک کے اور کوئی نہیں۔ جو یہ فاسد خیال اور یہ غلط عقیدہ لے کر جنابِ باری میں جائے گا اس سے بدتر اور بدقسمت کوئی انسان نہیں، نہ ہی اس سے زیادہ کوئی بوجھل ہے۔

سیاست شرعیہ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال :

(۱) فرماتے ہیں: ہیجڑے کو جلاوطن کر دیا جائے، اس لیے کہ وہ سوائے فساد کے اور کرتا ہی کیا ہے؟ امام اسے کسی ایسے شہر میں بھیج دے جہاں کے لوگوں پر اس کا فساد نہ چل سکے۔ ایسا موقعہ نہ ہو تو اسے قید کر لے۔

(۲) فرماتے ہیں: رمضان کے دن میں جو شراب پی لے یا کوئی ایسا کام کرے تو اس پر حد قائم کی جائے اور کوئی سختی بھی کی جائے گی۔

(۳) جیسے وہ شخص جو حرم میں کسی کو قتل کر دے اس پر پوری دیت ہے اور تہائی دیت اور بھی ہے۔ فرماتے ہیں: عورت، عورت سے بدکاری کرے تو دونوں کو سزا دینی چاہیے جو عبرتناک ہو۔

(۴) ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ اگر امام مصلحت دیکھتا ہو تو لوطی کو جلا سکتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عرب کے بعض گوشوں میں ایک ایسا شخص پایا گیا ہے جو عورتوں کی طرح اپنا نکاح کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ ان میں سب سے زیادہ سخت قول سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس گناہ کو صرف ایک ہی اُمت نے کیا ہے۔ ان پر جو عذابِ الٰہی وہ آیا آپ کو معلوم ہے۔ میرے خیال

Marfat.com

سے تو اس شخص کو جلا دینا چاہیے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس خیال پر متفق ہو گئے اور دربارِ خلافت سے بھی یہی فرمان جاری ہو گیا اور اس کی تعمیل بھی ہوئی۔ پھر سیّدنا ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو جلا دیا، پھر ہشام بن عبدالملک نے بھی ان مجرموں کے ساتھ یہی سلوک کیا۔

(۶) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبانِ طعن دراز کرنے والوں پر امامِ وقت کو سزا جاری کرنی چاہیے۔ ایسے لوگوں کو ہرگز نہ چھوڑے، ان سے توبہ کرائے۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو خیر ورنہ پھر سزا دے، پھر سزا دے۔

(۷) ہمارے اصحاب کا فتویٰ ہے کہ جب عورتیں آپس میں مشغول ہو جایا کرتی ہوں تو انہیں تنہائی کا موقعہ ہی نہ دینا چاہیے۔

(۸) جو شخص مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو سگی بہنیں ہوں تو اسے مجبور کرنا چاہیے کہ ایک کو پسند کر کے رکھ لے، دوسری کو طلاق دے دے، اگر وہ انکار کرے تو اسے سزا دی جائے، یہاں تک کہ وہ ایسا کرے۔

(۹) اسی طرح جو شخص کسی حق کے ادا کرنے سے انکاری ہو، اسے سزا دی جائے تا آنکہ وہ حق کو ادا کر دے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا کلام بھی اس بارے میں مشہور ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قرائن پر فیصلہ:

ہاں! اس کے لینے میں سب سے زیادہ دوری برتنے والے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں باوجود کہ انہوں نے سو سے زائد جگہ قرائن احوال کو معتبر مانا ہے، جن میں سے بہت سے مواقع کا ذکر ہم نے کسی اور کتاب میں کر دیا ہے، ان میں سے بعض ملاحظہ ہوں:

(۱) شب زفاف میں عورت سے اس کا خاوند وطی کر سکتا ہے، گو اُسے اُس نے نہ دیکھا ہو اور گو دو عادل گواہ بھی پیش نہ ہوئے ہوں۔

(۲) کسی کے پاس کوئی بچہ، غلام یا کافر کوئی ہدیہ لائے تو وہ قبول کر سکتا ہے، اسے کھا سکتا ہے، گو دو گواہ عادل اس بات پر نہ گزرے ہوں کہ ہاں یہ ہدیہ فلاں شخص نے آپ کو

Marfat.com

بھیجا ہے، اس میں یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ ہبہ کا یا ہدیے کا کہا بھی گیا ہو۔

(۳) کسی کا دروازہ پیٹنا، کواڑ کھڑکھڑانا گو اس کی اجازت نہ ہو، جائز ہے۔

(۴) کسی کرایہ کے مکان اور باغ میں کرایہ دار کا اپنے دوستوں، ملاقاتیوں، مہمانوں کا اتارنا، ٹھہرانا، بلانا جائز ہے، گو مالک سے لفظوں میں اجازت نہ لی ہو۔

(۵) جب کسی کے سامنے کھانا لا کر رکھا جائے تو اسے کھانا شروع کر دینا جائز ہے گو اجازت نہ لی ہو۔

(۶) برتن میں سے پانی پی لینا جائز ہے، گو اس کے سامنے پیش نہ بھی کیا گیا ہو، نہ اس نے اجازت دی ہو۔

(۷) کسی کے پاخانے میں ضرورت کے وقت حاجت روائی کر لینا جائز ہے گو اس کی اجازت نہ ہو۔

(۸) کسی کے تکیے سے ٹیک لگا لینا جائز ہے، گو اجازت نہ لی ہو۔

(۹) کسی نے کوئی چیز بے پروائی سے ڈال دی، اسے کھا لینا جائز ہے، گو اس نے اسے دے نہ دی ہو۔

(۱۰) اپنی بیوی کے لحاف، توشک، تکیہ اور برتنوں کو برت سکتا ہے، گو اس سے اجازت نہ لی ہو۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے مسائل ہیں، جنہیں صرف قرینۂ حالیہ کی موجودگی کی وجہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جائز کہا ہے۔ جب قرینے کی موجودگی یہاں معتبر ہے تو سیاست شرعیہ میں اس کا اعتبار کیسے نہ ہوگا؟ ان قرائن سے کبھی تو معاملے کا بالکل یقین ہو جاتا ہے، کبھی غالب گمان ہو جاتا ہے، جو دو گواہوں کی گواہی سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس باب میں ابھی اور بھی بہت کچھ لکھ سکتے ہیں لیکن ہم نے اسی پر اکتفا کیا ہے اور کئی جگہ اس کی تنبیہ کر دی ہے، جو ان شاء اللہ کافی ہے۔ اس بحث کو اس لیے ہم نے طول دیا کہ مفتی اور حاکم کے لیے بہت کچھ سود مند ہے۔ اب ہم پھر سے نبی کریم ﷺ کے فتاویٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ ہماری مدد کرے۔ آمین!

Marfat.com

بیسواں باب

پانی اور شراب کی بابت فتاویٰ

سانس لے کر پانی پینا:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ایک سانس سے مجھے آسودگی حاصل نہیں ہوتی؟

جواب: فرمایا:

((فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ، ثُمَّ تَنَفَّسْ))

''پیالہ مُنہ سے دور کر کے سانس لیا کر۔''

یارسول اللہ ﷺ! میں پانی میں کوئی گندگی دیکھوں تو؟ فرمایا:

((فَأَهْرِقْهَا)) ''گرادے۔''

ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے پانی میں سانس چھوڑنے سے منع فرمایا تو ایک صاحب نے کہا: اگر پانی کے برتن میں کوئی گندگی نظر آئے تو؟ فرمایا:

((أَهْرِقْهَا)) ''اُسے بہادو۔''

اُس نے کہا: ایک سانس میں میں سیر نہیں ہوتا تو فرمایا:

((فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ)) [1]

''پھر برتن مُنہ سے جدا کر دیا کر۔''

یہ حدیث صحیح ہے۔

بطورِ دوا بھی شراب کی حرمت:

سوال: سیّدنا طارق بن سوید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے شراب بنانے کی اجازت

[1] أخرجه الترمذي/الأشربة/ماجاء في كراهية النفخ في الشراب: ١٨٨٧۔ حسنٌ صحيحٌ/ الألباني والترمذي رحمهما الله

Marfat.com

چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا۔ انہوں نے کہا میں دوا کے لیے بناتا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ ، وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)) ❶

''وہ دوا نہیں، بلکہ (داء) بیماری ہے۔''

نشہ آور چیز کا حکم:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! بتع کی بابت کیا فرمان ہے؟

جواب: فرمایا:

((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) ❷

''جو پینے کی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔''

سوال: سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو دو شرابوں کے بارے، جن کو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے فتویٰ دیجیے، ایک تو بتع ہے، جو شہد سے بنتا ہے، جب وہ جھاگ مارنے لگے، دوسرے مرز جو، جوار یا جَو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں، یہاں تک کہ تیز ہو جائے جواب فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.)) ❸

''جو پینے کی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔''

سوال: ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ہمارے ہاں یمن میں ایک شراب بنتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟'' جواب دیا: جی ہاں!

---

❶ أخرجه مسلم/الأشربة/تجريم التداوى بالخمر: ۱۹۸۴۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ۲۹۲/۵

❷ أخرجه البخارى/الأشربة/الخمر من العسل وهو التبع: ۵۵۸۶۔ وأخرجه مسلم/الأشربة/بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام: ۲۰۰۱

❸ أخرجه مسلم/الأشربة/بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام: ۱۷۳۳۔ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۲۸۹/۱

Marfat.com

''نشہ ہوتا ہے۔'' فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَإِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ))

''نشے والی ہر چیز حرام ہے اور حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے عہد فرمایا ہے کہ جو نشے کی چیز پیے گا اللہ تعالیٰ اُسے طينة الخبال پلائے گا۔''

یارسول اللہ ﷺ ! طينة الخبال کیا ہے؟ فرمایا:

((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ قَالَ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)) ❶

''جہنمیوں کا پسینہ، ان کا نچوڑ۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ ہم نبیذ بناتے ہیں، صبح وشام کھانا کھانے کے بعد اُسے پیا کرتے ہیں۔

جواب: فرمایا:

((إِشْرَبُوْا وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ))

''پیو، لیکن نشے سے بچو۔''

انہوں نے پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَّا أَسْكَرَ وَكَثِيْرِهٖ)) ❷

''نشے والی چیز سے اللہ نے تمہیں منع فرمایا ہے، خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت ہو۔''

سوال: قبیلۂ عبدالقیس کا ایک شخص آپ ﷺ سے پوچھتا ہے کہ ہم اپنے ہاں کے پھلوں کی ایک شراب بناتے ہیں، اُس کے پینے میں جناب ﷺ کا فتویٰ کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ اُس نے تین بار یہی سوال کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ بعد از فراغت آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَشْرَبْهُ ، وَلَا تَسْقِهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ ، فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَوْ

---

❶ أخرجه مسلم/الأشربة/بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام: ٢٠٠٢

❷ أخرجه الدارقطني في كتابه((السنن)): ٤/ ٢٥٧

Marfat.com

وَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهِ لَا یَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءَ لَذَّةِ سُكْرٍ ، فَیَسْقِیهِ اللّٰهُ الْخَمْرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) ❶

''اسے نہ خود پی، نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو پلا۔اس کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے یا فرمایا ''اُس کی قسم! جس کی ذات قسم کھائے جانے کے لائق ہے کہ جو شخص نشے کی لذت حاصل کرنے کی غرض سے اسے پیے گا وہ جنت کی شرابِ طہور سے محروم رہے گا۔''

شراب کا سرکہ؟

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کیا شراب کا سرکہ بنالیا جائے؟

جواب: فرمایا: ((لَا)) ❷ ''ہرگز نہیں۔''

سوال: سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دریافت کرتے ہیں کہ چند یتیموں کو ورثے میں شراب ملی ہے (اے اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ اس کا کیا کریں؟)

جواب: فرمایا: ((أَهْرِقْهَا)) ''اسے بہادو۔''

پوچھا سرکہ نہ بنالیں؟ فرمایا:

((لَا)) ❸ ''ہرگز نہیں۔''

سوال: ایک روایت میں ہے کہ ایک یتیم آپ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھا، اُس کی طرف سے اس کے پیسوں سے سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے شراب خرید کی تھی۔ جب حرمت شراب کے احکام نازل ہوئے تو نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: ہم اس کا سرکہ نہ بنالیں؟

جواب: آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ ❹

کشمش کا حکم:

سوال: سیّدنا عبداللہ بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ

---

❶ أخرجه الطبرانی فی کتابه ((المعجم الکبیر)): ۸۲۶۹.

❷ أخرجه مسلم/الأشربة/تحریم تخلیل الخمر: ۱۹۸۳.

❸ أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۳/۱۱۹ ❹ اخرجه الترمذی: ۱۲۹۳

Marfat.com

ہمارے ہاں انگور کے باغات بکثرت ہیں، شراب منع ہو چکی ہے۔ اب ہم کیا کریں؟

جواب: فرمایا:

((تَتَّخِذُوْنَهٗ زَبِيْبًا)) ''کشمش بنالیا کرو۔''

پھر کشمش کا کیا کریں؟ فرمایا:

((تَنْقِعُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ ، وَتَنْقِعُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ))

''صبح بھگولو اور شام کو پی لو، شام کو بھگولو اور صبح کو پی لو۔''

یارسول اللہ ﷺ! ہم جن میں سے ہیں آپ ﷺ کو معلوم ہے، اور جن لوگوں میں ہم رہ رہے ہیں وہ بھی آپ ﷺ جانتے ہیں۔ فرمایئے ہمارا والی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)) [1]

''اللہ اور اُس کا رسول (ﷺ)۔''

پھر تو وہ راضی ہو کر کہنے لگے ''بس یارسول اللہ ﷺ! ہمیں اللہ ہی کافی ہے۔''

❀❀❀❀❀

---

[1] أخرجه الدارقطني في كتابه((السنن)) : ٤/ ٢٥٨

Marfat.com

اکیسواں باب

قسموں اور نذروں پر آپ ﷺ کے فتاویٰ

غیر اللہ کی قسم پر:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی ہم نے چھوڑا ہے۔ اسی پرانی عادت کے مطابق میری زبان سے لات وعزیٰ کی قسم نکل گئی ہے تو اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: فرمایا:

((قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا ، وَلَا تَعُدْ لَهٗ)) [1]

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تین مرتبہ پڑھ لو، اور تین بار ﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾ پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دو، خبردار! آئندہ ایسا نہ کرنا۔ سائل سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔"

سوال: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ:

((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

"جو شخص اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مارے، اس پر جنت حرام ہے اور اس کے لیے دوزخ واجب ہے۔"

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: اگرچہ کوئی حقیر سی چیز ہو؟

جواب: فرمایا:

---

[1] أخرجه النسائي/الأيمان/الحلف باللات والعزى: ۳۸۰۷۔ وأخرجه ابن ماجه/الكفارات/النهي أن يحلف بغيرالله: ۲۰۹۷ ضعيفٌ/ الألبانيؒ

Marfat.com

((وَإِنْ كَانَ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ)) ❶

''گو پیلو کی مسواک ہی ہو۔''

قسم توڑنے پر:

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ رات کو دیر تک آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ٹھہرے رہے۔ جب اپنے گھر گئے تو دیکھا کہ بچے بھوکے سو گئے ہیں، گھر والوں نے کھانا لا کر سامنے رکھا تو انہوں نے کھانا نہ کھانے پر قسم کھالی کہ تم نے بچوں کو بھوکا سلایا، پھر کچھ دیر بعد انہوں نے کھالیا۔ نبی کریم ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا ، فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ)) ❷

''جو شخص کوئی قسم کھا چکے پھر اس کے الٹ میں کوئی بہتری دیکھے تو وہ بہتری والا کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔''

سوال: سیّدنا مالک بن فضالہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے ہیں کہ میرے چچا زاد بھائی میری حاجت کے وقت مجھے کچھ دینا تو در کنار مجھ سے مُنہ پھیر لیتے ہیں پھر اپنی حاجت کے وقت بے کھٹکے میرے پاس چلے آتے ہیں، اب تو میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ نہ انہیں دوں گا، نہ اُن سے سلوک کروں گا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کر جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔'' ❸

جائز قسم:

سوال: سیّدنا سوید بن حنظلہ اور سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما اپنی قوم کے ساتھ خدمتِ نبوی کے ارادے سے چلے۔ راستے میں سیّدنا وائل رضی اللہ عنہ کو اُن کے دشمنوں نے گرفتار کر لیا

---

❶ أخرجه مسلم/الأيمان/وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار: ١٣٧

❷ أخرجه مسلم/الأيمان والنذور/ندب من حلف يمينًا ،فرأى غيرها خيرًا منها: ١٦٥٠

❸ أخرجه النسائي/الأيمان/الكفارة بعد الحنث: ٣٧٨٨ـ صحيح / الألباني

Marfat.com

توقسم کھا کر کہا کہ یہ میرے بھائی ہیں تو انہوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ كُنْتَ أَبَرَّهُمْ وَأَصْدَقَهُمْ صَدَقْتَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ)) ❶

''ان سب سے زیادہ نیک سلوک اور زیادہ سچا تُو ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔''

غلط قسم کھا لینے پر:

سوال: نبی کریم ﷺ سے اُس شخص کی بابت سوال کیا گیا، جس نے نذر مانی تھی کہ دھوپ میں ہی کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، ہمیشہ روزہ رکھتا چلا جائے گا، بے روزہ رہے گا ہی نہیں، سایہ میں نہ بیٹھے گا، نہ کسی سے بات چیت کرے گا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْهُ ، فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ ، وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ)) ❷

''جاؤ! اُسے حکم کرو سایہ حاصل کرے، بول چال شروع کردے، بیٹھ جائے۔ ہاں! روزہ پورا کرے۔''

یہ حدیث دلیل ہے، اس بات کی کہ جس نے ایسی نذر مانی ہو، جس میں کچھ حصہ مطابق شرع ہو، کچھ خلافِ شرع ہو تو جتنا حصہ مطابق ہے اسے پورا کرے، جتنا حصہ خلاف ہے، اسے پورا نہ کرے۔ یہی حکم وقف کی شرطوں کا ہے۔

سوال: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ مسجد حرام میں ایک رات کے اعتکاف کی میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی۔

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤/ ٧٩۔ وأخرجه أبوداود/الأيمان/المعاريض فى اليمين: ٣٢٥٦۔ وأخرجه ابن ماجه/ الكفارات/من ورى فى يمينه: ٢١١٩۔ صحيحٌ/ الألبانيؒ

❷ أخرجه البخارى/الأيمان والنذور /النذر فيما لا يملك وفى معصية: ٦٧٠٤۔ وأخرجه مالك /الأيمان/مالا يجوز من النذور فى معصية الله: ١٠٢٩

Marfat.com

جواب: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) ❶

"آپ ﷺ نے انہیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔"

اس سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں لیکن ان کے لیے یہ روایت دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس کے بعض الفاظ میں ذکر ہے کہ دن رات کے اعتکاف کی میں نے نذر مانی ہے۔ انہیں روزے کا حکم نہ دینا اس لیے تھا کہ یہ بات معلوم ومعروف ہے کہ مشروع اعتکاف روزے کی حالت میں ہی ہے۔ پس مطلق محمول ہوگا مشروع پر۔

فتویٰ: ایک عورت نے پیدل ننگے پاؤں، ننگے سر، حج بیت اللہ کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ سوار ہولے اور سر ڈھک لے اور تین روزے رکھ لے۔ ❷

سوال: صحیحین میں سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ہمشیرہ نے پیادہ حج کرنے کی منت مانی تھی پھر اس نے مجھے کہا کہ میں رسولِ اکرم ﷺ سے فتویٰ پوچھ لوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ)) ❸

"وہ چلیں بھی اور سوار بھی ہوں۔"

مسند احمد میں ہے کہ وہ کمزور تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا، لِتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بُدْنَةً)) ❹

---

❶ أخرجه البخاری/الأيمان والنذور/ إذا نذر أو حلف أن لا يكلم إنسانًا......: ٦٦٩٧۔ وأخرجه مسلم/ الأيمان/نذر الكافر ومايفعل إذا أسلم: ١٦٥٦۔ وأخرجه الترمذی/الأيمان والنذور/ ماجاء فی وفاء النذر: ١٥٣٩

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ١٤٥/٤

❸ أخرجه البخاری/جزاء الصيد/من نذرالمشی إلی الكعبة: ١٨٦٦۔ وأخرجه مسلم/النذر/من نذر أن يمشی إلی الكعبة: ١٦٤٤۔ وأخرجه الترمذی/النذور والأيمان/ماجاء فيمن يحلف بالمشی ولا يستطيع: ١٥٣٦

❹ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٢٠١/٤

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔وہ سواری پر جائے اور ایک قربانی دے۔''

سوال: خطبہ پڑھتے ہوئے رسولِ مقبول ﷺ کی نظر ایک اعرابی پر پڑی، جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا بات ہے؟ اُس نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ جب تک رسول اللہ ﷺ خطبے سے فارغ نہ ہولیں، میں دھوپ میں ہی کھڑا رہوں گا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا إِنَّمَا النَّذْرُ فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ)) [1]

''یہ نذر نہیں ،نذر صرف اُن اُمور میں ہوتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جستجو ہو۔''

سوال: نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ایک بوڑھے کو دو شخص تھامے ہوئے لیے جارہے ہیں۔پوچھا:

((مَا بَالُ هٰذَا؟)) ''کیا بات ہے؟''

جواب ملا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ ، أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ)) [2]

''اپنے نفس کو عذاب کرے، اس سے اللہ تعالیٰ بے پروا ہے۔آپ ﷺ نے اُسے سوار ہو جانے کا حکم دیا۔''

سوال: دو شخصوں کو ملے جلے چلتے ہوئے دیکھ کر آپ ﷺ نے سبب دریافت فرمایا،معلوم ہوا کہ ان کی نذر اس طرح کی ہے۔

جواب: فرمایا:

---

[1] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)) : ۲/ ۲۱۲

[2] أخرجه البخاري/ جزاء الصيد/ من نذر المشي إلى الكعبة: ۱۸۶۵۔ وأخرجه مسلم/ النذر/ من أن يمشي إلى الكعبة: ۶۷۰۱

Marfat.com

((لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا ، إِنَّمَا النَّذْرُ فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ)) ❶

''یہ کوئی نذر نہ ہوئی۔ نذر تو صرف اسی میں ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو۔''

سوال: ایک سیاہ رنگ کی عورت آپ ﷺ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ میں نے نذر مانی تھی: اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو صحیح وسالم واپس لائے تو آپ ﷺ کے پاس دف بجاؤں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ ، وَإِلَّا فَلَا.)) ❷

''اگر نذر مانی ہے تو پوری کر لے ورنہ نہیں۔ اس نے کہا واقعی میں نے نذر مانی ہے۔''

چنانچہ آپ ﷺ بیٹھ گئے اور اس نے اپنی نذر پوری کی۔

یہ صحیح حدیث ہے۔ اس روایت کی دو توجیہات ہیں ایک تو یہ کہ آپ ﷺ نے اسے اس مباح نذر کے پورا کرنے کی اجازت اس لیے مرحمت فرمائی کہ اس کا دِل خوش ہو جائے، اُس کے صدمے کا بدلہ ہو جائے، اس کا دِل ایمان پر لگ جائے، قوتِ ایمانیہ اس میں آ جائے اور اس کی جو خوشی نبی ﷺ کی سلامتی میں تھی وہ پوری ہو جائے۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ اُس کی یہ نذر نیکی کی تھی کیونکہ اس میں خوشی کا اظہار تھا جو رسولِ کریم ﷺ کی تشریف آوری اور آپ ﷺ کی سلامتی اور آپ ﷺ کی اپنے دشمنوں پر فتح مندی کے بارے میں تھی جو اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو حاصل ہوئی تھی اور اسی طرح دینِ الٰہی کی بلندی اور غلبہ ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس نذر کو پورا کرنے کی اجازت دے دی۔

اطاعت کے کاموں میں نیابت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! میری ماں فوت ہوگئی اور ان کے ذمے نذر کے روزے

---

❶ مسند الامام احمد: ۲/ ۱۸۳

❷ أخرجه الترمذی/ المناقب/ مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه: ۳۶۹۰۔ وأخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ۵/ ۳۵۳ صحیح/ الألبانی

Marfat.com

رہ گئے ہیں۔

جواب: فرمایا:

((لِيَصُمْ عَنْهَا الْوَلِيُّ)) [1]

''اس کے ولی ادا کرلیں۔''

فتویٰ: یہ فرمان بھی صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ:

((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)) [2]

''جو مر جائے اور اس کے ذمے روزے رہ گئے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھ لے۔''

پس ایک گروہ کا خیال ہے کہ نذر کے روزے ہوں یا فرض روزے ہوں سب عام طور پر اسی حکم میں داخل ہیں۔ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ دونوں قسم کے روزے ولی ادا نہیں کر سکتے۔ تیسری جماعت کا قول ہے کہ نذر کے روزے رکھ سکتے ہیں، اصلی فرض کے نہیں رکھ سکتے۔ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا بھی یہی فتویٰ ہے اور ہے بھی یہی صحیح۔ اس لیے کہ فرض روزے فرض نماز کی طرح ہیں پس جس طرح نماز کوئی کسی کے بدلے پڑھ نہیں سکتا، جس طرح اسلام کوئی کسی کے بدلے لا نہیں سکتا، اسی طرح روزے بھی کوئی کسی کے بدلے رکھ نہیں سکتا۔ نذر تو مثل قرض کے اپنے ذمے ایک چیز کا لازم کر لینا ہے۔ پس اس میں ولی کی قضا بھی مقبول ہے، جیسے قرض کی ادائیگی میں اس کی ولایت مقبول ہے۔ یہ بالکل فقہ ہے۔ اسی قاعدے کے مطابق اس کی طرف سے حج بھی نہ کیا جائے اور زکوٰۃ بھی ادا نہ کی جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ تاخیر میں معذور ہو، جیسے ولی اُن روزوں کے بدلے کھانا کھلا سکتا ہے جو بوجہ عذر کے چھوٹ گئے ہوں، لیکن جس نے قصور کیا ہو اور بلا عذر ترک کر دیے ہوں، اسے دوسروں کی ادائیگی فرائض الٰہی کے بارے

---

[1] أخرجه ابن ماجه/ الكفارات/ من مات وعليه نذر: ۲۱۳۳۔ صحيحٌ/ الألبانيؒ

[2] أخرجه البخاری/ الصوم/ من مات وعليه صوم/ ۱۹۵۲۔ وأخرجه مسلم/ الصيام/ قضاء الصيام الميت: ۱۱۴۷

Marfat.com

میں مطلقاً نفع نہ دے گی ،اللہ کا حکم اسی پر تھا اور وہ صرف امتحاناً اور بطورِ آزمائش تھا، اس کے ولی کو یہ حکم نہ تھا، پس ایک کی توبہ، دوسرے کو ایک کا اسلام، دوسرے کو ایک کی نماز، دوسرے کو اسی طرح اور فرائض ایک کے دوسرے کو فائدہ نہ دیں گے جب کہ مرنے والے نے قصور کی وجہ سے، بے پروائی اور لا اُبالی کی وجہ سے مرتے دم تک انہیں ادا ہی نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

سوال: ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تو نذر مانی ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر دف بجاؤں گی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْفِی بِنَذْرِكِ))

''اپنی نذر پوری کرلے۔''

اس نے کہا: میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں جگہ جانور ذبح کروں، وہاں اہل جاہلیت ذبیحہ کیا کرتے ہیں۔ پوچھا:

((لِصَنَمٍ)) ''کسی بُت کے لیے؟''

اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا:

((لِوَثَنٍ)) ''کسی اور پوجے جانے کی چیز کے لیے؟''

کہا: نہیں۔ فرمایا:

((أَوْفِی بِنَذْرِكِ)) [1] ''اپنی نذر پوری کرلے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ میں نے بوانہ نامی جگہ ایک اونٹ کے نحر کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ:

((هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ؟))

''وہاں جاہلیت کے زمانے میں بُت پرستی تو نہیں ہوتی تھی؟''

لوگوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا:

((هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ ؟))

---

[1] أخرجه أبو داود/ الأيمان والنذور/ مايؤمر به من الوفاء بالنذر: ٣٣١٢۔ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانيؒ۔

Marfat.com

''وہاں ان کا کوئی میلہ تو نہیں لگتا تھا؟''

لوگوں نے اس کا بھی انکار کیا۔

جواب: تب آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْفِ بِنَذْرِكَ ، فَإِنَّهُ لَاوَفَاءَ بِالنَّذْرِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ.)) [1]

''جاؤ! اپنی نذر پوری کرو۔ یاد رکھو! اللہ کی نافرمانی میں اور جس چیز کا انسان مالک نہ ہو اس میں نذر کوئی چیز نہیں۔''

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه أبو داود/ الأيمان والنذور/ مايؤمر به من الوفاء بالنذر: ۳۳۱۳۔ صحيح/ الألباني

Marfat.com

بائیسواں باب

رسول اللہ ﷺ کے جہاد پر فتاویٰ

ظالم مسلمان حکام وامراء کے خلاف کیا جہاد جائز ہے؟

سوال: یارسول اللہ ﷺ! ظالم سرداروں سے ہم لڑیں؟

جواب: فرمایا:

((لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ. خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ))

''جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں، ان سے لڑائی نہ کرو۔ تمہارے بہتر سردار وہ ہیں، جن سے تم محبت رکھو اور جو تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لیے دعائیں کرو اور وہ تمہارے لیے۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔''

پھر یارسول اللہ ﷺ! ہم انہیں الگ ہی نہ کردیں؟ فرمایا:

((لَا ، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ))

''نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں، تم انہیں الگ نہ کرو۔''

پھر فرمایا:

((أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ)) [1]

''سنو! جس پر جو ولی بنادیا گیا ہو، پھر وہ اُسے اللہ کی معصیت کرتے دیکھے تو اس

---

[1] أخرجه مسلم/ الإمارة / خيار الأئمة وشرارهم : ۱۸۵۵

Marfat.com

کی اس نافرمانی کو برا جانے، لیکن اطاعت سے دستبردار نہ ہو۔''

فتویٰ: فرماتے ہیں:

((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ))

''تم پر سردار مقرر کیے جائیں گے کہ تم ان کی اچھائیاں، برائیاں دونوں پاؤ گے، پس جو شخص مکروہ سمجھے، وہ بری ہو گیا، جو انکار کرے، وہ سلامتی میں آ گیا لیکن جو راضی رہے اور پیروی کرے۔''

تو لوگوں نے پوچھا: ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا:

((لَا ، مَا صَلَّوْا)) ❶

''نہیں! جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

مسند احمد میں ہے:

((مَا صَلَّوا الْخَمْسَ)) ❷

''جب تک وہ پانچوں نمازیں پڑھتے رہیں۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم پر امیر و سردار ایسے ہوں کہ ہمیں ہمارے حق نہ دیں اور ہم سے اپنے حق طلب کریں؟

جواب: فرمایا:

((اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا ، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) ❸

''تم سنو اور مانو، اُن پر ہے جو انہوں نے اٹھایا اور تم پر وہ ہے جو تم پر لادا گیا ہے۔''

سوال: فرماتے ہیں:

((إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا))

---

❶ أخرجه مسلم/الإمارة / وجوب الإنكار على الأمر فيما نحالف......: ١٨٥٤

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)) : ٢٩٥/٦

❸ أخرجه مسلم/الإمارة/فى طاعة الأمراء وإن منعوا الحقوق: ١٨٤٦۔ وأخرجه الترمذى/ الفتن/ ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم: ٢١٩٩

Marfat.com

''میرے بعد حق داروں پر غیر مستحقین کو ترجیح ہو جائے گی اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا مانو گے۔''

پھر یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے جو اسے پائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا:

((تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ ، وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَکُمْ)) ❶

''جو حق تم پر ہے اسے ادا کرو اور جو حق تمہارا ہے، اسے اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔''

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وہ عمل بتایئے جو جہاد کے برابر ہو؟

جواب: فرمایا: میں تو ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر فرمانے لگے:

((هَلْ تَسْتَطِیْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ ، وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ؟))

''کیا تجھ سے ایسا ہو سکے گا کہ مجاہد کے گھر سے نکلتے ہی تو مسجد میں چلا جائے اور بے تھکے قیام میں برابر مشغول ہی رہے، روزے رکھتا چلا جائے، کسی دن نہ چھوڑے۔''

اُس نے کہا یہ طاقت کسے ہے؟ فرمایا:

((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآیَاتِ اللّٰهِ ،لَایَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ❷

''اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کی مثال اُس شخص جیسی ہے، جو صیام و قیام میں اور اللہ کے احکام کی بجا آوری میں ہی مشغول رہے۔ بالکل نہ تھکے، نہ غفلت کرے، یہاں تک کہ مجاہد لوٹ کر واپس اپنے گھر پہنچ جائے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! سب سے افضل کون شخص ہے؟

---

❶ أخرجه مسلم/الإمارة/ وجوب الوفا ببیعة الخلیفة......: ۱۸۴۳

❷ أخرجه مسلم/الجهاد/فضل الشهادة: ۱۸۷۸ ـ وأخرجه النسائی/الجهاد: ۳۱۱۵

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((مُؤْمِنٌ یُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ))

''مؤمن مجاہد، جو جان و مال راہِ الٰہی میں لٹا دے۔''

پوچھا اُس کے بعد؟ فرمایا:

((رَجُلٌ فِیْ شِعَبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰهَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ)) ❶

''وہ جو کسی گھاٹی میں ہو، اللہ سے ڈرتا ہوا اور لوگوں کی ایذاء رسانی سے الگ ہو۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک غار دیکھا جس میں پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے، میرے جی میں آیا کہ یہیں ٹھہر جاؤں، دُنیا سے یکسوئی اختیار کر کے یہاں کے پانی اور اس کے آس پاس کے پتوں پر اپنی زندگی بسر کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّیْ لَمْ أُبْعَثْ بِالْیَهُوْدِیَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ ، وَلٰکِنْ بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغَدْوَةٌ أَوْرَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ، وَلَمَقَامُ أَحَدِکُمْ فِی الصَّفِّ خَیْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ سِتِّیْنَ سَنَةً)) ❷

''سنو! میں یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ دُنیا میں نہیں بھیجا گیا، میں یکسوئی والے آسان دین کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہوں۔ اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو جانا ساری دنیا سے اور اس میں جو ہے سب سے بہتر ہے۔ تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا اس کی ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔''

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں راہِ الٰہی میں قتل کیا جاؤں، صبر کے ساتھ طلب

❶ أخرجه البخاری/الجهاد/أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله: ۲۷۸۶۔ وأخرجه مسلم/الإمارة/فضل الجهاد والرباط: ۱۸۸۸

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۵/۲۶۶

Marfat.com

ثواب کی نیت سے آگے بڑھتا ہوا نہ کہ پیچھے ہٹتا ہوا تو کیا رب العالمین میری تمام خطائیں معاف فرما دے گا؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ)) ''ہاں!''

پھر دریافت کیا کہ تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے پھر سے دوہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، إِلَّا الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ سَارَّنِيْ بِذٰلِكَ)) ❶

''ہاں! مگر قرض۔ ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے پوشیدہ یہ فرما دیا۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! آخر کیا وجہ ہے کہ تمام مؤمنوں کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے، مگر شہیدوں کی نہیں ہوتی؟

جواب: فرمایا:

((كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهِ فِتْنَةً.)) ❷

''تلوار کی چمک نے اس کی آزمائش پوری کر لی ہے۔''

سوال: اے محترم رسولِ کریم ﷺ! تمام شہیدوں میں سے افضل کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلَّذِيْنَ إِنْ يَلْقَوْا فِي الصَّفِّ يَلْفِتُوْنَ وُجُوْهَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلُوْا، أُولٰئِكَ يَنْطَلِقُوْنَ فِي الْغُرَفِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ، وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا، فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ)) ❸

''جو صف میں آنے کے بعد اپنا منہ پھیرے بغیر اللہ کی راہ میں کھپ جائے۔ یہ جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں براجمان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہنس کر اس کی طرف دیکھتا ہے اور جب تیرے رب کی نظر دنیا میں ہنسی کے ساتھ کسی بندے پر پڑ گئی تو وہ

---

❶ أخرجه النسائي / الجهاد / من قاتل في سبيل الله تعالى وعليه دين: ۳۱۵۷

❷ أخرجه النسائي / الجنائز / الشهيد: ۲۰۵۵ ـ صحيحٌ / الألباني

❸ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ۲۸۷/۵

Marfat.com

حساب کتاب سے پاک وصاف ہوگیا۔''

مجاہد فی سبیل اللہ کی پہچان:

سوال: اللہ کے رسول ﷺ کا کیا فتویٰ ہے کہ ایک شخص بہادری دکھانے کے لیے ،دوسرا حمایت قومی میں، تیسرا ریا کاری سے میدانِ جنگ میں لڑ رہا ہے، تو اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَنُ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ، فَهُوَ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ)) ❶

''جوکوئی اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے جہاد کرے، وہ ہے راہِ اللہ میں۔''

سوال: ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک شخص شہرت کے لیے، ایک شخص اپنی بڑائی کے لیے، ایک شخص مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے، ایک شخص اپنی بہادری کے جھنڈے بلند کرنے کے لیے لڑ رہا ہے تو راہِ الٰہی کا مجاہد کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَنُ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ)) ❷

''وہ جو کلمۂ الٰہی کو بلند کرنے کے لیے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔''

سوال: اللہ کے رسول ﷺ اس سوال کے جواب میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص راہِ الٰہی کا جہاد کرتا ہے لیکن وہ دنیا کا فائدہ ٹٹول رہا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا أَجُرَلَهٗ))

---

❶ أخرجه البخاری/ الجهاد /من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا: ٢٨١٠۔ وأخرجه مسلم/ الإمارة/ من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا فهو فی سبيل الله : ١٩٠٤

❷ أخرجه مسلم/الإمارة/من قاتل لتكون كلمةالله هی العليافهو فی سبيل الله : ١٩٠٤۔ وأخرجه أبوداود/الجهاد/من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا: ٢٥١٧۔ أخرجه الترمذی/فضائل الجهاد/ ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا: ١٦٤٦۔ وأخرجه النسائی/الجهاد/من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا: ٦/ ٢٣۔ وأخرجه ابن ماجه/الجهاد/النية فی القتال: ٢٧٨٣

Marfat.com

''وہ ثواب سے محروم ہے۔''

لوگوں کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اور سائل سے کہا کہ دوبارہ پوچھو شاید تم اپنا مطلب واضح نہیں کر سکے۔ اس نے پھر پوچھا آپ ﷺ نے پھر یہی جواب دیا:

((لَا أَجْرَ لَهٗ))

لوگوں نے اس سے پھر یہی کہا۔ اس نے سہ بار پوچھا۔ تیسری بار بھی نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا کہ:

((لَا أَجْرَ لَهٗ)) [1]

''اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔''

دورانِ قتال بعض جائز اُمور:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ایک مسلمان نے ایک مشرک کو میدان جنگ میں نیزہ مارتے ہوئے کہا کہ لیتا جا میں فارس کا نوجوان ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا بَأْسَ فِيْ ذٰلِكَ ، يُحْمَدُ وَيُؤْجَرُ.))

''اس میں کوئی حرج نہیں، تعریف بھی کی جائے گی اور اجر بھی دیا جائے گا۔''

جہاد کے لیے بھی اخلاص للہ کی شرط:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص غزوہ کرتا ہے، اجر و ذکر دونوں چاہتا ہے، اُسے کیا ملے گا؟

جواب: فرمایا: ((لَا شَيْءَ لَهٗ)) ''اُسے کچھ نہ ملے گا۔''

تین مرتبہ اُس نے اپنا سوال دہرایا اور تینوں مرتبہ یہی جواب پایا:

---

[1] أخرجه مسلم/الإمارة/من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله: ١٩٠٤۔ وأخرجه أبو داود/الجهاد/من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا: ٢٥١٦۔ وأخرجه الترمذى/فضائل الجهاد/ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا: ١٦٤٦۔ وأخرجه النسائى/الجهاد/من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا: ٣١٣٨۔ وأخرجه ابن ماجه/ الجهاد/ النية فى القتال: ٢٧٨٣

Marfat.com

((لَا شَیْءَ لَهُ))

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا کَانَ خَالِصًا لَهُ وَابْتُغِیَ بِهِ وَجْهُهُ)) ❶

''اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو صرف اسی کے لیے خالص ہو اور اس سے اسی کی رضا جوئی مطلوب ہو۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص راہِ الٰہی میں جہاد کرتا ہے مگر اس کے ذریعے وہ دُنیا کے اسباب کو تلاش کرتا ہے۔ (تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟)

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا أَجْرَ لَهُ))

''اسے بالکل اجر نہیں ملے گا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی۔ سائل سے کہا: تو پھر پوچھ، شاید نبی کریم ﷺ کو اپنا صحیح مطلب سمجھا نہیں سکا۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے یہی جواب دیا:

((لَا أَجْرَ لَهُ))

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر یہی کہا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا، آپ ﷺ نے پھر یہی فرمایا کہ:

((لَا أَجْرَ لَهُ)) ❷

''اس کے لیے کوئی اَجر نہیں۔''

عورتوں پر مردوں کی فضیلت:

سوال: سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوت میں سوال لاتی ہیں کہ مرد تو جہاد کرتے ہیں،

❶ أخرجه النسائی/ الجهاد/ من غزا یلتمس الأجر: ۳۱۴۲۔ حسنٌ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲/ ۲۹۰

Marfat.com

عورتوں کے لیے جہاد نہیں، عورتیں میراث میں بھی مردوں سے نصف پر ہیں۔

جواب: تو یہ آیت اتری: ﴿ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾ الخ '(نساء : ۳۲) یعنی ''جو فضیلت و بزرگی اللہ نے ایک کو ایک پر دے رکھی ہے اس کی تمنا نہ کیا کرو...... الخ'' ❶

شہداء کی اقسام:

سوال: نبی کریم ﷺ سے شہیدوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔

جواب: تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

((مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ)) ❷

''جو کہ راہِ الٰہی میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو راہِ الٰہی میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مر جائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔''

مومن، مسلمان کے قتل کی حرمت:

سوال: ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی مشرک پر میدان جنگ میں قتل کرنے کے لیے حملہ کیا لیکن اس نے اسی وقت کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں' پھر بھی اس نے اسے قتل کر ڈالا' اس پر آپ ﷺ نے سخت ناراضگی کے الفاظ فرمائے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کلمہ تو اس نے صرف جان بچانے کے لیے ہی کہا تھا۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۳۲۲/۶۔ وأخرجه الترمذی/التفسیر/ومن سورة النساء: ۳۰۲۲۔ وأخرجه الحاکم/التفسیر/تفسیر سورة النساء: ۳۱۹۵۔ صحیح الاسناد/ الألبانی

❷ أخرجه مسلم/الإمارة/بیان الشهداء: ۱۹۱۵

Marfat.com

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَنْ أَقْتُلَ مُؤْمِنًا)) ❶
''اللہ تعالیٰ نے کسی مؤمن کا قتل مجھ پر حرام کر دیا ہے۔''

سوال: سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ! یہ تو فرمائیے کہ اگر میں مشرکوں میں سے کسی سے مقابلہ کروں، وہ مجھ پر حملہ کر کے تلوار کا وار کرے، وہ ٹھیک اور کاری پڑے اور میرا ایک ہاتھ جڑ سے کاٹ دے، پھر وہ کسی درخت کی اوٹ میں پناہ میں چلا جائے اور کہہ دے کہ میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔ کیا اس کہنے کے بعد اس کا قتل کرنا میرے لیے روا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:
((لَا تَقْتُلْهُ)) ''اسے قتل نہ کرو۔''

وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، اور اس نے اپنے اسلام والی بات تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالنے کے بعد کہی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَ إِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)) ❷

''نہیں اسے قتل نہ کر کہ اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیری اس جگہ ہو گا جہاں تو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کی جگہ ہو گا جہاں وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا۔''

جہاد کے لیے اسلام و ایمان کی شرط:

سوال: ایک صاحب آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! پہلے اسلام لاؤں یا دشمنانِ دین سے جہاد میں لگ جاؤں؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه البزار / الإيمان / مايحرم دم العبد: ١١.

❷ أخرجه البخاري / المغازي: ٤٠١٩ـ وأخرجه مسلم / الإيمان / تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله: ٩٥

Marfat.com

((أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ))

’’پہلے اسلام لاؤ پھر جہاد کرو۔‘‘

چنانچہ وہ اسلام لایا، پھر لڑا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)) [1]

’’اس نے عمل بہت کم کیا اور اسے اجر بہت زیادہ دیا گیا۔‘‘

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو مجھ پر سب سے زیادہ خوف کس چیز کا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے اس کی زبان پکڑ کر فرمایا:

((هٰذَا)) [2] ’’اِس کا۔‘‘

❀❀❀❀❀

---

[1] أخرجه البخاري/الجهاد/عمل من صالح قبل القتال: ۲۸۰۸۔ وأخرجه مسلم/الإمارة/ثبوت الجنة للشهيد: ۱۹۰۰

[2] أخرجه الترمذي/الزهد/ماجاء في حفظ اللسان: ۲۴۱۰ صحيحٌ/ الألباني

Marfat.com

تیئسواں باب

دواء اور علاج کے متعلق فتاویٰ

سوال: ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہم دوا کرلیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ،عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ)) ❶

''ہاں۔سنو! اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں اُن کے علاج بھی پیدا کیے ہیں جو انہیں جانتے ہیں جانتے ہیں جو انجان ہیں انجان ہیں۔''

فتویٰ: سنن میں ہے کہ اعرابی کے اس سوال پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً ، أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَّاحِدًا))

''اے اللہ کے بندو! علاج کرایا کرو، اللہ نے جو بیماری رکھی ہے، اس کی شفا بھی رکھی ہے سوائے ایک بیماری کے۔''

''یارسول اللہ ﷺ! وہ بیماری کیا ہے؟'' فرمایا:

((اَلْهَرَمُ)) ❷

''بڑھاپا۔''

---

❶ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٤/ ٢٧٨

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)) : ٤/ ٢٧٨ـ وأخرجه أبوداود/الطب: ٣٨٥٥ـ وأخرجه الترمذی / الطب/ماجاء فی الدواء والحث عليه: ٢٠٣٩ ـ وأخرجه ابن ماجه/الطب/ماأنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء: ٣٤٣٦ـ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

دواء، علاج اور تقدیر:

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جو دم جھاڑ ہم کرتے ہیں، جو دوا علاج کراتے ہیں اور جو بچاؤ کی تدبیریں کرتے ہیں، کیا ان سے تقدیر میں کچھ ردوبدل ہو جاتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)) ❶

''خود وہ بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا دوا اور علاج کوئی فائدہ کرتا ہے؟

جواب: فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَهَلْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ دَاءٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً)) ❷

''سبحان اللہ! وہ کون سی بیماری ہے جس کی شفا اللہ تعالیٰ نے مقرر نہ فرمائی ہو۔''

اللہ پر توکل کرنے والوں کی شانِ عظیم:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی امت کے جو ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں جائیں گے، وہ کون ہیں؟

جواب: فرمایا:

((هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) ❸

''وہ لوگ جو بدشگونی نہیں لیتے، جو داغ نہیں لگواتے اور نہ وہ دم (غیر شرعی)

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۳/۴۲۱۔ وأخرجه الترمذی/الطب/ماجاء فی الرقی والأدویة: ۲۰۶۵۔ وأخرجه ابن ماجه/الطب/ماأنزل الله داء إلا أنزل له شفاء: ۳۴۳۷۔ حسنٌ صحیحٌ / الألبانیؒ

❷ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۵/۳۷۱

❸ أخرجه البخاری/الطب/من لم یرق: ۵۷۵۲۔ وأخرجه مسلم/الإیمان/الدلیل علی دخول طوائف المسلمین الجنة......: ۲۲۰

Marfat.com

کرواتے ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے، جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

غیر شرعی، شرکیہ دم کی ممانعت:

سوال: صحیح مسلم شریف میں ہے کہ آلِ عمرو بن حزم نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں دَم کرنا یاد تھا جس سے ہم بچھو کاٹے کا دم کیا کرتے تھے۔ اب آپ ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا ہے۔؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْرِضُوا عَلَیَّ رُقَاکُمْ))

''جو پڑھ کر دم کرتے تھے، وہ مجھے سناؤ۔''

انہوں نے سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَرٰی بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ یَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْیَفْعَلْ)) [1]

''اس میں کوئی حرج نہیں، جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ ایسا کرے۔''

سوال: رسول اللہ ﷺ سے جھاڑ پھونک کی نسبت سوال کیا گیا۔

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَعْرِضُوا عَلَیَّ مِنْ رُقَاکُمْ))

اپنے دم والے الفاظ میرے سامنے پیش کرو۔''

پھر فرمایا:

((لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ فِیْهِ شِرْكٌ)) [2]

''جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔''

درد کا دم:

سوال: سیّدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے استفسار کیا کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرے بدن میں اس جگہ درد ہے۔

---

[1] أخرجه مسلم/الطب/استحباب الرقيه من العين والنملة والحمة...... : ۲۱۹۹

[2] أخرجه مسلم/الطب/استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة: ۲۱۹۹

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((ضَعْ یَدَكَ عَلَى الَّذِیْ یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ :بِاسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا ، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ:أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)) ❶

''وہیں اپنا ہاتھ رکھ لو اور یہ پڑھو۔ تین دفعہ بسم اللہ اور سات دفعہ ((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ))''

سب سے زیادہ آزمائش والے لوگ:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلْأَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ ، الرَّجُلُ یُبْتَلٰى عَلٰى حَسَبِ دِیْنِهٖ ، فَإِنْ كَانَ رَقِیْقَ الدِّیْنِ ابْتُلِیَ عَلٰى حَسَبِ ذَاكَ ، وَإِنْ كَانَ صَلْبَ الدِّیْنِ ابْتُلِیَ عَلٰى حَسَبِ ذَاكَ ، فَمَا یَزَالُ الْبَلَایَا بِالرَّجُلِ حَتّٰى یَمْشِیَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَمَاعَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ)) ❷

''انبیاء علیہم السلام، پھر اس سے کم درجے کے لوگ، پھر ان سے کم درجے والے انسان کی آزمائش، اس کے دین کے اندازے پر ہوتی ہے۔ اگر وہ کمزور دین والا ہے تو ویسی ہی اُس کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ انسان پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلنے پھرنے لگتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی خطاء نہیں ہوتی۔''

سوال: ابنِ ماجہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ بلاؤں والے کون ہیں؟

---

❶ أخرجه مسلم/الطب/استحباب وضع يده على موضع الألم: ۲۲۰۲

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ۱۷۴/۱۔ وأخرجه الترمذی/الزهد/ماجاء فی الصبر على البلاء : ۲۳۹۸۔ وأخرجه ابن ماجه/الفتن/الصبر على البلاء: ۴۰۲۳۔ حسنٌ صحيحٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((اَلْأَنْبِيَاءُ)) ''انبیاء علیہم السلام۔''

یارسول اللہ ﷺ! اس کے بعد کون؟ فرمایا:

((ثُمَّ الصَّالِحُونَ ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَايَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَ ةَ يُحَوِّبُهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ)) ❶

''''نیک صالح لوگ۔ ان میں سے ایک ایک کی فقیری کے ساتھ یہاں آزمائش ہوتی تھی کہ اُسے سوائے عبادت کے کوئی اور چیز میسر نہیں آتی تھی۔ سنو! وہ تو بلاؤں میں ایسے خوش رہتے تھے جیسے تم عافیت میں خوش رہتے ہو۔''

بیماریوں پر اجر و ثواب:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! یہ جو بیماریاں ہمیں آتی رہتی ہیں ان میں ہمیں کوئی اجر بھی ملتا ہے؟

جواب: فرمایا:

((كَفَّارَاتٌ)) ''ہاں! یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔''

اس پر سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ گو تھوڑی سی ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنْ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا)) ❷

''گویا کانٹا ہی لگا ہو یا اس سے بھی کم ہو۔''

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس پر دعا کی کہ مجھے ہمیشہ بخار رہے لیکن ایسا کہ حج سے، عمرے سے، اللہ کی راہ میں جہاد سے، جماعت کی فرض نماز سے میں محروم نہ رہ جاؤں۔ پس آپ کو آخری وقت تک جو انسان ہاتھ لگاتا تو بدن میں بخار موجود پاتا۔

سوال: بدویوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات شروع کیے: کیا اس میں کوئی حرج

❶ أخرجه ابن ماجه / الفتن / الصبر على البلاء: ٤٠٢٤ ـ صحيحٌ / الألبانيؒ

❷ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)): ٣/ ٢٣

Marfat.com

ہے، کیا فلاں بات میں کوئی حرج ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((عِبَادَ اللّٰهِ ، وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ شَيْئًا ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ الْحَرَجُ.))

''اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے سب حرج ہٹا دیے ہیں، حرج صرف اس پر ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی کسی طرح کی آبروریزی کرے، یہ حرج کی بات ہے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کیا دوا، علاج میں کوئی گناہ ہے؟ فرمایا:

جواب:

((تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهٗ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَمَ))

''اے اللہ کے بندوں دوا علاج کرو، اللہ نے جو بیماری رکھی ہے اس کی شفا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے۔''

سوال: پھر پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! بہترین چیز جو اللہ کی طرف سے بندے کو عطا ہوئی ہو کیا ہے؟ فرمایا:

جواب: ((خُلُقٌ حَسَنٌ)) [1] ''اچھے اخلاق۔''

مینڈک کی ممانعت:

فتویٰ: ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اس کے قتل سے منع فرما دیا۔ [2]

بیماری میں ریشمی کپڑے کی اجازت:

فتویٰ: سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ

---

[1] أخرجه ابن ماجه/الطب/ماأنزل الله داء إلا أنزل له شفاء: ٣٤٣٦۔ صحيحٌ/ الألبانیؒ

[2] أخرجه أبوداود/الطب/فی الأدوية المكروهة: ٣٨٧١۔ وأخرجه النسائی/الصيد والذبائح/ الضفدع : ٤٣٦٠۔ وأخرجه ابن ماجه/الصيد /ماينهی عن قتله: ٣٢٢٣۔ صحيحٌ / الألبانیؒ

Marfat.com

سے جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی۔

طب میں مہارت کا حکم:

فتویٰ: نبی کریم ﷺ نے فتویٰ دیا ہے کہ جو طب نہ جانتا ہو اور پھر علاج کرے وہ ذمہ دار ہے۔ اس کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ماہر طبیب ہو پھر اس سے کسی کے علاج میں خطا ہو جائے تو اس کی پکڑ نہیں۔ [1]

ورزش بھی علاج ہے:

سوال: حج کے راستے میں پیدل چلنے والوں نے آپ ﷺ سے اپنے تھک جانے اور کمزور ہو جانے کی شکایت کی۔

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِسْتَعِنُوْا بِالنَّسْلِ ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكُمُ الْأَرْضَ وَتُخِفُّوْنَ لَهُ)) [2]

''چھوٹے چھوٹے قدموں سے کچھ دیر تیز چل لیا کرو، اس سے تمہیں کچھ مدد مل جائے گی۔''

چنانچہ لوگوں نے ایسا کیا اور ہلکا پن بھی انہیں محسوس ہوا۔ ابن مسعود دمشقی نے تو اس روایت میں حوالہ صحیح مسلم کا دیا ہے، لیکن یہ حدیث مسلم شریف میں نہیں ہے، بلکہ یہ مسلم والی سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ مطول حدیث میں زیادتی ہے، جو صفت حج نبی میں مروی ہے۔ ہاں! اسناد اس کی بھی حسن ہیں۔

نظر بد پر دَم کی اجازت:

سوال: سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو تو نظر بہت جلد لگ جایا کرتی ہے، کیا دَم کرنے کی اجازت ہے؟

---

[1] أخرجه أبوداود/الديات/فيمن تطبب بغير علم فأعنت: ٤٥٨٦۔ وأخرجه النسائي/القسامة/صفة شبه العمد وعلى من دية الأجنة وشبه العمد: ٤٨٣٤۔ وأخرجه ابن ماجه/الطب/من تطبب ولم يُعلم منه طب: ٣٤٦٦۔

[2] أخرجه مسلم/الحج/حجة النبي ﷺ: ١٢١٨

Marfat.com

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)) ❶

''ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جانے والی ہوتی تو نظر سبقت کر جاتی۔''

موطا امام مالک میں ہے کہ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں بچوں کو لے کر ان کے کھلانے والی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((مَالِي أَرَاهُمَا ضَارِعَيْنِ))

''یہ بچے اتنے کمزور کیوں ہیں؟''

انہوں نے کہا: اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! نظر انہیں تو لپک کر لگتی ہے اور ہم اس لیے دَم نہیں کراتے کہ ہمیں نہیں معلوم، آپ ﷺ کی مرضی کے مطابق ہو یا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِسْتَرْقُوا لَهُمَا ، فَإِنَّهُ لَوْ سَبَقَ شَيْءٌ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)) ❷

''دَم کرلیا کرو، اگر کوئی چیز مقدر سے آگے بڑھ جانے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔''

جادو کے لیے دَم:

سوال: جس پر جادو کیا گیا ہو، اُس پر سے جادو ہٹانے (نشرہ) کی بابت رسولِ اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا گیا۔

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)) ❸

''یہ شیطانی کام ہے۔''

جادو کا اتروانا دو قسم پر ہے ایک تو جادو کو اسی جیسے جادو سے اتروانا، یہ شیطانی فعل ہے۔ جادو شیطان کا کام ہے، جب اُتارنے والا اور اتروانے والا، اس سے نزدیکی کرتا ہے تو وہ اپنا

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ٦/٤٣٨۔ وأخرجه البخاری/الطب/رقية اللعين: ٥٧٣٨

❷ أخرجه مالك/العين/الرقية من العين: ١٨١٢

❸ أخرجه أبوداود/الطب/فی النشرة ٣٨٦٨۔ صحيح/ الألبانی

Marfat.com

عمل اس پر باطل کر دیتا ہے، جس پر جادو کیا گیا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ جادو کو جائز دم سے اور استعاذہ کی دعائیں پڑھنے سے اور دیگر دعاؤں سے اور دواؤں سے اتارا جائے یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جادوگر ہی جادو کھولتا ہے، اس سے مراد بھی پہلی قسم ہے، جو بُری قسم ہے۔

وباء اور طاعون وغیرہ:

سوال: رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی نسبت پوچھا گیا۔

جواب: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ عَذَابًا يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَّعْلَمُ أَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَهٗ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ)) [1]

''یہ وہ عذاب ہے جو تم سے پہلے کے لوگوں پر بھیجا گیا تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے، جو شخص کسی شہر میں ہو اور وہاں طاعون آ جائے، پھر بھی وہیں ٹھہرا رہے۔ صبر کے ساتھ طلب ثواب کی نیت سے یہ یقین کر کے کہ اللہ نے اس کی قسمت میں، جو لکھا ہے، وہی اسے پہنچے گا تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔''

سوال: سیّدنا فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! جہاں ہم رہتے ہیں اور جہاں ہمارا کام کاج وغیرہ ہے وہ جگہ بڑی وبائی جگہ ہے، وہاں سخت وباء ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْهَا عَنْكَ، فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفُ)) [2]

''پھر اسے چھوڑ دو، قرف میں تو برباد ہونا ہے۔''

---

[1] أخرجه البخاري/الطب/أجر الصابر على الطاعون: ٥٧٣٤

[2] أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٤٥٢/٣

Marfat.com

سبحان اللہ! اس حدیث شریف میں تندرستی کا زبردست گر بتلا دیا گیا ہے۔ زمین اور ہوا کی صلاحیت حاصل کرنا سمجھایا گیا ہے جیسے کہ پانی اور غذا کی صلاحیت ضروری چیز ہے۔ ان چاروں کی صلاحیت سے بدن بھی صلاحیت والا ہو جاتا ہے اور تندرستی بفضلہ قائم رہتی ہے۔

فال وغیرہ کے بارے میں فتویٰ:

سوال: نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ))

''شگون کوئی چیز نہیں۔ بہترین شگون نیک فالی ہے۔''

لوگوں نے دریافت کیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا:

((اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)) ❶

''نیک کلمہ جسے تم میں سے کوئی سن لے۔''

سوال: اور روایت میں ہے کہ:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ))

''ایک بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، نہ شگون کوئی چیز ہے، ہاں! مجھے فال اچھی لگتی ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ''فال کیا ہے؟'' فرمایا:

((اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)) ❷

''نیک کلمہ۔''

سوال: جب آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ))

''بیماری میں تعدی نہیں ہوتی اور شگون بھی کوئی چیز نہیں اور ھامہ کی بھی کچھ حقیقت نہیں ہے اور صفر کی نحوست بھی کچھ نہیں۔''

---

❶ أخرجه البخاری/الطب/الطيرة: ٥٧٥٤۔ وأخرجه مسلم/السلام/الطيرة والفال وما يكون فيه الشوم: ٢٢٢٣

❷ أخرجه البخاری/الطب/الفال: ٥٧٥٧۔ وأخرجه مسلم/الطب/الطيرة……: ٢٢٢٤

Marfat.com

تو ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اونٹوں میں کھجلی والا اونٹ آ کر مل جائے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ الْقَدَرُ ، فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ)) ❶

''یہ بیماری کا متعدی ہونا نہیں بلکہ تقدیر میں یوں ہی تھا ورنہ بتلاؤ پہلے کو کس نے کھجلی کی؟''

جو لوگ اسباب کے منکر ہیں ان کے لیے یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی، اس میں تو تقدیر کا اثبات ہے اور کل اسباب کا فاعل اول اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانا ہے، اس لیے کہ اگر سبب اپنے سے اگلے سبب کی طرف، پھر وہ اس سے اگلے کی طرف اس طرح چلا ہی جائے تو اسباب کا تسلسل لازم آئے گا جو ممتنع ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس تسلسل کو یہ فرما کر توڑ دیا کہ پہلے کھجلی والے اونٹ پر کس کی بیماری نے تعدی کی؟ اس لیے اگر اس کا جواب یہ ہو کہ اسے کسی اور کی خارش لگی تو پھر سوال ہو گا کہ اسے کس کی لگی، اسی طرح تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے۔

سوال: ایک عورت نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! ہم نے ایک نئے گھر میں رہنا شروع کیا ہے۔ ہماری تعداد یہاں آنے کے وقت بہت تھی لیکن یہاں آ کر تعداد بھی کم ہو گئی اور مال میں بھی کمی آ گئی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوهَا ذَمِيمَةً)) ❷

''پھر اُسے برائی والا کر کے چھوڑ دو۔''

یہ حدیث اس حدیث کے موافق ہے کہ جس میں ہے:

((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ ، وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ))

---

❶ أخرجه البخاری/ الطب/ لاهامة: ٥٧٧٠۔ وأخرجه مسلم/السلام/ لا عدوی ولا طيرة ولا هامة ولاصفر......: ٢٢٢٠۔ وأخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٢٤/٢

❷ أخرجه مالك/الإستئذان /مايتقى من الشوم: ١٨٨٤۔ صحيحٌ لغيره/ تخريج فضيلة الشيخ/ سليم بن عيد الهلالی حفظه الله۔ رقم الحديث عنده: ١٩٥٩۔ وقال: حسنه شيخنا الالبانیؒ

Marfat.com

''اگر کسی چیز میں بدشگونی ہے تو تین چیزوں میں ہے، گھوڑا، گھر اور عورت میں۔''

اس میں باریک اسباب کے اثبات کی دلیل ہے جو عموماً لوگوں کی نگاہوں میں نہیں جچتا۔ ہاں! جب اس کا عمل ہو جائے تب نگاہ وہاں تک پہنچتی ہے۔ بہت سے ایسے اسباب بھی ہیں، جن کا اسباب ہونا اس وقت معلوم ہوتا ہے، جب ان کا اثر ظاہر ہو جائے۔ یہ باریک اور پوشیدہ اسباب ہیں۔ ان کے برخلاف ایسے اسباب بھی ہیں جن کی سببیت بالکل ظاہر ہے۔ لوگوں کا یہ قول اسباب خفی میں سے ہے کہ فلاں منحوس طالع کا آدمی ہے فلاں کے قدم بے برکت ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں اسی پوشیدہ سبب کی طرف اشارہ کیا ہے، اس شق کو باطل نہیں کیا۔ آپ ﷺ کے اس فرمان کا کہ:

((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ))

''اگر کسی چیز میں بدشگونی ہے تو ان تین میں ہے۔''

مطلب ہے کہ ان میں ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اور کسی میں نہیں۔ جیسے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((اَلشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ ، فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْشُرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ ، وَأَنْهٰى أُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ)) [1]

''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں شفاء ہے تو سینگی لگوانے میں، شہد کے شربت میں اور آگ کے داغ میں ہے لیکن میں آگ سے داغ لگوانا ناپسند رکھتا ہوں۔''

سوال: فرماتے ہیں:

((مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَتِهٖ فَقَدْ أَشْرَكَ))

''جو شخص اپنے کسی کام سے، کسی بدشگونی کی بناء پر لوٹ آئے وہ مشرک ہو گیا۔''

لوگوں نے پوچھا ''پھر اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا:

---

[1] أخرجه البخاري/الطب/الطيرة: ٥٠٩٤ـ وأخرجه مسلم/السلام/الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم: ٢٢٢٥

Marfat.com

((أَنْ يَقُوْلَ أَحَدُهُمْ: أَللّٰهُمَّ لَاطَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ ، وَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) [1]

''یہ کہہ دینا ((أَللّٰهُمَّ لَاطَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَاإِلٰهَ غَيْرُكَ)) ''اے اللہ! نیک فال اور شگون صرف تیرا ہو سکتا ہے۔ خیر اور بھلائی بھی صرف تیری طرف سے ہی ملتی ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق بھی نہیں۔''

❀❀❀❀❀

[1] أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ٢/ ٢٢٠

Marfat.com

چوبیسواں باب

متفرق فتاویٰ

کبیرہ گناہ سے توبہ کے طریقے:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے تو کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟))

''کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟''

اس نے کہا: نہیں۔ پوچھا:

((فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ))

''کیا تمہاری خالہ ہیں؟''

کہا: ''جی ہاں۔'' فرمایا:

((فَبِرَّهَا)) [1]

''ان سے سلوک واحسان کرو۔''

سوال: ایک انصاری مسلمان، مرتد ہو گیا، مشرکوں میں جاملا، پھر نادم ہو کر اپنی قوم والوں میں مل گیا۔ رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں سوال بھیجا: کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

جواب: ان کے سوال پر آیت:

﴿ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲/ ۱٤ـ وأخرجه الترمذی/البر والصلة /ماجاء فی بر الخالة : ۱۹۰۵ـ وأخرجه الحاکم فی کتابه((المستدرك)): ٤/ ١٥٥

Marfat.com

حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

(آلِ عمران : ۸۶تا۸۹)

''اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیونکر راہِ حق پر لائے گا جو کافر ہو گئے اپنے ایمان لانے کے بعد اور اس بات کی گواہی بھی دے چکے کہ اللہ کا رسول (محمد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم) برحق ہے۔ (سچا پیغمبر ہے) اور ان کے پاس (اللہ کی توحید اور نبی کائنات کی رسالت کی) کھلی کھلی اور واضح نشانیاں بھی پہنچ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو سیدھی راہ پر نہیں لاتا۔ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی پھٹکار ہے۔ وہ ہمیشہ اس (پھٹکار یا جہنم) میں رہیں گے (کیونکہ پھٹکار والوں کا ٹھکانہ دراصل ہی ہے وہی) ان کا عذاب ہلکا ہو گا نہ ان کو مہلت ملے گی، مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے بعد توبہ کر لی (یعنی پھر صدق دل سے مسلمان ہو گئے) اور اپنا ایمان درست کر لیا تو بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نہایت بخشنہار اور مہربان ہے۔''

نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُسے اس کی خبر کی، وہ پھر سے مسلمان ہو گیا۔ ❶

سوال: ایک صاحب نے کوئی ایسا کام کرلیا جس سے جہنمی بن جائے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

جواب: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((أَعْتِقُوْا عَنْهُ)) ❷

''اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو۔''

---

❶ أخرجه النسائي/ التحريم/ توبة المرتد: ۴۰۷۳۔ صحيح الاسناد/ الألبانیؒ

❷ اخرجه احمد فی كتاب المسند: ۴/ ۴۹۰

Marfat.com

راستے کا حق:

سوال: آپ ﷺ سے ﴿وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ کی تفسیر پوچھی گئی۔

جواب: تو فرمایا:

((كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ أَهْلَ الطَّرِيْقِ ، وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ، فَذٰلِكَ الْمُنْكَرُ الَّذِيْ كَانُوْا يَأْتُوْنَهُ)) ❶

''وہ راہ چلتوں (مسافروں) پر کنکریاں پھینکتے تھے اور اُن سے مذاق کرتے تھے، یہی وہ برائی ہے، جو وہ کرتے تھے۔''

سچے مومن کی پہچان:

سوال: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ مومن بزدل ہو؟ فرمایا: ہاں۔

تو کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ مومن بخیل ہو؟ فرمایا:

((نَعَمْ)) ''ہاں۔''

تو کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ مومن جھوٹا ہو؟ فرمایا:

((لَا)) ❷ ''ہرگز نہیں۔''

سوال: ایک عورت نے سرکارِ مدنی ﷺ سے سوال کیا کہ میری سوکن ہے تو کیا مجھے اجازت ہے کہ میرے خاوند نے جو مجھے نہ دیا ہو وہ بھی میں اس کے دینے میں ظاہر کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)) ❸

''جو نہ دیا گیا ہو، اس کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے، جیسے دو جھوٹ کے کپڑے پہننے والا۔''

---

❶ مسند الامام احمد: ٣٤١/٦

❷ أخرجه مالك الكلام والغيبة والتقى/ماجاء فى الصدق والكذب: ١٩٢٨ ـ ضعيف الاسناد/ تخريج فضيلة الشيخ الهلالي

❸ أخرجه البخارى/النكاح /المتشبع بما لم ينل: ٥٢١٩ ـ وأخرجه مسلم/اللباس/النساوالكاسيات العاريات: ٢١٣٠

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ اس کا سوال یہ تھا کہ کیا مجھے جائز ہے کہ جو کچھ میرے خاوند نے مجھے نہ دیا ہو میں مشہور کر دوں کہ اس نے مجھے یہ دیا اور وہ دیا۔

سوال: ایک صاحب نے اللہ کے رسول ﷺ، رسولوں کے سردار ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی عورت پر کوئی جھوٹ بات کہہ سکتا ہوں؟

جواب: فرمایا:

((لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ))

''جھوٹ میں کوئی بھلائی نہیں۔''

اچھا تو کیا میں اسے دھمکا سکتا ہوں اور باتیں بنا سکتا ہوں؟ فرمایا:

((لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ)) ❶

''اس میں کوئی گناہ نہیں۔''

شرک سے متعلقہ فتوے:

فتویٰ: فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((إِتَّقُوا هٰذَا الشِّرْكَ ، فَإِنَّهُ أَخْفٰى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ))

''شرک سے ہوشیار رہو، اس کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ رہتی ہے۔''

تو آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ فرمایا:

((قُولُوا: أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ)) ❷

یہ دعا پڑھا کرو: ((أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ)) یعنی ''اے اللہ ہم تیرے ساتھ شرک کرنے سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں جسے ہم

---

❶ أخرجه مالك/الكلام والغيبة/ماجاء فى الصدق والكذب: ١٩٢٤۔ موقوف صحيح / تخريج فضيلة الشيخ سليم بن عيدالهلالى والحديث عنده برقم: ٢٠٠٤

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٤٠٣/٤

Marfat.com

جانتے ہوں اور تجھ سے استغفار کرتے ہیں، اس سے جسے ہم نہ جانتے ہوں۔''

سوال: ایک مرتبہ زبانِ رسالت مآب ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا کہ:

((إِنَّ أَخْوَفَ مَاأَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ))

''مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ چھوٹے شرک کا ڈر ہے......'' تو پوچھا گیا کہ چھوٹا شرک کیا ہے؟

آپ ﷺ نے بتلایا کہ:

((اَلرِّيَاءُ ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جَزَى النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، اِذْهَبُوا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُ وْنَ فِي الدُّنْيَا ، فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً)) ❶

''وہ ریاکاری ہے۔ ان سے قیامت والے دن جب ہر شخص کو بدلہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ جن کو دکھانے کے لیے تم نے نیکیاں کی تھیں، انہی کے پاس جاؤ، دیکھو تو وہاں کوئی بدلہ پاتے ہو۔؟''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کون ہیں؟

جواب: فرمایا:

((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَامِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَمَنْ خَلْفِه ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ)) ❷

''زیادہ مال والے لوگ سوائے ان کے جو ہر وقت اس طرح کیا کریں یعنی دائیں بائیں، آگے پیچھے یعنی ہر نیک کام میں خرچ کرتے رہیں، ایسے لوگ بہت کم ہیں۔''

سوال: آیت اتری ہے: ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه ((المسند)) : ٤٢٨/٥

❷ أخرجه مسلم/الزكاة/تغليظ من لا يؤدي الزكاة: ٩٩٠

Marfat.com

(الانعام: ۸۲) یعنی جولوگ ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان کو ظلم سے بچائے رکھا ان کے لیے امن ہے اور وہی راہ یافتہ ہیں'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو گناہ سے بالکل ہی بچا ہوا ہو؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَیْسَ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاقَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ)) ❶

''یہاں ظلم سے مراد مطلق گناہ نہیں بلکہ ظلم سے مراد یہاں شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان علیہ السلام کا اپنے بیٹے سے یہ فرمانا نہیں سنا: ﴿ يَا بُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ (لقمان: ۱۳) ''یعنی پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا، دیکھو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔''

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے، اس وقت ان میں مسیح دجال کی بابت بات چیت ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟))

''سنو! میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک چیز پوشیدہ شرک ہے۔''

انہوں نے دریافت کیا:

((مَا هُوَ اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ؟))

''یہ پوشیدہ شرک کیا ہے؟''

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ ، فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ)) ❷

---

❶ أخرجه البخاری/احادیث الأنبياء/قول الله تعالى: ﴿ولقد اتينا لقمن الحكمة﴾: ٣٤٢٩۔ وأخرجه مسلم/الإيمان/صدق الإيمان: ١٢٤

❷ أخرجه ابن حبان/الزهد/الرياء والسمعة: ٤٢٠٤

Marfat.com

''پوشیدہ شرک یہ ہے کہ: انسان نماز کے لیے کھڑا ہو اور دیکھے کہ فلاں کی نگاہ مجھ پر ہے، تو بہت اچھی طرح سنوار کر نماز ادا کرے کیونکہ وہ دوسرا اسے دیکھ رہا ہے۔''

اُمراء کی اطاعت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اُس سردار کی بھی اطاعت کی جائے جس نے لکڑیاں جمع کرا کر، ان میں آگ لگوا کر، لوگوں کو اس میں کود پڑنے کا حکم دیا ہو؟

جواب: فرمایا:

((لَوْدَخَلُوْهَا مَاخَرَجُوْا مِنْهَا إِلیٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ)) ❶

''اگر وہ اس میں کود پڑتے تو قیامت تک اس آگ میں سے نکل نہ سکتے۔ اطاعت تو شرعی اُمور میں سے نیکی کے کاموں میں ہے۔''

اور روایت میں ہے کہ فرمایا:

((لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) ❷

''خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت کوئی چیز نہیں۔''

اور روایت میں ہے کہ:

((مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلَا تُطِيْعُوْهُ))

''ان سرداروں میں سے جو بھی اللہ کی نافرمانی کو کہے اس کی بات نہ مانو۔''

نبی کریم ﷺ کے اس فتوے سے صاف ثابت ہو گیا کہ کوئی امیر و سردار ہو، کسی کی بھی معصیت میں حکم برداری حلال نہیں، اس میں کسی کی کوئی بھی تخصیص نہیں۔

---

❶ أخرجه البخاری/المغازی/سرية عبدالله بن حذافة السهمی......: ٤٣٤٠ـ وأخرجه مسلم/ الإمارة/ وجوب طاعة الأمراء فی غير معصية: ١٨٤٠ـ وأخرجه أبوداود/ الجهاد/ الطاعة: ٢٦٢٥ـ وأخرجه النسائی/البيعة/جزاء من أمر بمعصية فأطاع: ٤٢١٠

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ١/ ١٣١ـ وأخرجه ابن ماجه/الجهاد/لاطاعة فی معصية الله: ٢٨٦٣

Marfat.com

سدِ ذرائع:

سوال: اللہ کے رسول ﷺ کی زبانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ حدیث سنی کہ:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ))

''تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کو گالی دے۔''

تو انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کو گالی دے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَسُبُّ الرَّجُلَ أَبَا الرَّجُلِ وَأُمَّهُ ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَأُمَّهُ)) ❶

''اس طرح کہ آدمی کسی کے ماں باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے گا۔''

سوال: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ:

((إِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ))

''تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔''

تو آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ ماں باپ کی نافرمانی کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)) ❷

''کسی کے ماں باپ کو یہ گالی دے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذرائع کا اعتبار شریعت میں ہے، شریعت چاہتی ہے کہ برائی کے ذرائع بھی بند کردے۔ اس قاعدے کے بہت سے شاہد گزر چکے ہیں اس لیے ہم یہاں انہیں نہیں دہراتے۔

---

❶ أخرجه البخاري/الأدب/لايسب الرجل والديه: ٥٩٧٣۔ وأخرجه مسلم/الإيمان/بيان الكبائر وأكبرها: ٩٠۔ وأخرجه الترمذي/البر والصلة/ماجاء في عقوق الوالدين: ١٩٠٢

❷ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ٢/٢١٧

Marfat.com

پڑوسی:

سوال: نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھتے ہیں:

((مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنٰی؟))

''تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

سب نے کہا: وہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَۃٍ أَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ أَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَأَۃِ جَارِہٖ قَالَ فَقَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِی السَّرِقَۃِ))

''سنو! دس عورتوں سے زنا کرنا اس سے ہلکا ہے کہ انسان اپنی پڑوسن سے زنا کرے۔ اچھا: بتلاؤ چوری کی بابت کیا کہتے ہو؟''

جواب دیا کہ حرام ہے۔ فرمایا:

((لَأَنْ یَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَۃِ أَبْیَاتٍ أَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ أَنْ یَّسْرِقَ مِنْ جَارِہٖ)) [1]

''دس گھروں سے چوری کرنا اس سے ہلکا ہے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے ہاں سے چوری کرے۔''

غیبت:

سوال: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا:

((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ؟))

''جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟''

انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ عالم ہیں۔ فرمایا:

((ذِکْرُكَ أَخَاكَ بِمَا یَکْرَہُ))

''اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے مکروہ معلوم ہو۔''

یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہمارے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو تب بھی؟ فرمایا:

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ٦/٨

Marfat.com

((إِنْ كَانَ فِيهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) ❶

''اگر وہ بات تمہارے اُس بھائی میں پائی جاتی ہے اور تو نے اس کا تذکرہ پشت پیچھے کیا تو وہ غیبت ہے اور اگر نہ ہو تو بہتان ہے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ غیبت کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَايَكْرَهُ أَنْ يَّسْمَعَ))

''تیرا کسی شخص کا اس طرح سے ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو اسے بُرا معلوم ہو۔''

یارسول اللہ ﷺ گو وہ بات سچی ہو؟ فرمایا:

((إِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ)) ❷

''جب غلط ہو تو بہتان ہے۔''

کبیرہ گناہوں کا بیان:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کبیرہ گناہ کیا ہیں؟

جواب: فرمایا:

((أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ ؛ أَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ [الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ] وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْقَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ الَّذِیْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ، [وَالسِّحْرُ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ، وَأَكْلُ الرِّبَاء وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.])) ❸

---

❶ أخرجه مسلم/ البر والصلة/ تحريم الغيبة/ ٢٥٨٩

❷ أخرجه مالك/ باب ماجاء فى الغيبة: ١٩١٩ـ وأخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٢/ ٢٣٠ـ صحيحٌ لغيره/ تخريج فضيلة الشيخ الهلالي

❸ أخرجه البخارى/ الأدب/ عقوق الوالدين من الكبائر: ٥٩٧٧، ٦٦٧٥، ٦٨٧٠، ٦٨٧١، ٦٩٢٠ـ وصحيح مسلم ، كتاب الايمان، ح: ٨٧ تا ٨٩ بریکٹ والا متن صحیح مسلم کا ہے۔

Marfat.com

''کبیرہ گناہوں میں بھی بڑے گناہ؛ اللہ کے ساتھ شریک کرنا، کسی نفس کو بلاوجہ ناحق قتل کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا۔ غموس والی قسم کھانا کہ جس کے ذریعے جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ہو، جادو کرنا، کروانا۔ اور یتیم کا مال کھانا، اور سود کھانا۔ اور حملہ والے دن میدانِ جنگ سے منہ موڑنا۔ اور پاکدامن، بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (یہ بہت سی احادیث کا مجموعہ ہے)''

کبیرہ گناہوں کی تعداد:

۱۔ نماز کو چھوڑ دینا۔
۲۔ زکوٰۃ نہ دینا۔
۳۔ باوجود طاقت کے حج نہ کرنا۔
۴۔ بغیر عذر کے رمضان شریف کا روزہ چھوڑ دینا۔
۵۔ شراب پینا۔
۶۔ چوری کرنا۔
۷۔ زنا کرنا۔
۸۔ لواطت کرنا۔
۹۔ حق کے خلاف حکم کرنا۔
۱۰۔ فیصلوں اور حکموں میں رشوت لینا۔
۱۱۔ اللہ کے نبی ﷺ پر جھوٹ بولنا۔
۱۲۔ اللہ کے ناموں، صفتوں، فعلوں اور حکموں میں جھوٹ بولنا۔
۱۳۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) نے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں، ان کا انکار کر دینا۔
۱۴۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ اور رسول ﷺ کے کلام سے یقین کا فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کا ظاہر باطل اور خطا ہے بلکہ کفر و ضلالت اور تشبیہ ہے۔

Marfat.com

۱۵۔ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر کسی اور کا قول لینا۔

۱۶۔ عقلیات کو۔ظالمانہ سیاسیات کو۔باطل خواب و خیالات کو۔ فاسد رائے وقیاس کو۔ذوق وشوق کو۔وجدوکشف کو حدیث پر مقدم کرنا۔

۱۷۔ چنگی وصول کرنا۔

۱۸۔ رعایا پر ظلم کرنا۔

۱۹۔ فے کا مال غیر مستحقین کو دینا۔

۲۰۔ تکبر کرنا۔

۲۱۔ فخر کرنا۔

۲۲۔ غرور کرنا، اکڑنا۔

۲۳۔ ریاکاری کرنا۔

۲۴۔ شہرت طلب کرنا۔

۲۵۔ مخلوق کے خوف کو خالق کے خوف پر مقدم رکھنا۔

۲۶۔ مخلوق کی محبت کو خالق کی محبت پر مقدم کرنا۔

۲۷۔ مخلوق کی امید کو خالق کی امید پر مقدم رکھنا۔

۲۸۔ ملک میں سر بلندی اور فساد کا ارادہ رکھنا گو نہ بھی کر سکے۔

۲۹۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا۔

۳۰۔ ڈاکے ڈالنا۔

۳۱۔ اپنے گھر میں برائی دیکھ کر چپ رہنا۔

۳۲۔ چغلی کرنا۔

۳۳۔ پیشاب سے نہ بچنا۔

۳۴۔ مرد کا عورت کی چال چلنا۔

۳۵۔ عورت کا مرد سے مشابہت کرنا۔

۳۶۔ عورت کا اپنے بال بڑھانے کے لیے ان میں اور بال ملانا اور اسے طلب کرنا۔

Marfat.com

۳۷۔ خوبصورتی کے لیے دانتوں کو الگ الگ کرنا یا کرانا۔

۳۸۔ خوبصورتی کے لیے جسم کا گدوانا۔

۳۹۔ تل لگوانا۔

۴۰۔ نسب میں طعنہ زنی کرنا۔

۴۱۔ اپنے باپ سے بے زاری اور علیحدگی کرنا۔

۴۲۔ باپ کا اولاد سے برأت کرنا۔

۴۳۔ عورت کا اپنے خاوند کے بچے کے علاوہ اس کی اولاد میں اور کے بچے کو ملانا۔

۴۴۔ نوحہ خوانی کرنا۔

۴۵۔ طمانچے لگانا۔

۴۶۔ کپڑے پھاڑنا۔

۴۷۔ موت وغیرہ کی مصیبت کے وقت عورتوں کا سر منڈوا دینا۔

۴۸۔ زمین کے نشانات کا اُلٹ پلٹ کر دینا۔

۴۹۔ قطع رحمی کرنا۔

۵۰۔ وصیت میں ظلم کرنا۔

۵۱۔ وارث کا حق مارنا۔

۵۲۔ مردار کھانا۔

۵۳۔ خون کھانا۔

۵۴۔ سؤر کا گوشت کھانا۔

۵۵۔ حلالہ کرانا۔

۵۶۔ حلالہ کرنا۔

۵۷۔ حلالہ سے مطلقہ عورت کو حلال جاننا۔

۵۸۔ اللہ کے واجبات کو گرانے کے لیے حیلے سازیاں کرنا۔

۵۹۔ اللہ کے حرام کو حیلوں سے حلال کرنا۔

Marfat.com

۶۰۔ اس کے فرائض کو حیلہ جوئی کر کے ہٹا دینا۔

۶۱۔ آزاد کو غلام کر کے بیچ دینا۔

۶۲۔ غلام کو اس کے آقا سے مفرور کرا دینا۔

۶۳۔ عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکانا۔

۶۴۔ جب علم کے ظاہر کرنے کی ضرورت ہو اُسے چھپا لینا۔

۶۵۔ دینی علم دنیا کمانے کے لیے سیکھنا۔

۶۶۔ وجاہت طلب کرنا۔

۶۷۔ لوگوں میں بلندی چاہنا۔

۶۸۔ وعدہ شکنی کرنا۔

۶۹۔ جھگڑوں میں گالیاں بکنا۔

۷۰۔ عورتوں کی دُبر میں وطی کرنا۔

۷۱۔ حیض کی حالت میں ہم بستری کرنا۔

۷۲۔ صدقہ دے کر احسان جتانا۔

۷۳۔ کوئی اور نیکی کر کے پھولنا۔

۷۴۔ اللہ کے ساتھ بدگمانی کرنا۔

۷۵۔ تقدیری یا دینی احکام میں کوئی اعتراض کرنا۔

۷۶۔ قضاء وقدر کو جھٹلانا۔

۷۷۔ اللہ عزوجل کی صفت عالیہ علی العرش کو نہ ماننا۔

۷۸۔ اللہ کو بندوں کے اوپر نہ جاننا۔

۷۹۔ اللہ کے رسول ﷺ کی معراج کا نہ ماننا۔

۸۰۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو اس کی طرف چڑھا ہوا نہ ماننا۔

۸۱۔ پاک کلموں کا اس کی طرف چڑھنا نہ ماننا۔

۸۲۔ اسے نہ ماننا کہ اس نے ایک کتاب لکھی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر

Marfat.com

گئی ہے، وہ کتاب اس کے پاس اس کے عرش پر ہے۔

۸۳۔ یہ نہ ماننا کہ وہ ہر آدھی رات کے گزرنے کے وقت آسمانِ اول کی طرف نزول فرماتا ہے اور پوچھتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے استغفار کرے اور میں اُسے بخش دوں۔

۸۴۔ اسے نہ ماننا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں۔

۸۵۔ اسے نہ ماننا کہ اس نے پہاڑ پر تجلی ڈالی جس سے اس کے ٹکڑے اُڑ گئے۔

۸۶۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، اس سے انکار کرنا۔

۸۷۔ یہ بھی نہ ماننا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام وحوا کو آواز دی اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پکارا۔

۸۸۔ وہ اپنے بندوں کو قیامت کے دن پکارے گا۔

۸۹۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

۹۰۔ وہ قیامت کے دن تمام آسمانوں کو ایک ہاتھ میں لے لے گا اور زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں۔

۹۱۔ ان لوگوں کی باتیں کان دھر کر سننا جو اپنی باتیں نہ سنانا چاہتے ہوں۔

۹۲۔ غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلانا۔

۹۳۔ جاندار کی تصویریں بنانا خواہ ان کا سایہ ہو یا نہ ہو۔

۹۴۔ جھوٹا خواب بیان کرنا۔

۹۵۔ سود لینا۔

۹۶۔ سودی قرض پر گواہ رہنا۔

۹۷۔ سودی لین دین پر گواہ رہنا۔

۹۸۔ شراب نوشی کرنا۔

۹۹۔ شراب بنانا۔

۱۰۰۔ شراب بنوانا۔

۱۰۱۔ شراب کو اٹھانا۔

Marfat.com

۱۰۲۔ شراب بیچنا۔

۱۰۳۔ شراب کی قیمت لینا۔

۱۰۴۔ اس پر لعنت کرنا جو مستحق لعنت نہ ہو۔

۱۰۵۔ کاہنوں کے پاس جانا۔

۱۰۶۔ نجومیوں کے پاس جانا۔

۱۰۷۔ پیش گوئیاں کرنے والوں اور غیب کی خبریں دینے والوں کے پاس جانا۔

۱۰۸۔ جادوگروں کے پاس جانا۔

۱۰۹۔ انہیں سچا جاننا۔

۱۱۰۔ اُن کی باتوں پر عمل کرنا۔

۱۱۱۔ اللہ کے سوا دوسرں کو سجدہ کرنا۔

۱۱۲۔ اللہ کے سوا دوسروں کی قسم کھانا، جیسے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی، اُس نے شرک کیا۔

۱۱۳۔ بعض لوگ اسے مکروہ کہتے ہیں یہ ان کی کمزوری ہے بھلا جب اسے رسول اللہ ﷺ شرک بتلاتے ہیں تو اس کا مرتبہ کبیرہ گناہ سے بھی کم کیسے رہے گا بلکہ اس کا بوجھ کبیرہ گناہ سے بہت بڑا ہے۔

۱۱۴۔ قبروں کو مسجدیں بنالینا۔

۱۱۵۔ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنا۔

۱۱۶۔ قبروں پر میلے اور عرس منعقد کرنا۔

۱۱۷۔ ان کی طرف سجدہ کرنا۔

۱۱۸۔ ان کی طرف نماز ادا کرنا۔

۱۱۹۔ ان کا طواف کرنا۔

۱۲۰۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ ان قبروں کے پاس دعا کرنا اللہ کے ان گھروں میں بھی دعا کرنے سے افضل ہے جن میں اللہ کا پکارا جانا، اس کی عبادت کرنا، اس کی نماز پڑھنا، اس

Marfat.com

کے لیے سجدہ کرنا مشروع ہے۔

۱۲۱۔ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا۔

۱۲۲۔ تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکانا۔

۱۲۳۔ پاجامہ ٹخنے سے نیچا کرنا۔

۱۲۴۔ عمامہ وغیرہ حد شرع سے زیادہ لٹکانا۔

۱۲۵۔ اکڑ کر چلنا۔

۱۲۶۔ خواہش کا اتباع کرنا۔

۱۲۷۔ دلی چاہت کا ماننا۔

۱۲۸۔ اپنے نفس کو پسند کر کے اپنی عقل پر بھروسہ کرنا۔

۱۲۹۔ جن اقارب وغیرہ کا نان ونفقہ ادا کرنا ضروری ہے انہیں برباد کر دینا، مثلاً بیوی، بچے، بچیاں، غلام، نوکر چاکر وغیرہ۔

۱۳۰۔ غیر اللہ کے نام ذبیحہ کرنا۔

۱۳۱۔ مسلم بھائی سے سال بھر تک میل جول ترک رکھنا جیسے کہ صحیح حاکم میں ابوخراش ہذلی سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اپنے مسلمان بھائی سے سال بھر تک میل ملاپ ترک کیے رہنا، اس کے قتل کے برابر ہے۔ ہاں! تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھنا ممکن ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہی ہو اور ہو سکتا ہے کہ نہ ہو۔

۱۳۲۔ اللہ کی کسی حد کے نہ جاری ہونے دینے کی سفارش کرنا۔

۱۳۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث ہے کہ جس کی سفارش اللہ کی کسی حد کے آگے آئی، اس نے اللہ کے امر میں اس کی مخالفت کی۔

۱۳۴۔ نہایت لاپروائی سے اللہ کی ناراضی کا کوئی کلمہ منہ سے نکال دینا۔

۱۳۵۔ کسی بدعت کی طرف کسی کو بلانا۔

۱۳۶۔ کسی گمراہی کی دعوت کسی کو دینا۔ کسی سُنت کے چھوڑنے پر کسی کو مائل کرنا۔ یہ تینوں باتیں اکبر الکبائر ہیں کیونکہ ان میں اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔

Marfat.com

ان کبیرہ گناہوں میں یہ تین ہیں جو حاکم نے اپنی صحیح میں بروایت حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ وارد کیے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو کسی مسلمان کی برائی میں کوئی لقمہ کھائے اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کی آگ کھلائے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی بدی کرکے کسی جگہ پہنچے، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دکھانے سنانے کی جگہ کھڑا کرکے عذاب کرے گا اور جو کسی مسلمان کی برائی میں کسی مسلمان پر جھوٹ باندھ کر، اس کا مذاق اڑا کر، اس پر عیب گیری کرکے، اسے ملامت کرکے، اس پر طعنہ کرکے، اس کی آبروریزی کرکے، اس پر جھوٹی گواہی دے کر، اس کے کسی دشمن کے سامنے اس کی برائی اور حقارت کرکے، غرض کسی نہ کسی طرح کسی مسلمان کے خلاف کرکے ان چیزوں میں سے کسی چیز کو پائے وہ ان عذابوں کا مستحق ہے۔ افسوس! آج بہت سے لوگ ان باتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

۱۳۷۔ اپنے جیسے بدکاروں میں بیٹھ کر اپنے گناہ پر فخر وغرور اور اظہارِ خوشی کرنا۔ گو اللہ تعالیٰ گنہگار کو جس نے پردے میں اپنا گناہ رکھا ہو، معاف بھی فرما دے، لیکن اس اظہار کرنے والے سے درگزر نہ فرمائے گا۔

۱۳۸۔ منافق طبع شخص جو اس جماعت کے پاس اس جیسی زبان اور منہ رکھتا ہے اور دوسری جماعت کے سامنے ان کا سا منہ اور ان جیسی زبان کر لیتا ہے۔ اس درجہ کی بدگوئی اور بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے تنگ آجائیں۔

۱۳۹۔ ناحق پر ہوتے ہوئے اکڑنا اور جھگڑنا باوجود کہ اپنا باطل پر ہونا معلوم ہے۔

۱۴۰۔ جھوٹا دعویٰ کرنا باوجود اس کے کہ جھوٹ کا علم ہو۔

۱۴۱۔ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں داخل نہ ہونے کے باوجود اپنے تئیں اس میں داخل کرنا۔ (جیسے آج کل ہزاروں لوگ جعلی سیّد بنے پھرتے ہیں۔)

۱۴۲۔ یہ دعویٰ کرنا کہ میں فلاں کا لڑکا ہوں حالانکہ اس کا باپ کوئی اور ہو۔

بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے، جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اس پر جنت حرام ہے۔ صحیحین کی حدیث میں ہے، اپنے باپوں سے مت پھرو، جو اپنے

Marfat.com

باپ سے پھر جائے وہ کافر ہے۔ بخاری اور مسلم میں ہے ''جو شخص باوجود علم کے اپنے باپ کے سوا اور پر باپ ہونے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہو گیا۔'' جس نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں وہ ہماری جماعت سے خارج ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنی جگہ جہنم میں مقرر کر لے۔

۱۴۳۔ جو شخص دوسرے کو کافر کہے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ لفظ اسی پر لوٹ آئے گا۔ پس کبیرہ گناہوں میں سے اسے کافر کہنا ہے، جسے اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے کافر نہ کہا ہو اور جب کہ آنحضرت ﷺ نے خارجیوں سے لڑنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ جتنے مقتول آسمان تلے ہیں یہ ان سب سے بدترین ہیں اور فرمایا کہ یہ دینِ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان میں سے، ان کا مذہب مسلمانوں کو گناہوں کی وجہ سے کافر کہنا ہے۔ پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ وہ سنت کے منکر تمام مسلمانوں کے خلاف حدیث کی نسبت وہ رائے رکھتے ہیں، نہ اس سے فیصلہ کرنا جائز جانتے ہیں نہ اس کی طرف کوئی فیصلہ لے جاتے ہیں۔

۱۴۴۔ اسلام میں کسی بدعت کا ایجاد کرنا۔

۱۴۵۔ کسی بدعتی کی مدد و اعانت کرنا۔

صحیحین میں ہے جو شخص کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو جگہ اور پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو اس کی توبہ قبول فرمائے گا نہ فدیہ۔ (صحیح مسلم: حدیث ۳۳۲۳)

۱۴۶۔ بدترین عبادت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو معطل کر دینا ہے۔

۱۴۷۔ اور ان کے خلاف مسائل ایجاد کر دینا۔

۱۴۸۔ اور ایسے مسائل نکالنے والوں کی مدد کرنا۔

۱۴۹۔ ان کے دشمنوں کو ٹالنا۔

۱۵۰۔ اور کتاب و سنت کی دعوت دینے والوں سے دشمنی رکھنا ہے۔

۱۵۱۔ شعائر الٰہی کی حرم میں اور حالتِ احرم میں بے حرمتی کرنا، جیسے شکار کھیلنا اور حرمِ الٰہی میں جنگ کو جائز سمجھ لینا۔

Marfat.com

۱۵۲۔ مردوں کا ریشم پہننا۔

۱۵۳۔ مردوں کا سونا پہننا۔

۱۵۴۔ سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا۔

۱۵۵۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ شگون لینا شرک ہے۔ پس ممکن ہے کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہو اور ممکن ہے کہ اس سے ہلکے درجے کا ہو۔

۱۵۶۔ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔

۱۵۷۔ امام اور سردار کا رعیت سے دھوکا کرنا۔

۱۵۸۔ محرماتِ ابدیہ سے نکاح کرنا۔

۱۵۹۔ جانوروں سے وطی کرنا۔

۱۶۰۔ مسلمان سے مکر کرنا۔

۱۶۱۔ مسلمانوں سے فریب بازی کرنا۔

۱۶۲۔ مسلمان کو ضرر پہنچانا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ ملعون ہے جو مسلمان سے مکر کرے یا اُسے نقصان پہنچائے۔

۱۶۳۔ قرآنِ کریم کی بے حرمتی کرنا۔

۱۶۴۔ اس کی اہانت کرنا جیسے وہ لوگ کرتے ہیں، جو اسے کلام اللہ نہیں جانتے جیسے پیر اوپر رکھ دینا وغیرہ۔

۱۶۵۔ کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دینا۔ ایسا کرنے والا بزبانِ معصوم ﷺ ملعون ہے۔ پس کتنا بڑا لعنتی اور کیسے کبیرہ گناہ کا مرتکب وہ ہے جو راہِ الٰہی سے صراطِ مستقیم سے بندگانِ الٰہی کو بہکائے۔

۱۶۶۔ کسی انسان کے منہ پر داغ لگوانا۔

۱۶۷۔ کسی جانور کے منہ کو داغنا۔

۱۶۸۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخصوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۶۹۔ اپنے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھانا۔ ایسا کرنے والے پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

Marfat.com

۱۷۰۔ وہ کہنا جو خود نہ کرنا۔ جناب باری عزوجل کا ارشاد ہے۔: ﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ اللہ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہیں کرتے۔

۱۷۱۔ کتاب اللہ میں بے علم جھگڑنا۔

۱۷۲۔ دینِ الٰہی میں بے علمی سے جھگڑنا۔

۱۷۳۔ اپنے ماتحتوں سے سختی سے پیش آنا۔ حدیث شریف میں ہے کہ بد خصلت شخص جنت میں نہ جائے گا۔

۱۷۴۔ اپنی حاجت کی چیز نہ ہو پھر بھی حاجت مند سے روک رکھنا حالانکہ وہ چیز بھی اس کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ ہو۔

۱۷۵۔ جوا کھیلنا۔

۱۷۶۔ شطرنج کھیلنا۔ کیونکہ اس کے کھیلنے والے کو حدیث میں خنزیر کے خون و گوشت میں ہاتھ رنگنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ خصوصًا جب کہ شطرنج میں بازی بھی لگی ہو اس وقت تو تشبیہ بالکل پوری ہو جاتی ہے۔ کھیلنا خون میں ہاتھ بھگونا ہے اور مال حاصل کرنا، اس کا گوشت کھانا ہے۔

۱۷۷۔ نماز باجماعت کو چھوڑنا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کو جلا دینے کا عزم کیا تھا۔ ایسے تو آپ ﷺ نہ تھے کہ صغیرہ گناہ کے مرتکب لوگوں کو جلا دیں۔ سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما سے ثابت فرمان ہے کہ ہم نے تو اپنے تئیں دیکھا ہے جماعت سے پیچھے وہی لوگ رہا کرتے تھے جو منافق تھے اور جن کا نفاق بھی بالکل کھلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ نفاق کبیرہ گناہ سے بھی اونچے درجے کی چیز ہے۔

۱۷۸۔ جمعہ کی نماز کا چھوڑ دینا۔

صحیح مسلم شریف میں ہے یا تو لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ بالکل غافلوں میں جا ملیں گے۔ سنن کی صحیح حدیث میں ہے جو شخص سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر کر دیتا ہے۔

Marfat.com

۱۷۹۔ اپنے ورثے سے اپنے کسی وارث کو محروم کر دینا۔
۱۸۰۔ یا کسی کو اس پر ترجیح دینا یا ایسے حیلے سکھانا۔
۱۸۱۔ مخلوق کے بارے میں حد سے تجاوز کر جانا۔ یہ کبیرہ گناہ وہ ہے جو کبھی شرک تک ترقی کر جاتا ہے۔
۱۸۲۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں غلو کرنے سے بچو تم سے اگلے لوگوں کو اسی نے تباہ کیا۔
۱۸۳۔ حسد کرنا۔ نبی معظم ﷺ فرماتے ہیں حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔
۱۸۴۔ نمازی کے سامنے سے گزر جانا۔ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اگر یہ صغیرہ گناہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کے کرنے والے سے لڑائی کرنے کو نہ فرماتے، نہ یہ فرماتے کہ چالیس سال تک اس کا ٹھہرے رہنا بھی اس کے حق میں نمازی کے سامنے سے گزر جانے سے بہتر ہے جیسا کہ مسند بزار میں ہے۔

ملک یمن اور شام کی فضیلت:

سوال: رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی بابت سوال کیا گیا۔

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

((إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ فَأَنْتَ مُهَاجِرٌ وَإِنْ مُتَّ بِالْحَضْرَمَةِ)) [1]

''جب تو نماز قائم رکھے، زکوٰۃ دے تو مہاجر ہے گو حضرمہ میں تیرا انتقال ہو، یہ شہر یمن میں ہے مراد وطن میں مرنا ہے۔''

سوال: سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ اپنی پسندیدہ جگہ میرے رہنے کے لیے تجویز فرما دیجیے۔

جواب: تو آپ ﷺ نے شام کے ملک کی نسبت فرمایا کہ:

---

[1] أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۲/ ۲۰۳

Marfat.com

((عَلَيْكَ بِالشَّامِ ، فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ ، يَجْتَبِى إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ ، فَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُم فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ ، وَاسْقُوا مِنْ غُدَرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِى بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ)) ❶

''ملک شام میں جارہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے ہے، اسے پسندیدہ ہے، اس کے بہترین بندے اسی کی طرف جائیں گے۔ اگر یہ نہیں تو یمن میں سکونت رکھواور اپنے اسی حوض کا پانی پیو۔ اللہ تعالیٰ شام اور شامیوں پر میرا وکیل ہے۔''

سوال: حضرت بہز بن حکیم کے دادا سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کہاں کا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((هٰهُنَا)) ❷ ''یہاں کا۔''

اور اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا۔

بجلی اور بادل کا کڑکا:

سوال: یہودیوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ (رعد) کڑکا کیا ہے؟

جواب: فرمایا:

((مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ ، مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ))

ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر داروغہ ہے۔ وہ اپنے آتشیں کوڑوں سے انہیں جہاں اللہ کا حکم ہو، ہانک لے جاتا ہے۔''

یہ جو آواز سنی جاتی ہے، یہ کیا ہے؟ فرمایا:

((زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِىَ إِلٰى حَيْثُ أُمِرَ))

''اس کا بادلوں کو ڈانٹنا ہے، یہاں تک کہ جہاں کا حکم ہو وہاں پہنچ جائیں۔''

---

❶ أخرجه أبو داود/ الجهاد/ فی سکنی الشام: ۲۴۸۳۔ صحیح/ الألبانی
❷ أخرجه الترمذی/ الفتن/ ماجاء فی الشام: ۲۱۹۲۔ صحیح/ الألبانی

Marfat.com

انہوں نے کہا: آپ ﷺ سچے ہیں۔

یہ بھی بتلایئے کہ حضرت اسرائیل علیہ السلام (یعقوب) نے اپنے نفس پر کیا چیز حرام کر لی تھی؟

فرمایا:

((إِشْتَكَى عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا لُحُومَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا ، فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا)) ❶

''انہیں عرق النسا کا درد تھا پس کوئی چیز اسے ٹھیک پڑنے والی بجز اونٹ کے گوشت اور دودھ کے نہ پائی۔ اس لیے اُسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔''

انہوں نے کہا: یہ بھی آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

بندر، خنزیر اور یہودیوں کی ایک نسل:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کیا موجودہ بندر اور سور اُن یہودیوں کی نسل میں سے ہیں جن پر اللہ کا عذاب آیا اور انہیں بندر، خنزیر بنا دیا گیا تھا؟

جواب: فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَلْعَنْ قَوْمًا قَطُّ فَمَسَخَهُمْ ، فَكَانَ لَهُمْ نَسْلٌ حَتّٰى يُهْلِكَهُمْ ، وَلٰكِنْ هٰذَا خَلْقٌ كَانَ ، فَلَمَّا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَى الْيَهُودِ مَسَخَهُمْ جَعَلَهُمْ مِثْلَهُمْ)) ❷

''جس قوم کی شکلیں اللہ کی لعنت سے بدل جاتی ہیں، وہ یوں ہی بلا نسل غارت ہو جاتی ہیں، یہ تو اللہ کی الگ جداگانہ مخلوق ہے۔ یہودیوں پر غضب الٰہی نازل ہوا اور انہیں ان کی شکل میں کر دیا گیا۔''

سوال: ارشاد ہوتا ہے کہ:

((فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ)) ''تم میں مغرّب لوگ بھی ہیں۔''

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں کہ وہ کون ہیں؟

❶ أخرجه الترمذی/ التفسير/ ومن سورة الرعد: ٣١١٧۔ حسنٌ صحيحٌ/ الالبانی والترمذي رحمهما الله

❷ أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ١/ ٣٩٥

Marfat.com

جواب: فرمایا:

((اَلَّذِیْنَ یَشْتَرِكُ فِیْهِمَ الْجِنُّ)) [1]

''وہ جن میں جنات کی شرکت ہوتی ہے۔''

اس سے مراد شیطانوں کی مشارکت ہے۔ انسانوں کی اولاد میں مغرّب انہیں اس لیے کہا گیا ہے کہ ان کے نسب میں اور ان کے اصول میں بہت دوری ہو جاتی ہے۔ عربوں کا قول عنقائے مغرب بھی اسی سے ماخوذ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا مفہوم:

سوال: مسند احمد میں ہے کہ حضرت حجاج بن علاط نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ مکہ میں میرا مال ہے، وہاں میرے بال بچے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ وہاں سے انہیں لے آؤں۔ تو کیا مجھے اجازت ہے کہ کچھ آپ ﷺ کی شان میں بھی ضرورت کے موقعہ پر گستاخی کر لوں؟

جواب: آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: جو چاہو کہہ لو۔

اس سے ثابت ہوا کہ قائل کلام جب اس کے معنی مراد نہ لے یا تو اپنے قصد کے نہ ہونے کے باعث یا اس کا عِلم نہ ہونے کے باعث یا اور کوئی معنی مراد لینے کے باعث تو اس کلام کے معنی جو اس نے مراد نہیں لیے اس پر لازم نہیں آئیں گے۔ یہی اللہ کا وہ دین ہے جو اُس نے اپنے رسول ﷺ کے ہاتھ بھیجا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زبردستی اکراہ کر کے کسی کی زبان سے کلمۂ کفر نکلوایا جائے تو اس پر کفر لازم نہیں آتا۔ جنون، نیند اور نشے کی وجہ سے جس کی عقل زائل ہوگئی ہے وہ جو کچھ بک جائے اس پر لازم نہیں آتا۔ چنانچہ سیّدنا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے کلام پر حکم شرعی جاری نہ ہوگا اس لیے کہ ان کی مراد اس کلام سے اور ہی ہے، دِل سے بات نکلی ہی نہیں۔ خود قرآنِ کریم کا فرمان ہے: ﴿ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ ﴾..... الخ' (المائدہ: ۸۹) ''یعنی لغو قسمیں جو تم کھا لیتے ہو اُن پر اللہ تعالیٰ تمہیں پکڑے گا نہیں، وہ تو صرف ان ہی قسموں پر گرفت کرے گا جو تم دِل سے کھاؤ'' اور آیت

[1] أخرجه أبو داود/ الأدب/ في الصبي يولد فيؤذن في أذنه: ۵۱۰۷۔ ضعيف الاسناد/ الالبانی

Marfat.com

میں ہے: ﴿ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ﴾ (البقرة : ۲۲۵) بلکہ اللہ کے ہاں کا مواخذہ اس پر ہے جو دِل کریں۔ پس دُنیا اور آخرت کے احکام اس پر مرتب ہوتے ہیں جو دِلی ارادے سے ہو، جو پورے قصد سے ہو، جس کلام سے اس کے حقیقی معنی مراد لیے گئے ہوں۔ ❶

تہبند وغیرہ باندھنے کا مسئلہ:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! اپنا تہبند کہاں باندھوں؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں کی اونچی ہڈی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

((هٰهُنَا أَتَزِرُ)) ''میں اپنا تہبند یہاں باندھتا ہوں۔''

پھر فرمایا:

((فَهٰهُنَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَهٰهُنَا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ)) ❷

''اگر اسے نہ مانے تو یہاں، اس سے ذرا نیچے۔ اگر اس سے بھی انکار کرے تو یہاں ٹخنے سے اوپر اگر اس سے بھی انکار کرے تو سُن لے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

سوال: سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ میں اگر اپنا تہبند ہر وقت سنبھالتے نہ رہوں تو وہ نیچے سرک جاتا ہے۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ.)) ❸

''تم ان میں سے نہیں جو گھمنڈ اور غرور کے طور پر تہبند لٹکایا کرتے ہیں۔''

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۱۳۸/۳

❷ أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)) : ۴۸۲/۳

❸ أخرجه البخاری/ اللباس/ من جر إزاره من غير خيلاء : ۵۷۸۴۔ وأخرجه أبوداود/ اللباس/ ماجاء فی سبال الإزار : ۴۰۸۵۔ وأخرجه النسائی/ الزينة/ إسبال الإزار : ۵۳۳۶

Marfat.com

ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

جو شخص اپنا کپڑا غرور کے طور پر لٹکائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔"

سوال: تو اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُرْخِينَ شِبْرًا)) "ایک بالشت لٹکالیں۔"

عرض کیا کہ اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے۔ فرمایا:

"پس وہ ایک ذراع (ایک ہاتھ) لٹکالیں اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔"

((فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) ❶

جادوگروں اور کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ کاہنوں کے پاس جانے کی نسبت آپ ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: فرمایا:

((فَلَا تَأْتِهِمْ)) ❷

"ان کے پاس نہ جاؤ۔"

سوال: یا رسول اللہ ﷺ نیک شگون کی بابت آپ ﷺ کا کیا فتوی ہے؟

جواب: جواب دیا کہ:

---

❶ أخرجه أبوداود/اللباس/فى قدر الذيل/: ٤١١٧۔ وأخرجه الترمذى/اللباس/فى جر ذيول النساء: ١٧٣١۔ وأخرجه النسائى/الزينة/ذيول النساء: ٥٣٣٨۔ وأخرجه ابن ماجه/ اللباس/ ذيل المرأة كم يكون؟ ٣٥٨٠۔ صحيحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٥/ ٤٤٧

Marfat.com

((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ ، فَلَا يَصُدُّهُمْ)) ❶

''لوگ اسے اپنے دِلوں میں پاتے ہیں، لیکن یہ چیز انہیں کسی کام سے روک نہ دے۔''

سوال: یارسول اللہ ﷺ خط کھینچنے کی بابت آپ ﷺ کا کیا فتویٰ ہے؟

جواب: فرمایا:

((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذٰلِكَ)) ❷

''انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جس کا خط ان کے خط سے موافقت کر جائے تو کر جائے۔'' یعنی اگر رمل کو صحیح جانتا ہے تو یہ صحیح ہے۔

سوال: یارسول اللہ ﷺ یہ کاہن کیا ہیں؟

جواب: فرمایا:

((لَيْسَ بِشَيْءٍ)) ''کوئی چیز نہیں ہیں۔''

لیکن یارسول اللہ ﷺ کبھی کبھی تو ان میں سے کسی کی بات سچ نکل آتی ہے؟ فرمایا:

((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ ، فَيُقِرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ ، فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ)) ❸

''یہ دراصل سچی خبر ہوتی ہے جو جنات اڑا لاتے ہیں اور کسی کے کان میں پھونک دیتے ہیں پھر وہ اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر پھیلاتے ہیں۔''

خواب کیا ہے؟

سوال: یا رسول اللہ ﷺ قرآن شریف کی آیت: ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى.....الخ ﴾ (یونس : ۶۴) میں بشارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرمایا:

---

❶ أخرجه أبوداود/الصلاة: ۹۳۰۔ وأخرجه النسائى/السهو/الكلام فى الصلاة: ۱۲۱۹۔ صحيحٌ الألبانىؒ

❷ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۵/۴۴۸

❸ أخرجه البخارى/الطب/الكهانة: ۵۷۶۲۔ وأخرجه مسلم/السلام/تحريم الكهانة ......: ۲۲۲۸

Marfat.com

((هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ)) ❶

''خواب جنہیں کوئی نیک آدمی دیکھے یا اس کے لیے دکھائے جائیں۔''

سوال: اُم المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل کی بابت رسولِ اکرم ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی صداقت مانتا تھا اور آپ ﷺ کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی انتقال کر گیا ہے۔ اس بارے میں اللہ عزوجل کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ ، وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرَ ذٰلِكَ)) ❷

''میں نے اُسے خواب میں سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس پر اس کے سوا اور کوئی لباس ہوتا۔''

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیان کیا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا، وہ لڑھکنے لگا، میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑا جا رہا ہوں۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) ❸

''ایسے کھیل جو تیرے ساتھ نیند میں شیطان کھیلے ان کو بیان نہ کر۔''

سوال: سیّدہ اُم العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کی موت کے بعد ان کے لیے ایک چشمہ دیکھا ہے۔

جواب: فرمایا:

((ذٰلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ)) ❹

''یہ اس کا عمل ہے جو جاری ہوا ہے۔''

---

❶ أخرجه أحمد فی کتابه((المسند)) : ۳۱۵/۵

❷ أخرجه الترمذی/الرؤیا /ماجاء فی رؤیا النبی ﷺ المیزان والدلو : ۲۲۸۸ـ ضعیف / الألبانی

❸ أخرجه مسلم/الرؤیا / لایخبر بتلعب الشیطان به فی المنام: ۲۲۶۸

❹ أخرجه البخاری/التعبیر/العین الجاریة فی المنام: ۷۰۱۸

Marfat.com

تشریعی احکام کے اُصول:

سوال: سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: میں کس سے فیصلہ کروں؟

جواب: فرمایا:

((بِكِتَابِ اللّٰهِ)) ''کتاب اللہ سے۔''

سوال: پوچھا: اگر میں اس میں حل نہ پاؤں تو؟

جواب: فرمایا: ((فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) ''سنت رسول ﷺ سے۔''

کہا: اگر پھر بھی حل نہ پاؤں تو؟ فرمایا:

((إِسْتَدِنِ الدُّنْيَا ، وَعَظِّمْ فِي عَيْنَيْكَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ ، وَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ فَسَيُسَدِّدُكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ)) ❶

''دنیا کو حقیر سمجھتے ہوئے، جو اللہ کے ہاں اس کو بڑا سمجھتے ہوئے، اپنی رائے سے اجتہاد کر، اللہ تجھے سیدھی راہ سمجھا دے گا۔''

غیر فطری کاموں کی ممانعت:

سوال: سیّدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ فرمائیں تو ہم گھوڑی پر گدھا ڈال کر خچر کی نسل لیں اور آپ ﷺ کی سواری کے لیے اسے تیار کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ)) ❷

''یہ کام اُن کا ہے جو بے علم ہوں۔''

مالِ یتیم کا حکم:

فتویٰ: مالِ یتیم کے بارے میں جب سختی کی گئی تو یتیموں کے والیوں نے ان کا کھانا پینا اپنے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ جب اس میں تنگی اور نقصان ہونے لگا تو رسولِ اکرم ﷺ

❶ اخرجه ابو داؤد والترمذی: ۱۳۲۷۔ ضعيفٌ / الألبانیؒ
❷ أخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۴/ ۳۱۱

Marfat.com

سے یہ ذکر کیا۔ اس وقت آیت: ﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى ﴾ (البقرة : ۲۲۰) نازل ہوئی ''یعنی لوگ تجھ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو جواب دے کہ ان کے لیے اصلاح ہر حال میں بہتر ہے۔ اگر تم ان کے مال اپنے مال سے ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔'' اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اور اپنا کھانا پینا ایک کر دیا۔ ❶

متشابہ آیات کے متلاشی:

سوال: جب آیت ﴿ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ ﴾ (آل عمران : ۷) اتری تو اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

جواب: ((فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ، فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ ، فَاحْذَرُوْهُمْ.)) ❷

''جب تم انہیں دیکھو کہ وہ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، تو سمجھ لینا کہ ان ہی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، ان سے بچتے رہنا۔''

قوم سیدنا یونس علیہ السلام کی تعداد:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ قومِ یونس کی گنتی کی بابت قرآن میں ہے کہ ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ کی طرف بھیجا تھا۔ تو فرمایئے کہ وہ زیادتی کتنی تھی؟

جواب: جواب دیا کہ:

((عِشْرُوْنَ اَلْفًا)) ❸ ''بیس ہزار کی۔''

اپنی ذوات کی فکر:

سوال: سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ.....الخ ﴾ (المائدہ: ۱۰۵) ایمان والو!

---

❶ أخرجه الواحدی فی کتابه ((أسباب النزول)) : ص : ۷۳

❷ أخرجه البخاری / التفسیر / قوله تعالیٰ: ﴿منه آیات محکمات﴾ : ۴۵۴۷

❸ أخرجه الترمذی / التفسیر / تفسیر سورة الصافات : ۳۲۲۹ / ضعیف الأسناد / الألبانی رحمه الله

Marfat.com

تم اپنے تئیں سنبھالے رہو، اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ ، تَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا ، وَهَوًى مُتَّبَعًا ، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً ، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ ، فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ)) ❶

''اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو، بُری باتوں سے روکتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو؛ بخیلی کی اطاعت، خواہش کی پیروی، دنیا کی ترجیح، ہر ایک شخص کا اپنے خیال میں مگن رہنا شروع ہو گیا ہے تو صرف اپنے آپ کو ہی بچانے کی فکر میں لگ جاؤ اور لوگوں کو چھوڑ دو۔ یاد رکھو! تمہارے پیچھے صبر کا زمانہ آ رہا ہے، اس وقت دین پر صبر کر کے جم جانا ایسا کٹھن ہوگا، جیسے آگ کے انگارے کو تھام لینا۔ اس وقت دین کے عامل کو تم میں کے پچاس کے برابر اجر ملے گا۔''

خیر القرون:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا زمانہ سب سے بہتر ہے؟

جواب: فرمایا:

((اَلْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ، ثُمَّ الثَّانِي ، ثُمَّ الثَّالِثُ)) ❷

''وہ زمانہ کہ میں جس میں ہوں؟ پھر اس کے بعد کا دوسرا زمانہ (تابعین کا دور)، پھر اس کے بعد والا تیسرا زمانہ (تبع تابعین کا زمانہ)۔''

---

❶ أخرجه أبوداود/الملاحم/الأمر والنهى: ٤٣٤١۔ وأخرجه ابن ماجه/الفتن/قوله تعالى: ﴿يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم﴾: ٤٠١٤۔ ضعيف الاسناد لكن بعضه ثابتٌ/ الألبانيؒ

❷ أخرجه مسلم/فضائل الصحابة/فضل الصحابة ثم الذى يلونهم ثم الذين يلونهم: ٢٥٣٦

Marfat.com

نبی مکرم ﷺ کے ہاں سب سے محبوب افراد:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟

جواب: فرمایا:

((عَائِشَةَ)) ''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (اُمّ المؤمنین)۔''

''اچھا! اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! مردوں میں سے کون؟ فرمایا:

((أَبُوهَا)) ''ان کے والد (سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔''

ان کے بعد؟ فرمایا:

((عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) [1] ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔''

سوال: سیّدنا علی اور سیّدنا عباس رضی اللہ عنہما رسولِ اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کے اہل میں سے سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ کو کس سے ہے؟

جواب: فرماتے ہیں:

((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ))

''سیّدہ فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا) سے۔''

حضور ﷺ! سوال کا یہ مطلب نہیں۔ تو فرمایا:

((أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ، أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ))

''پھر سب سے زیادہ میرا محبوب میرے اہل میں سے وہ ہے جس پر انعامِ الٰہی ہے اور انعامِ رسول (ﷺ) ہے یعنی سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔''

یارسول اللہ ﷺ! پھر ان کے بعد کون؟ فرمایا:

((عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)) ''علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ۔''

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! پھر تو آپ ﷺ نے اپنے چچا کو سب سے

---

[1] أخرجه البخاري/فضائل الصحابة/قول النبي ﷺ: ((لو كنت متخذا خليلا)): ٣٦٦٢۔ وأخرجه مسلم/فضائل الصحابة/في فضائل أبي بكر رضي الله عنه: ٢٣٨٤

Marfat.com

آخر میں ہی رکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ)) ❶

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ فرمایا:

((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)) ❷ ''حسن وحسین (رضی اللہ عنہما)۔''

اللہ کے ہاں نیکی اور برائی کا معیار:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! ایک عورت تھی جو نماز روزے میں خوب مستعد تھی مگر اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی تھی۔

جواب: فرمایا:

((هِيَ فِي النَّارِ)) ''وہ جہنم میں گئی۔''

اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! ایک اور تھی جو روزے، نماز اور صدقے میں اتنی زیادہ مشہور تو نہ تھی لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)) ❸ ''وہ جنتی ہے۔''

ہمسایوں میں خدمت کا زیادہ حق دار:

سوال: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے دریافت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں ہدیہ کسے دوں؟

جواب: فرمایا:

((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)) ❹

---

❶ أخرجه الترمذی/ المناقب/ مناقب أسامة بن زيد: ٣٨١٩۔ حسنه الترمذی و ضعّفه الألبانی رحمهما الله

❷ أخرجه الترمذی/ المناقب/ مناقب الحسن والحسين عليهما السلام: ٣٧٧٢/ صحيحٌ لغيره

❸ أخرجه أحمد فی كتابه ((المسند)): ٢/ ٤٤٠

❹ أخرجه البخاری/ الأدب/ حق الجوار فی قرب الأبواب: ٦٠٢٠

Marfat.com

"جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔"

راستے کے حقوق:

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ نے راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ اس کا حق ادا کریں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! راستے کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذٰى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

"نگاہ روکے رکھنا، کسی کو ایذاء نہ دینا، سلام کا جواب دینا، بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے روکنا۔"

والدین کی خدمت:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی ہجرت کرنے اور اپنے ساتھ مل کر جہاد کرنے کی اجازت دیجیے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَكَ وَالِدَانِ)) "کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟"

صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں زندہ ہیں۔ فرمایا:

((فَارْجِعْ إِلٰى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)) ❷

"ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کی خاطر و خدمت کرو۔"

سوال: ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ کے اسی سوال پر رسولِ مقبول ﷺ نے جواب دیا تھا:

---

❶ أخرجه البخاری/المظالم/أفنية الدور والجلوس فيها والجلوس فی الصعدات: ۲٤٦٥۔ وأخرجه مسلم فی کتاب اللباس/ باب النهی عن الجلوس فی الطرقات، وإعطاء الطريق حقه: ۲۱۲۱

❷ أخرجه البخاری/الأدب/لايجاهد إلا بإذن الأبوان: ۵۹۷۲۔ وأخرجه مسلم/البر والصلة/بر الوالدين، وأنهما أحق به: ۲۵٤۹

Marfat.com

((وَيُحَكَ! أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟))

''تیرا بُرا حال ہو، کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں! وہ زندہ ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيُحَكَ، اِلْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ)) ❶

''ان کے قدم تھام لو، وہیں جنت ہے۔''

سوال: ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں: کیا میں اپنے ماں باپ کی کوئی خدمت اور اُن سے کوئی سلوک ان کے انتقال کے بعد بھی کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، خِصَالٌ أَرْبَعَةٌ: اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَإِكْرَمُ صَدِيْقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِىْ لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا، فَهُوَ الَّذِىْ بَقِىَ عَلَيْكَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا)) ❷

''چار کام کرو۔ اوّلاً تو ان کے لیے دعائے استغفار کرتے رہو۔ دوسرے انہوں نے جس کسی سے جو وعدہ کیا ہو، اسے پورا کرو۔ تیسرے ان کے دوستوں کی عزت اور توقیر کرتے رہو۔ چوتھے ان کی وجہ سے جو رشتے ناطے قائم ہوتے ہیں انہیں نبھاؤ اور ان سب سے اچھا سلوک اور نیکی کر۔ یہی ان کے لیے نیکی کے راستے ہیں۔''

سوال: یارسولِ اکرم ﷺ ماں باپ کے اپنی اولاد پر کیا کیا حق ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)) ❸

---

❶ أخرجه ابن ماجه/ الجهاد/ الرجل يغزو وله أبوان: ۲۷۸۱۔ حسنٌ صحيحٌ؟ الألبانیؒ

❷ أخرجه أحمد فی كتابه((المسند)): ۴۹۷/۳۔ وأخرجه أبوداود/ الأدب/ فی بر الوالدين: وأخرجه ابن ماجه/ الأدب: ۳۶۶۴۔ وأخرجه الحاكم فی كتابه((المستدرك)) ۱۵۴/۴

❸ أخرجه ابن ماجه/ الأدب/ بر الوالدين: ۳۶۶۲۔ ضعيفٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

''وہی دونوں تیرے لیے جنت ودوزخ ہیں (یعنی ان کی خوشی میں جنت اوران کی ناراضی میں جہنم ہے۔)''

سوال: ایک صاحب آپ ﷺ سے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! میں بڑا گنہگار ہوں تو کیا میری توبہ ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَكَ وَالِدَانِ))

''کیا تیرے ماں باپ ہیں؟

اس نے کہا ''نہیں۔ پوچھا:

((هَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ؟))

''کیا تمہاری خالہ ہے؟''

کہا: ہاں! فرمایا:

((فَبِرَّهَا)) [1] ''ان سے نیکی کر۔''

برائی کے بدلے نیکی کا حکم:

سوال: یارسولِ مقبول ﷺ! میں تو اپنے قرابت داروں سے سلوک کرتا رہتا ہوں، رشتے داری نبھاتا ہوں لیکن وہ نہ تو مجھ سے اچھا سلوک کرتے ہیں، نہ قرابت داری کا لحاظ رکھتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں، وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں لیکن وہ مجھ پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے تو کیا اب مجھے اجازت ہے کہ میں ان سے اپنا بدلہ لوں اور جو وہ میرے ساتھ کرتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ کروں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((لَا ، إِذًا تَتْرُكُونَ جَمِيعًا ، وَلٰكِنْ خُذْ بِالْفَضْلِ وَصِلْهُمْ ، فَإِنَّهُ لَنْ

---

[1] أخرجه الترمذى / البر والصلة/ماجاء فى برّ الخالة : ١٩٠٤۔ وأخرجه أحمد فى كتابه ((المسند)) : ١٣/٢۔ وأخرجه الحاكم فى كتابه ((المستدرك)) ١٥٥/٤۔ وأخرجه ابن حبان فى ((صحيحه)) : ٤٣٥ صحيحٌ/ الألبانيؒ

Marfat.com

یَزَالَ مَعَكَ ظَهِيرٌ مِنَ اللّٰهِ مَا كُنتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) ❶

''نہیں نہیں، ایسا کرنے سے تو تم سب برابر کے ہو جاؤ گے۔ فضیلت کے لیے ان سے سلوک کرتا رہ، رشتے داری کو نہ توڑ، جب تک تو اس نیکی پر قائم رہے گا، اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے ساتھ رہے گی۔''

مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ:

((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ ، مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) ❷

''تب تک اللہ کی طرف سے مددگار تیرے ساتھ برابر رہے گا اور تو انہیں زک دیتا اور شرمندہ کرتا رہے گا۔''

خاوند کے ذمے بیوی کے حقوق:

سوال: اے اللہ کے سچے رسول، رسولوں کے سردار! آپ ﷺ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے کہ خاوند کے ذمے عورت کے حق کیا کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے جواب دیا:

((يُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمَ ، وَيَكْسُوهَا إِذَا لَبِسَ ، وَلَا يَضْرِبُ لَهَا وَجْهًا ، وَلَا يُقَبِّحُ ، وَلَا يَهْجُرُ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)) ❸

''جب خود کھائے، اُسے بھی کھلا اور جب خود پہنتا ہے، تو اسے بھی پہنا۔ اس کے منہ پر نہ مار، اسے گالی گلوچ نہ دیتے رہنا، اگر کسی وجہ سے بول چال چھوڑنی پڑے تو اپنے گھر میں ہی رکھ کر چھوڑ دے۔''

---

❶ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۲/ ۱۸۱

❷ أخرجه مسلم/البر والصلة/صلة الرحم وتحريم قطيعها: ۲۵۵۸

❸ أخرجه أحمد في كتابه((المسند)): ۳/۵۔ وأخرجه أبوداود/النكاح/في حق المرأة على زوجها: ۲۱۴۲۔ وأخرجه ابن ماجه/النكاح: ۱۸۵۰

Marfat.com

اپنے اور بیگانے ہر گھر میں داخل ہونے پر اجازت لینا:

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی والدہ کے پاس جانے کے لیے بھی ان سے اجازت چاہوں؟

جواب: فرمایا:

((نَعَمْ)) ''ہاں۔''

میں اور وہ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں پھر بھی؟ فرمایا:

((اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا)) ''ہاں، پھر بھی اجازت لیا کرو۔''

یا رسول اللہ ﷺ! میں ہی ان کا تمام کام کاج مثل خادموں کے کرتا ہوں پھر بھی؟ فرمایا:

((اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً))

''ہاں! اجازت طلب کیا کرو، کیا تم چاہتے ہو کہ کسی وقت انہیں ننگا دیکھ لو؟''

جواب دیا کہ یہ تو میں ہرگز نہیں چاہتا۔ فرمایا:

((فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا)) [1]

''بس تو پھر اجازت طلب کر لیا کرو۔''

سوال: یا رسول اللہ ﷺ! قرآنِ کریم میں جو حکم ہے کہ: ﴿ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا ﴾ (النور: ۲۷) ''یہاں تک کہ تم اُنس حاصل کر لو۔'' اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: فرمایا:

((يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِيحَةً، وَتَكْبِيرَةً، وَتَحْمِيدَةً، وَيَتَنَحْنَحُ وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ)) [2]

''انسان کا کسی مکان میں جانے کے لیے اس کی دہلیز پر پہنچ کر اپنے پہنچنے کی اطلاع کے طور پر ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) یا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) یا ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہہ دینا یا کھنکار دینا اور گھر والوں کا اجازت دینا۔''

---

[1] أخرجه مالك/ الإستئذان/ الإستئذان: ۱۸۶۲۔ ضعيف الاسناد/ تخريج فضيلة الشيخ الهلالي

[2] أخرجه ابن ماجه/ الأدب/ الإستئذان: ۳۷۰۷۔ ضعيفٌ/ الألبانيّ

Marfat.com

پچیسواں باب

حقوق اور آداب سے متعلق فتاویٰ

چھینک آنے پر کیا کہے؟

سوال: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی تو انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس موقعہ پر کیا کہنا چاہیے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہو۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا پھر یہ سن کر ہمیں اس کے لیے کیا کہنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ))۔

تو پہلے صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، پھر میں انہیں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم کہو: ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) ❶

ہمسائے کی بدسلوکی پر:

سوال: ایک صاحب نے اپنے پڑوسی کی ایذا رسانی کی شکایت سرکار نبوت ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے صبر کرنے کی تلقین کی۔ اس نے تین مرتبہ یہی کہا۔ آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا۔ اس نے پھر چوتھی مرتبہ شکایت کی۔

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِى الطَّرِيْقِ)) ❷

---

❶ أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ٦/٧٩۔ وأخرجه البخارى/الأدب/إذا عطس كيف يشمت : ٦٢٢٤

❷ أخرجه أبوداود/الأدب/فى حق الجوار: ٥١٥٣۔ وأخرجه الحاكم فى كتابه: ((المستدرك)) : ٤/١٦٠۔ وأخرجه ابن حبان فى ((صحيحه)): ٥٢٠ حسنٌ، صحيحٌ/ الألبانىّ

Marfat.com

''جاؤ! اپنا اسباب مکان سے نکال کر، راستے میں ڈال دو۔''

اس نے ایسا ہی کیا۔ اب جو شخص بھی اسے ملتا وہ پوچھتا۔ یہ جواب دیتے: پڑوسی کی ایذاؤں سے تنگ آ گیا ہوں۔ تو ہر ایک اس پڑوسی کو لعن طعن کرتا۔ آخر اس سے نہ رہا گیا، اسی وقت دوڑا ہوا اور قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ اب نہ ستاؤں گا' معاف کرو اور اپنا اسباب مکان میں واپس لے آؤ۔

فوت شدہ والدین کے ساتھ نیکی:

سوال: ایک صاحب نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں' کیا اب بھی میں ان کے ساتھ کوئی نیکی کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا ، وَالإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا ، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةِ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا ، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا))

''ہاں! ان کے لیے دعا مانگ کر' ان کے لیے استغفار کیا کر' ان کے وعدوں کو ان کے بعد پورا کر' ان کے دوستوں کی عزت کر' ان کی وجہ سے جو صلہ رحمی ہوا سے بجا لا۔''

یہ سن کر وہ خوش ہو کر کہنے لگا ''واہ واہ! کیسی لذیذ اور کیسی پاک ہدایتیں ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاعْمَلْ بِهِ)) [1]

''اب ان پر عمل کر۔''

اچھے اور بُرے لوگوں کی پہچان:

سوال: ابن حبان میں ہے: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتایئے کہ ہم میں بہتر لوگ کون ہیں اور بدتر لوگ کون ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] أخرجه أبوداود/الأدب/في برا لوالدين: ٥١٤٢ـ وأخرجه ابن ماجه/الأدب/صل من كان أبوك يصل: ٣٦٦٤ ضعيفٌ/ الألبانيؒ

Marfat.com

((خَیْرُكُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ ، وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ)) ❶

''بہتر وہ ہیں، جن سے بھلائی کی امید کی جائے اور ان کی برائی کا کھٹکا نہ ہو۔اور تم میں سے بدتر وہ لوگ ہیں جن کی بھلائی سے لوگ ناامید ہو جائیں اور جن سے برائی پہنچنے کا خطرہ لوگوں کو لگا رہے۔''

سوال: چند دیہاتی رسول اللہ ﷺ سے بہت فتوے پوچھتے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ ان کا جواب دے کر فرماتے ہیں:

((أَیُّهَا النَّاسَ ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمُ الْحَرَجَ ، إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِیهِ ، فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَرَجَ وَهَلَكَ))

''لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حرج ہٹا دیا ہے۔ہاں! حرج اور ہلاکت والا وہ ہے جو کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی کرے۔''

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا علاج کرا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، إِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهٗ دَوَاءً ،غَیْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ))

''ہاں! اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں، ان کی دوائیں بھی نازل فرمائی ہیں سوائے ایک کے۔''

پوچھا وہ کیا؟ فرمایا:

((اَلْهَرَمُ)) ''بڑھاپا۔''

اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! سب سے زیادہ اللہ کا پیارا کون ہے؟ جواب دیا:

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) ❷

---

❶ أخرجه الترمذی/الفتن: ۲۲۶۳۔ وأخرجه أحمد فی کتابه((المسند)): ۲/۳۶۸۔ وأخرجه ابن حبان فی ((صحیحه)): ۵۲۷ صحیحٌ/ الألبانیؒ

❷ أخرجه ابن ماجه/الطب/ما أنزل اللّٰهُ داء إلا وأنزل له شفاء: ۳۴۳۶۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ۴/۲۷۸۔ وأخرجه ابن حبان فی ((صحیحه)): ۴۸۶

Marfat.com

''سب سے اچھے اخلاق والا۔''

نفع بخش نصیحت:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! مجھے تھوڑی سی بات بتلائیے، جو نفع بھی دے اور سمجھ میں بھی آجائے۔

جواب: فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ)) ''غصے نہ ہوا کر۔''

اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا اور نبی کریم ﷺ یہی جواب دیتے رہے کہ:

((لَا تَغْضَبْ)) [1] ''غصے نہ ہوا کر۔''

توکل علی اللہ کا ایک مفہوم:

سوال: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی اونٹنی کو چھوڑ دوں اور اللہ پر بھروسہ رکھوں؟

جواب: فرمایا:

((اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ)) [2]

''نہیں بلکہ اُسے مضبوط باندھ، پھر اللہ پر بھروسہ کر۔''

حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق؟

سوال: کیا فرماتے ہیں اللہ کے پیغمبر ﷺ! کہ میرے رشتہ داروں میں سب سے بہتر سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

جواب: فرمایا:

((أُمُّكَ)) ''تیری ماں''

پھر کون؟ فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ)) ''پھر تیری ماں۔''

---

[1] أخرجه البخاری/الأدب/الحذر من الغضب: ٦١١٦۔ وأخرجه أحمد فی کتابه ((المسند)): ٥/٣٧١

[2] أخرجه الترمذی/صفة القیامة: ٢٥١٧۔ وأخرجه ابن ماجه/الرقاق/الورع والتوکل: ٧٣١ حسنٌ/ الألبانیؒ

Marfat.com

اس کے بعد پھر کون ہے؟ فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ)) ''پھر بھی تیری ماں۔''

پھر کون؟ فرمایا:

((ثُمَّ أَبُوكَ)) ''پھر تیرا باپ۔''

صحیح مسلم میں ہے:

((ثُمَّ أَدْنَاكَ، أَدْنَاكَ)) ❶

''پھر ان کے بعد جو سب سے زیادہ قریبی ہو، پھر جو اس کے بعد نزدیکی رشتہ دار ہو۔''

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تین چوتھائیاں سلوک اور نیکی ماں کے لیے ہے اور بھی فرمان ہے کہ اطاعت گزاری باپ کی چاہیے اور سلوک کی تین چوتھائیوں کی مستحق ماں ہے۔ مسند احمد کی حدیث میں ہے۔ ماں باپ کے بعد پھر قریبی رشتے دار اور وہ بھی اپنے رشتے کے اعتبار سے۔

ابوداؤد میں ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا: میں کس سے نیکی اور سلوک کروں؟

((أُمَّكَ ، وَأَبَاكَ ، وَأُخْتَكَ ، وَأَخَاكَ ، وَمَوْلَاكَ الَّذِیْ یَلِیْ ذَاكَ ، حَقًّا وَّاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً)) ❷

''اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے اور اپنے غلام سے جو تیرا اپنا ہے۔ یہ حق واجب ہے اور رشتے داریاں ملا اور صلہ رحمی کرتا رہ۔''

ایک معجزہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی سخت ممانعت و حرمت:

سوال: بعض انصار حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہمارا ایک ہی اونٹ تھا جس

❶ أخرجه البخاري/ الأدب/ من أحق الناس بحسن الصحبة: ٥٩٧١ـ وأخرجه مسلم/ البر والصلة/ بر الوالدين، وأنهما أحق به: ٢٥٤٨

❷ سنن أبي داوٗد، كتاب الأدب، باب في بر الوالدين، ح: ٥١٤٠ـ ضعيفٌ/ الألبانيؒ

Marfat.com

سے کھیتی باڑی وغیرہ کا کام لیا کرتے تھے، اب وہ باؤلا ہو گیا ہے، ہمارے ہاتھ ہی نہیں لگتا، کوئی کام نہیں کرتا، ہم بہت تنگ آ گئے ہیں، کھیتی باڑی، باغ باغیچے سب سوکھ رہے ہیں۔

جواب: آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

((قُوْمُوْا)) ''آؤ میرے ساتھ چلو۔''

اس باغ کی طرف جہاں وہ مست اونٹ تھا، آپ ﷺ ان کے ساتھ تشریف لے چلے۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ اونٹ کی طرف بڑھے تو انصار نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس کے پاس نہ جائیے یہ تو مثل کٹ کھنے کتے کے ہو گیا ہے، انسان پر حملہ کرتا ہے، منہ پھاڑ کر دوڑتا ہے، ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کو کوئی ایذا پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ))

''اس سے تم اطمینان رکھو یہ مجھے کچھ تکلیف نہ پہنچائے گا۔''

اتنے میں اونٹ کی نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑی اور آپ ﷺ کی طرف بڑھا، قریب آ کر سجدے میں گر پڑا۔ آپ ﷺ نے اس کی پیشانی کے بال تھام لیے اور وہ پوری دل جمعی کے ساتھ اطاعت گزار بن گیا۔ آپ ﷺ نے اسے کام میں لگا دیا اور وہ بدستور پہلے سے بھی زیادہ کام کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ! یہ تو جانور ہے جو بالکل ناسمجھ ہے، آپ ﷺ کو سجدہ کر رہا ہے، ہم تو عاقل ہیں ہمیں اور بھی چاہیے کہ آپ ﷺ کے سامنے سجدہ کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ صَلُحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ،وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْكَانَ مِنْ قَدَمِهِ إِلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ قَرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيْدِ ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ فَلَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ)) [1]

---

[1] أخرجه أحمد فى كتابه((المسند)): ۱۵۸/۳

Marfat.com

''کسی انسان کے لائق نہیں کہ کسی انسان کو سجدہ کرے، اگر کوئی انسان سجدہ کیے جانے کے قابل ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ سب سے بڑا حق اُن کا ان پر ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر خاوند کے سر سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک خون اور پیپ بہہ رہا ہو اور اس کی بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تب بھی اس کے حق کو پورا ادا نہیں کر سکتی۔''

مشرکوں پر افسوس ہے کہ انہوں نے اونٹ کے سجدے کو لے کر اپنے پیروں کو سجدے کرنے شروع کر دیے اور یہ نہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت صاف فرما دیا تھا: کسی انسان کو دوسرے انسان کے سامنے سجدہ نہ کرنا چاہیے۔ یہ لوگ دراصل ان سے بھی بدتر ہیں جو محکم آیتوں کو چھوڑ کر متشابہ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَکْمَلُ وَاَتَمُّ

آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

Marfat.com

نہیں پہنچے گا، حتی کہ اللہ کا حکم (روزِ قیامت) آ جائے۔"

دین کی سمجھ (تفقہ فی الدین) یہ ہے کہ آدمی دین حنیف کی قرآن وسنت کی راہنمائی میں تحقیق کرے۔ یہ نہیں کہ پہلے لوگوں کی یا باپ دادا کی اندھی تقلید کرتا پھرے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کائنات کے سب سے عظیم معلم ومربی نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر قرآن وسنت کا علم سیکھتے اور آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرتے۔ علم کے سیکھنے اور مسائل کے دریافت کرنے میں وہ ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیتے تھے، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے پوچھنے سے دین حنیف کے دقیق سے دقیق مسائل کی بھی وضاحت ہوگئی۔ قرآن حکیم میں پندرہ مقامات پر کلمہ ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ ﴾...... اے ہمارے محبوب پیغمبر! یہ لوگ (صحابہ کرام، علم قرآن وسنت کے طالب) تم سے پوچھتے ہیں (کہ دین کا فلاں مسئلہ کیسے ہے اور فلاں مسئلہ کیسے؟) تو آپ انھیں اللہ کے دیے ہوئے علم کے مطابق بتلا، سمجھا دیں کہ...... اسی طرح دو جگہ پر کلمہ ﴿ يَسْتَفْتُوْنَكَ ﴾...... اے ہمارے پیارے نبی! یہ لوگ آپ سے فلاں مسئلہ کے بارے میں شرعی فتویٰ طلب کرتے ہیں؟ تو آپ انہیں بتلا دیجیے......

احادیث مبارکہ میں تو ایسے مقامات وواقعات کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے تفقہ فی الدین کے استفتاء والے اس اسلوب پر محنت کر کے ہزاروں مسائل کو اپنی معروف عالم کتاب "اعلام الموقعين عن رب العالمين" میں جمع کر دیا ہے، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر اُن کے زمانہ (۷۵۰ھ) تک تقریباً تمام بڑے آئمہ کرام رحمہم اللہ کے فتاویٰ کو بایں صورت سمو دیا گیا ہے کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ غلط فتووں پر جرح بھی کرتے ہیں اور حق بات کو بیان بھی کرتے ہیں۔ پھر اس کتاب میں انہوں نے "فتاویٰ ومفتی اور مجتہد" کی شروط وآداب وغیرہ پر بھی بحث کی ہے۔

حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (المتوفی ۷۵۱ھ) نے اپنی اس تصنیف کے آخری حصے میں اُن فتاویٰ کو جمع کر دیا ہے کہ جن کے بارے میں صحابہ کرام صحابیات محترمات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی معظم ﷺ سے گاہے بگاہے دریافت کیا اور پھر ان مسائل کو آگے روایت کرتے ہوئے اپنے تابعین تلامذہ کو یاد کروا دیا۔ تابعین کرام۔

Marfat.com

امام ابن قیم الجوزیہ

فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وسنت کی روشنی میں

تدوین، تصحیح و اضافہ

فضیلۃ الشیخ ابو یحیی محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

تقدیم ونظرثانی

مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

خدیجہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com